جہنم کے خطرات
و
قیامت کب آئیگی

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ مجددی

رومی پبلیکیشنز
۳۸ اردو بازار
لاہور ۲

جہنّم کے خطرات

و

قیامت کب آئیگی

حضرت علامہ عبدالمصطفٰے مجددی

رومی پبلیکیشنز
۳۸ اُردو بازار
لاہور-۲

نام کتاب ـــــــــ جہنم کے خطرات و قیامت کب آئے گی
مصنف ـــــــــ علامہ عبد المصطفٰے الاعظمی
مصحح ـــــــــ محمد عالم مختار حق
ناشر ـــــــــ رُومی پبلیکیشنز۔ لاہور
مطبع ـــــــــ ایچ، روائی پرنٹرز۔ لاہور
قیمت ـــــــــ -/۳۰ روپے۔

سببِ تالیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ہر مسلمان کی روحانی خواہش اور قلبی تمنا یہی ہے کہ اس کو آخرت میں جنت ملے اور وہ جہنم کے عذابوں سے بچ جائے اور دین اسلام کا یہی فیصلہ ہے کہ جنت میں جانے کا خاص ذریعہ اعمالِ صالحہ اور نیکیاں ہیں اور جہنم سے بچنے کا خاص ذریعہ برے اعمال اور گناہوں کو چھوڑ دینا اور ان سے دور رہنا ہے لہٰذا ہر مسلمان کو یہ جان لینا بحد ضروری ہے کہ کون کون سے اعمال جنت میں لے جانے والے ہیں؟ اور کون کون سے اعمال جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

اس لئے ایک مدتِ دراز سے میں اس ضرورت کو محسوس کرتا رہا کہ دو کتابیں لکھ دوں۔ ایک کتاب میں تو چند اعمالِ جنت کا تذکرہ تحریر کر دوں، اور دوسری کتاب میں اعمالِ جہنم کا بیان لکھ دوں اور دونوں کتابوں میں ہر عنوان کے تحت چند حدیثیں ذکر کر دوں تاکہ ہر عنوان انوارِ حدیث کی نورانیت سے منور ہو کر ہدایت کا آفتاب و ماہتاب بن جائے اور میرا مقصد اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ مسلمان مرد و عورت جنت میں لے جانے والے اعمال پر کاربند ہو کر جنت کے حقدار بن جائیں اور جہنم میں لے جانے والے اعمال سے بچ کر عذابِ نار سے رہائی پا جائیں! لیکن افسوس کہ کثرتِ کار و ہجومِ افکار نے مجھے اتنی مہلت ہی نہیں دی کہ میں اس ضروری کام کے لئے قلم اٹھاتا۔ اس لئے اس کارِ خیر میں برابر تاخیر ہوتی رہی۔

مگر رمضان سنہ ۱۴۰۱ھ میں اپنی ضعیفی اور علالت کے باعث چونکہ میں کوئی سفر نہ کر سکا اور تقریباً دو ماہ تک مسلسل مکان ہی پر مقیم رہا اس لئے بحمدہٖ تعالیٰ اس فرصت میں دونوں کتابوں کا مسودہ مکمل ہو گیا۔ چنانچہ پہلی کتاب "بہشت کی کنجیاں" کے نام سے جس میں اُن پینسٹھ اعمالِ صالحہ کا ذکر ہے جن پر حدیثوں میں جنت کی بشارت آئی ہے اور دوسری کتاب "جہنم کے خطرات" کے نام سے جس میں اُن ستّر گناہوں کا بیان ہے جن پر جہنم کا خطرہ ہے۔ ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا

ہوں اور اپنی کوتاہیوں پر معذرت خواہ ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم ان دونوں کتابوں کو شرفِ قبولیت سے سرفراز فرمائے اور میری اس حقیر دینی خدمت کو میرے لئے اور میرے والدین کے لئے نیز میرے اساتذہ و تلامذہ و احباب کے لئے ذخیرۂ آخرت و ذریعہ مغفرت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الطیبین واصحابہ المکرمین وعلینا معھم اجمعین وھو ارحم الراحمین والحمد للہ رب العلمین۔

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ
دارالعلوم فیض الرسول۔ براؤں شریف
۴ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

فہرست مضامین کتاب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

جہنم کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے کافروں، مشرکوں، منافقوں اور دوسرے مجرموں اور گناہ گاروں کو عذاب اور سزا دینے کے لئے آخرت میں جو ایک نہایت ہی خوفناک اور بھیانک مقام تیار کر رکھا ہے اس کا نام "جہنم" ہے اور اسی کو اردو میں "دوزخ" بھی کہتے ہیں۔

جہنم کہاں ہے؟

ایک قول یہ ہے کہ "دوزخ" ساتویں زمین کے نیچے ہے۔

(حاشیہ شرح عقائد صہ ۸ بحوالہ شرح مقاصد)

جہنم کے طبقات

قرآن مجید کی آیت لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ۔ (الحجر ع ۴) یعنی جہنم کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کے لئے مجرموں کا ایک گروہ بانٹا ہوا ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کا قول ہے کہ جہنم کے سات طبقات ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) جہنم (۲) لَظٰی (۳) حُطَمَہ (۴) سَعِیر (۵) سَقَر (۶) جحیم (۷) ہاویہ۔ پوری آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں منقسم ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے جہنم کا ایک طبقہ معین ہے۔ (تفسیر صاوی جلد دوم صہ ۲۵۰)

جہنم کی خوفناک شکل

حدیث شریف میں ہے کہ جہنم جب قیامت کے دن اپنی جگہ سے لائی جائے گی تو اس کو ستر ہزار لگامیں لگائی جائیں گی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۵۰۲)

جہنم کا داروغہ

جہنم کے داروغہ کا نام "مالک" ہے۔ یہ ایک فرشتہ ہیں۔ ان ہی کے زیر اہتمام دوزخیوں کو ہر قسم کا عذاب دیا جائے گا۔

عذاب جہنم کی چند صورتیں

جہنم میں دوزخیوں کو طرح طرح کے خوفناک اور بھیانک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ ان عذابوں کی قسموں اور ان کی کیفیتوں کو خداوند علام الغیوب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جہنم میں دی جانے والی سزاؤں کو دنیا میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ عذاب کی چند صورتیں ہیں جن کا حدیثوں میں تذکرہ آیا ہے۔ اُن میں سے بعض یہ ہیں۔

آگ کا عذاب

دوزخیوں کو جہنم کی آگ میں بار بار جلایا جائے گا۔ جب وہ جل بُھن کر کوئلہ ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ ان کو نئے گوشت اور نئے چمڑے کے ساتھ زندہ کیا جائے گا اور پھر ان کو آگ میں جلایا جائے گا۔ یہ عذاب بار بار ہوتا رہے گا۔

جہنم کی آگ کی گرمی کا یہ عالم ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے ایک ہزار برس تک جہنم کی آگ کو بھڑکایا تو وہ سُرخ ہو گئی۔ پھر دوبارہ ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ سفید ہو گئی پھر تیسری بار جب ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ کالے رنگ کی ہو گئی تو وہ نہایت ہی خوفناک سیاہ رنگ کی ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم کی آگ کی گرمی دُنیا کی آگ کی گرمی سے انہتر درجے زیادہ گرم ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ بخاری)

ایک دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ جہنم میں آگ کا ایک پہاڑ ہے جس کی بلندی ستر برس کا راستہ ہے۔ اس پہاڑ کا نام "صعود" ہے دوزخیوں کو اس کے اوپر چڑھایا جائے گا۔ تو ستر برس میں

وہ اس کی بلندی پر پہنچیں گے پھر اوپر سے انھیں گرایا جائے گا تو ستر برس میں وہ نیچے پہنچیں گے اسی طرح ہمیشہ ان کو عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ دوزخی جہنم کی آگ میں جھلس کر ایسے مسخ ہو جائیں گے کہ اوپر کا ہونٹ سکڑ کر آدھے سر تک پہنچ جائے گا اور نچلا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

یہ بھی روایت ہے کہ جہنم میں ایک تنور ہے جو اندر سے بہت چوڑا اور اوپر سے بہت کم چوڑا ہے۔ اس میں زنا کار عورتوں اور مردوں کو ڈال دیا جائے گا تو آگ کے شعلوں میں وہ سب جلتے ہوئے تنور کے منھ تک اوپر آجائیں گے پھر ایک دم وہ شعلے بجھ جائیں گے تو وہ سب اوپر سے نیچے تنور کی گہرائی میں گر پڑیں گے۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۵۸)

خونی دریا کا عذاب

کچھ دوزخیوں کو خون کے دریا میں ڈال دیا جائے گا۔ تو وہ تیرتے ہوئے کنارہ کی طرف آئیں گے تو ایک فرشتہ اُن کو ایک پتھر کی چٹان سے اُن کے مُنہ پر اس زور سے مارے گا کہ وہ پھر بیچ دریا میں ہٹ کر چلے جائیں گے۔ بار بار یہی عذاب اُن کو دیا جاتا رہے گا۔ یہ سود خواروں کا گروہ ہوگا۔
(بخاری جلد اوّل ص ۱۸۵)

گلپھڑے چیرنے کا عذاب

کچھ لوگوں کو جہنم میں اس طرح عذاب دیا جائے گا کہ ایک فرشتہ اُن کو لٹا کر ایک سنسی اُن کے منھ میں ڈالے گا اور ایک گلپھڑے کو اس قدر پھاڑ دے گا کہ اس کا شگاف اس کے سر کے پچھلے حصہ تک پہنچ جائے گا۔ پھر اسی طرح دوسرے گلپھڑے کو پھاڑ دے گا۔ جب تک پہلا گلپھڑا درست ہو جائے گا پھر اس کو پھاڑ دے گا اسی طرح گلپھڑے دُرست ہوتے رہیں گے اور وہ فرشتہ اُن کو سنسی کی پکڑ سے چیرتا اور پھاڑتا رہے گا یہ جھوٹ بولنے والوں کا گروہ ہوگا۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۸۵)

پتھراؤ کا عذاب

کچھ جہنمیوں کو اس طرح کا عذاب دیا جائے گا کہ ایک فرشتہ اُن کو لٹا کر اُن کے سروں پر ایک پتھر اس زور سے مارے گا کہ ان کا سر کچل جائے گا اور وہ پتھر لڑھک کر کچھ دور چلا جائے گا پھر وہ فرشتہ جب تک اس پتھر کو اٹھا کر لائے گا اس کے سر کا زخم اچھا ہو چکا ہوگا۔ پھر وہ پتھر مارے گا تو سر کچل جائے گا اور پتھر لڑھک کر دور چلا جائے گا۔ پھر فرشتہ پتھر کو اٹھا کر لائے گا اور پھر پتھر مار کر سر کچل دے گا اسی طرح لگاتار یہی عذاب ہوتا رہے گا۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۸۵)

منھ نوچنے کا عذاب

یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو (جہنم میں) تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے تو آپ نے پوچھا کہ اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور لوگوں کی آبروریزی کرتے تھے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۹ بحوالہ ابوداؤد)

سانپ بچھو کا عذاب

حدیث میں ہے کہ بختی اونٹوں کے مثل بڑے بڑے سانپ ہوں گے جو جہنمیوں کو ڈستے ہوں گے وہ ایسے زہریلے ہوں گے کہ اگر وہ ایک مرتبہ کاٹ لیں گے تو چالیس برس تک ان کے زہر کا درد نہیں جائے گا اور لگام لگائے ہوئے خچروں کے برابر بڑے بڑے بچھو دوزخیوں کو ڈنک مارتے رہیں گے کہ ایک مرتبہ ان کے ڈنک مارنے کی تکلیف چالیس برس تک باقی رہے گی۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۴ بحوالہ احمد)

بعض دوزخیوں کے گلے میں سانپوں کا طوق پہنا دیا جائے گا جو نہایت ہی زہریلے ہوں گے اور وہ لگاتار کاٹتے رہیں گے (قرآن مجید)

حلق میں پھنسنے والے کھانوں کا عذاب

دوزخیوں کو حلق میں پھنسنے والا کھانا کھلایا جائے گا جو اُن کے حلق میں پھنس جائے گا اور اُن کا دم گھٹنے لگے گا۔ تو وہ پانی مانگیں گے۔ اس وقت ان کے سامنے اتنا گرم پانی پیش کیا جائے گا۔ جس کی گرمی کا یہ عالم ہو گا کہ برتن منھ کے سامنے لاتے ہی چہرہ کی پوری کھال جل بھن کر اور پگھل کر برتن میں گر پڑے گی اور جب یہ پانی پیٹ میں جائے گا۔ تو پیٹ کے اندر کے تمام اعضا آنتوں وغیرہ کو جلا کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کے پیروں پر گرا دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

قرآن مجید میں ہے کہ زقوم (تھوہڑ) کا درخت جہنمیوں کو کھلایا جائے گا اور حدیث میں ہے۔ کہ اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپک پڑے تو دُنیا والوں کے کھانے پینے کی تمام چیزوں کو تلخ اور بدبودار بنا کر خراب کر دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

گرم پانی اور پیپ کا عذاب

دوزخیوں کو گرم پانی جو روغن زیتون کے تلچھٹ کی طرح گندہ ہو گا پینا پڑے گا جو مُنھ کے قریب لاتے ہی چہرے کی پوری کھال کو پگھلا کر گرا دے گا۔ اور یہی گرم پانی ان کے سروں پر ڈالا جائے گا تو یہ پانی پیٹ میں داخل ہو کر پیٹ کے اندر کے تمام اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُن کے قدموں پر گرا دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

اس طرح دوزخیوں کو جہنمیوں کے بدن کا پیپ اور رینچھا بھی پلایا جائے گا۔ جس کو "غساق" کہتے ہیں۔ اس کی بدبو کا یہ حال ہو گا کہ ایک ڈول "غساق" دنیا میں گرا دیا جائے تو تمام دنیا بدبو سے بھر جائے گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

الحاصل جہنم میں طرح طرح کے عذابوں کے ساتھ دوزخیوں کو عذاب دیا جائے گا۔ اور جس طرح جنت کی نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے۔ اسی طرح جہنم کے عذابوں کو بھی نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سُنا ہے نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے۔ غرض جہنم میں قسم قسم کے ایسے ایسے بے مثل و بے مثال

عذابوں کی بھر مار ہو گی کہ دنیا میں اس کی مثال تو کہاں ؟ کوئی ان کو سوچ بھی نہیں سکتا۔ اوپر جو کچھ ہم نے تحریر کیا ہے وہ صرف سمجھانے کے لئے چند مثالیں لکھ دی ہیں۔ ورنہ جو کچھ لکھا گیا وہ جہنم کے عذابوں کا ہزارہواں حصہ بھی نہیں۔ بس اس کی مقدار اور کیفیتوں اور قسموں کو تو صرف اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو جہنم کے عذابوں سے بچائے اور ایسے اعمال سے محفوظ رکھے جو جہنم میں لے جانے والے ہیں! اب ہم اُن چند اعمال کی فہرست تحریر کرتے ہیں جن پر قرآن و حدیث میں جہنم کی وعیدیں آئی ہیں ان اعمال کو غور سے پڑھئے اور ان کاموں سے بچتے رہیئے تاکہ جہنم کے عذاب سے نجات مل جائے۔
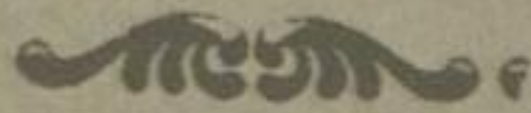
جہنّم میں لے جانے والے اعمال

① —— شرک

"شرک" اکبر الکبائر یعنی تمام بڑے بڑے گناہوں میں سب سے زیادہ بڑا گناہ ہے اس کے بارے میں خداوندِ قدوس نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا ۔ (النساء رکوع ۷)

بے شک اللہ اس کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔ اور جو گناہ اس سے کم ہیں ان کو جس کے لئے چاہے گا بخش دے گا اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا ۔ (النساء رکوع ۱۸)

اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑ گیا ۔

شرک کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ وہ اس گناہ کو کبھی بھی نہیں بخشے گا باقی شرک کے سوا دوسرے تمام گناہوں کو جس کے لئے وہ چاہے گا بخش دے گا ۔ اور مشرک ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ضرور جہنم میں جائے گا ۔ مشرک کی کوئی عبادت مقبول نہیں ۔ بلکہ عمر بھر کی عبادت شرک کرنے سے غارت و برباد ہو جاتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ ۔

اگر تو نے شرک کر لیا تو ضرور تیرا عمل برباد ہو جائے گا ۔

حدیث ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ بڑا ہے ؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہے کہ تم اللہ کے لئے

کوئی شریک ٹھہراؤ حالانکہ اسی نے تم کو پیدا کیا ہے (مشکوٰۃ ج ۱ صر۱۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

ان کے علاوہ دوسری بہت سی آیات اور حدیثیں بھی شرک کی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں لہٰذا جہنم کے عذاب سے بچنے کے لئے شرک سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

شرک کیا ہے؟

شرک کسے کہتے ہیں اور شرک کی حقیقت کیا ہے؟ تو اس کے بارے میں علامہ حضرت سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "شرح عقائد" میں تحریر فرمایا کہ

اَلْاِشْرَاکُ هُوَ اِثْبَاتُ الشَّرِیْکِ فِی الْاُلُوْهِیَّةِ بِمَعْنٰی وُجُوْبِ الْوُجُوْدِ کَمَا لِلْمَجُوْسِ اَوْ بِمَعْنٰی اِسْتِحْقَاقِ الْعِبَادَةِ کَمَا لِعَبَدَةِ الْاَصْنَامِ۔

(شرح عقائد صر۶۱)

• شرک کے معنی یہ ہیں کہ خدا کی الوہیت میں کسی کو شریک ٹھہرانا یا تو اس طرح کہ خدا کے سوا کسی کو واجب الوجود مان لینا جیسا کہ مجوسی کہتے ہیں یا اس طرح کہ خدا کے سوا کسی کو عبادت کا حقدار مان لینا جیسا کہ بت پرستوں کا عقیدہ ہے!

حضرت علامہ تفتازانی علیہ الرحمہ نے اس عبارت میں فیصلہ کر دیا کہ شرک کی دو ہی صورتیں ہیں ایک یہ کہ خدا کے سوا کسی کو واجب الوجود مانا جائے۔ دوسری یہ کہ خدا کے سوا کسی کو عبادت کے لائق مان لیا جائے۔

کون کونسی چیزیں شرک نہیں ہیں

انبیاء و اولیاء کو محبت سے پکارنا یعنی یارسول اللہ یا غوث کہنا۔ (۲) بزرگوں سے مدد طلب کرنا۔ (۳) بزرگوں کے مزاروں پر چادر پھول ڈالنا (۴) فاتحہ پڑھنا (۵) بزرگوں کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنانا۔ (۶) بزرگوں کے مزاروں کے سامنے مراقبہ کرنا (۷) بزرگوں کے مزاروں کا ادب کرنا (۸) بزرگوں کے فاتحہ کے کھانوں اور مٹھائیوں کو تبرک سمجھ کر کھانا جو ہندوستان بھر میں سنی مسلمانوں کا دستور و طریقہ ہے یہ ہرگز ہرگز شرک نہیں کیونکہ کوئی مسلمان بھی انبیاء و اولیاء اور دوسرے بزرگوں یعنی پیروں اور اماموں اور شہیدوں کو واجب الوجود یا لائق عبادت نہیں مانتا ہے بلکہ تمام مسلمان ان بزرگوں کو اللہ کا بندہ مان کر ان کی تعظیم کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کی

تعظیم سے خوش ہو جائے۔ لہٰذا سُنیوں کے یہ اعمال ہرگز ہرگز شرک نہیں ہو سکتے۔ ہاں البتہ جو جاہل لوگ قبروں کو سجدہ کرتے ہیں اگر وہ لوگ ان بزرگوں کو قابل عبادت سمجھ کر سجدہ کریں تو یہ کھُلا ہوا شرک ہوگا اور اگر ان بزرگوں کی تعظیم کے لئے سجدہ کریں تو یہ اگرچہ شرک نہیں ہوگا مگر ناجائز وحرام اور بہت سخت گناہ ہوگا۔ لہٰذا مسلمانوں کو قبروں کے سجدہ سے خود بھی بچنا چاہیئے اور دوسروں کو بھی روکنا چاہیئے۔

خاص کر خانقاہوں کے سجادہ نشین اور مزاروں کے مجاورین حضرات کا فرض ہے کہ وہ قبروں پر سجدہ کرنے والے جاہل زائرین کو قبروں کا سجدہ کرنے سے روکیں۔ اور خلاف شرع حرکت کرنے والے زائرین کو خانقاہوں اور مزاروں سے باہر کر دیں۔ ورنہ وہ بھی ان جاہل زائرین کے گناہوں میں شریک ٹھہریں گے اور قہر قہار وغضب جبار میں گرفتار ہو کر عذاب نار کے حقدار ٹھہریں گے مگر افسوس کہ سجادہ نشین ومجاورین حضرات چند پیسوں اور چند بتاشوں کے لالچ میں گنوار قسم کے زائرین اور اُجڈ عورتوں کو خانقاہوں اور مزاروں میں جانوروں کی طرح گھس پڑنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور یہ اُجڈ اور گنوار قبروں پر سر ٹیک ٹیک کر علانیہ سجدہ کرتے ہیں۔ اور سجادہ نشین ومجاورین اپنی آنکھوں سے ان حرکتوں کو دیکھتے ہیں مگر دم نہیں مار سکتے اور اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہابی سُنیوں کو طعنہ دیتے ہیں بلکہ بہت سے مسلمان ان قبیح حرکتوں کو دیکھ کر سُنیت سے متنفر ہو کر وہابی ہو جاتے ہیں (نعوذ باللہ منہ)

(۲) ——— کُفر

شرک کی طرح کُفر بھی وہ بڑا گناہ ہے جو معاف نہیں ہو سکتا اور مُشرک کی طرح کافر بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ قرآن مجید کی سیکڑوں آیتوں اور حدیثوں میں کافروں کے لئے جہنم کے عذاب کی وعید شدید آئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں بار بار اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ

وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ — اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔
(البقرہ رکوع ۲۷)

اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو اس کا سارا عمل دُنیا و آخرت میں اکارت کر دیا جائے گا اور وہ لوگ دوزخی ہیں اُن کو ہمیشہ اسی دوزخ میں رہنا ہے ۔

اور ایک آیت میں یہ فرمایا کہ

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔
(البقرہ رکوع ۸)

ہاں ۔ کیوں نہیں جو گناہ کمائے اور اس کا گناہ اس کو گھیر لے (یعنی وہ کافر ہو جائے) تو وہ دوزخ والوں میں سے ہے انھیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے ۔

بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ضرور جہنم میں جائے گا ۔

کُفر کیا ہے

دین اسلام کی ضروریات میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا یا اس میں شک کرنا یا اس سے ناراض ہونا یا اس کو حقیر سمجھنا یا اس کی توہین کرنا یہ سب کفر ہے ۔ مثلاً خدا کی ذات وصفات اور توحید کا انکار کرنا یا خدا کے رسولوں اور نبیوں میں سے کسی رسول اور نبی کا انکار کرنا یا خدا کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرنا یا فرشتوں کا انکار کرنا یا قیامت کا انکار کرنا یا کسی نبی و رسول یا فرشتہ یا قرآن یا کعبہ کی توہین کرنا ۔ اسی طرح بعض کام بھی کفر ہیں ۔ جیسے بُت کو سجدہ کرنا یا بُت پرستی کی جگہوں کی تعظیم کرنا یا شعار کفر یعنی کفار کی دینی علامتوں پر عمل کرنا مثلاً جنیو پہننا یا سر پر چٹیا رکھنا یا عیسائیوں کی صلیب پہننا یہ سب کفر کی باتیں ہیں ۔ غرض ہر وہ عقیدہ و عمل کفر ہے جس سے اسلام کی تکذیب یا توہین ہوتی ہو وہ کفر ہے ۔

اگر کوئی کفر سرزد ہو جائے تو فوراً ہی اس سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا اور بیوی سے دوبارہ نکاح کر لینا ضروری ہے ورنہ اگر کفر سے توبہ کئے بغیر مر گیا تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا ۔ (نعوذ باللہ منہ)

مسائل و فوائد ۔ جو مسلمان ہو کر کفر کرے اس کو شریعت میں "مرتد" کہتے ہیں اور دنیا میں مرتد کی یہ سزا ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے گی اور ان تین دنوں میں علماء کرام اُس

کو سمجھائیں گے اور توبہ کا مطالبہ کریں گے اگر وہ توبہ کر کے پھر مسلمان ہو گیا تو خیر۔ ورنہ تیسرے دن بادشاہِ اسلام اس کو قتل کرا دے گا!

(۳) مسلمان کا قتل

مسلمان کا خون ناحق کرنا یہ بھی جہنم میں لے جانے والا گناہِ کبیرہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہو جانا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے۔ (خزائن العرفان ۱۳۶)

قرآن مجید میں ہے کہ

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا۔

(النساء، رکوع ۱۳)

اور جو کوئی جان بوجھ کر مسلمان کو قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

دوسری آیت میں یہ ارشاد فرمایا کہ

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔

(الانعام رکوع ۱۹)

اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی ہے۔ اسے ناحق قتل نہ کرو یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝

(النساء رکوع ۴)

اور اپنی جانیں قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔

ایک دوسری آیت میں ہے کہ

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ۔

(الانعام رکوع ۱۹)

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے باعث قتل نہ کرو ہم تمہیں اور انہیں رزق دیں گے

اور ایک دوسری آیت میں یہ بھی فرمایا کہ

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۙ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۔ (التکویر) اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس خطا پر ماری گئی ہے

اب اس مضمون کے بارے میں چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے جو بہت رقت انگیز و عبرت خیز ہیں۔

۱۔ **حدیث** ۔ حضرت ابوسعید و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اگر تمام آسمان و زمین والے ایک مسلمان کا خون کرنے میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سبھوں کو منھ کے بل اوندھا کر کے جہنم میں ڈال دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۰ بحوالہ ترمذی)

۲۔ **حدیث** ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) مقتول کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ اپنے قاتل کے سر کا اگلا حصہ اپنے ہاتھ سے پکڑے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہوگا کہ اے میرے پروردگار اس نے مجھ کو قتل کیا ہے یہاں تک کہ وہ عرش کے قریب پہنچ کر خدا کے دربار میں اپنا مقدمہ پیش کرے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۱ بحوالہ ترمذی)

۳۔ **حدیث** ۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر گناہ کے بارے میں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ لیکن جو شرک کی حالت میں مر گیا اور جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ان دونوں کو نہیں بخشے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۱ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

۴۔ **حدیث** ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک مسلمان کے قتل میں مدد کرے۔ اگرچہ ایک لفظ بول کر ہی مدد کرے۔ تو وہ اس حال میں (قیامت کے دن) اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا کہ

"یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جانے والا ہے۔"

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۲ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کرنا بہت ہی سخت گناہ کبیرہ ہے پھر اگر مسلمان کا قتل اس کے ایمان کی عداوت سے ہو۔ یا قاتل مسلمان کے قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کفر ہوگا اور قاتل کافر ہوکر ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جلتا رہے گا۔ اور اگر صرف دنیاوی عداوت کی بنا پر مسلمان کو قتل کر دے اور اس قتل کو حلال نہ جانے جب بھی آخرت میں اس کی سزا یہ ہے کہ وہ مدتِ دراز تک جہنم میں رہے گا۔

دنیا میں مقتول کے وارثوں کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہیں تو قاتل کو قتل کر کے قصاص لے لیں اور اگر چاہیں تو ایک سو اونٹ یا اس کی قیمت قاتل سے بطور خوں بہا کے لے لیں اور اگر چاہیں تو قاتل کو معاف کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) زناکاری

یہ وہ جرم عظیم ہے کہ دنیا کی تمام قوموں کے نزدیک فعل قبیح اور جرم و گناہ ہے اور اسلام میں یہ کبیرہ گناہ اور دنیا و آخرت میں ہلاکت کا سبب اور جہنم میں لے جانے والا بدترین فعل ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۔ (بنی اسرائیل رکوع ۴)

اور تم لوگ زنا کے قریب مت جاؤ یقیناً یہ بے حیائی اور خدا کی ناراضگی ہے اور یہ بہت ہی بُری راہ ہے۔

اَلتَّفْسِیْر۔ زنا کرنا تو بہت ہی بُری اور بڑی بات ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔ یعنی ان باتوں سے بھی بچتے رہو جو تمہیں زناکاری کی طرف لے جائیں چنانچہ ایک دوسری آیت میں یہ ارشاد فرمایا کہ۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ

(اے رسول) مسلمان مردوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کاموں کی خبر ہے۔

اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ، اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (النور رکوع ۴)

زناکاری کی مذمت و ممانعت کے بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

۱۔ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جتنی دیر تک زنا کرتا رہتا ہے اس وقت تک وہ مومن نہیں رہتا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ زناکاری کرتے وقت ایمان کا نور اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر اگر وہ اس کے بعد توبہ کر لیتا ہے تو اس کا نور ایمان پھر اس کو مل جاتا ہے ورنہ نہیں۔

۲۔ حدیث: حضرت صفوان بن عسّال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آیاتِ بیّنات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ (۱) شرک نہ کرو (۲) چوری نہ کرو (۳) زناکاری نہ کرو (۴) اور اُس جان کو نہ قتل کرو جس کو اللہ نے حرام فرمایا ہے مگر حق کے ساتھ (۵) کسی بے قصور کو بادشاہ کے سامنے قتل کے لئے پیش نہ کرو (۶) جادو مت کرو (۷) سود مت کھاؤ (۸) کسی پاک دامن عورت کو زنا کی تہمت نہ لگاؤ۔ (۹) جہاد کفار کے وقت میدانِ جنگ چھوڑ کر نہ بھاگو (۱۰) اور خاص یہودیوں کے لئے یہ کہ سنیچر کے دن کا احترام کریں۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ ترمذی و ابوداؤد وغیرہ)

۳۔ حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تم اللہ کے لئے کوئی شریک ٹھہراؤ۔ حالانکہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے۔ تو اس شخص نے کہا کہ پھر اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی اس پر اس شخص نے کہا کہ پھر اس کے بعد کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ ہے کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن شریف میں نازل فرمادی کہ وَالَّذِیْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ

یعنی وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور وہ لوگ زنا نہیں کرتے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص۱۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد۔ زنا بہت سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا آخرت میں جہنم کا عذاب ہے اور دنیا میں زناکار کی یہ سزا ہے کہ زناکار مرد و عورت اگر کنوارے ہوں تو بادشاہِ اسلام ان کو مجمع عام میں ایک سو دُرے لگوائے گا۔ اور اگر وہ شادی شدہ ہوں تو انھیں عام مجمع کے سامنے سنگسار کرادے گا یعنی ان پر پتھر برسا کر اُن کو جان سے مار ڈالے گا۔

اور دنیا میں خداوندی عذاب کے بارے میں ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ کَثُرَ فِیْہِمُ الْمَوْتُ یعنی زناکار قوم میں بکثرت موتیں ہوں گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص۵۹۲)

اور ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اُخِذُوْا بِالسَّنَۃِ۔ یعنی زناکار قوم قحط میں مبتلا کر دی جائے گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص۳۱۳)

الغرض دنیا و آخرت میں اس فعل بد کا انجام ہلاکت و بربادی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو لازم ہے کہ اپنے دامن کو اس ناپاک فعل بدکاری کی نحوست سے بچائیں۔ خداوند کریم اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل میں ہر مسلمان مرد و عورت کو اس بلاءِ عظیم سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

(۵) لواطت

یہ گندہ اور گھناؤنا کام زناکاری سے بھی بڑھ کر شدید گناہ کبیرہ ہے اور جہنم میں لے جانے والا بدترین کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو جنہوں نے سب سے پہلے یہ فعل بد کیا تھا قرآن مجید میں بار بار ان لوگوں کو بدترین مجرم قرار دیا اور قرآن مجید میں کہیں ان لوگوں کو "مجرمین" کہیں "مُسرفین" کہیں "ظالمین" کہیں "فاسقین" فرما کر ان لوگوں کے جرموں کا اعلان اور اس فعل بد کی مذمت کا بیان فرمایا اور قرآن مجید کی بہت سی سورتوں میں جا بجا اس کا بھی ذکر فرمایا کہ قوم لوط پر اُن کی اس بداعمالی کی سزا میں شدید پتھراؤ اور زلزلہ کا عذاب بھیج کر ان کی بستیوں کو اُلٹ پلٹ کر دیا اور پوری آبادی کو تہس نہس کر کے اس قوم کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا۔

چنانچہ سورہ اعراف میں فرمایا

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۔ (الاعراف رکوع ۱۰)

اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو بھیجا۔ جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی۔ تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو۔ عورتیں چھوڑ کر۔ بلکہ تم حد سے گزر گئے ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی ہلاکت کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۔ (الاعراف رکوع ۱۰)

اور ہم نے اُن پر (پتھروں کا) ایک مینھ برسا دیا تو دیکھو مجرموں کا کیسا انجام ہوا۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۔ (الانبیاء ع ۵)

اور حضرت لوط علیہ السلام کو ہم نے حکومت اور علم دیا اور انھیں اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی۔ بے شک وہ لوگ بُری قوم اور فاسق لوگ تھے

۱۔ **حدیث** ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے اپنی امت پر خوف ہے۔ وہ قوم لوط کا عمل ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صـ ۳۱۳)

۲۔ **حدیث** ۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا ہے تم لوگ عورتوں سے اُن کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صـ ۲۷۶ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۳۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مرد یا عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۲۷۶ بحوالہ ترمذی)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو تم قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کردو۔ (ترمذی ج ۱ صہ ۱۷۶)

۵۔ حدیث:۔ حضرت عمرو بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو قوم لوط کا عمل کرے وہ ملعون ہے۔ (ترمذی ج ۱ صہ ۱۷۶)

۶۔ حدیث:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو "لوطیہ" کہلائیں گے۔ اور یہ تین قسم کے لوگ ہوں گے۔ ایک تو وہ جو صرف لڑکوں کی صورتیں دیکھیں گے اور اُن سے بات چیت کریں گے۔ دوسرے وہ ہوں گے جو لڑکوں سے مصافحہ اور معانقہ بھی کریں گے۔ تیسرے وہ لوگ ہوں گے جو ان لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کریں گے تو ان سبھوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ مگر جو لوگ توبہ کرلیں گے اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔ اور وہ لعنت سے بچے رہیں گے۔ (کنز العمال جلد ۵ صہ ۱۸۸ بحوالہ دیلمی)

۷۔ حدیث:۔ حضرت وکیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے مرے گا اس کی قبر اس کو قوم لوط میں پہنچادے گی اور اس کا حشر قوم لوط کے ساتھ ہوگا۔ کنز العمال ج ۵ صہ ۱۸۸)

مسائل و فوائد:۔ دنیا میں بھی لوطی کی سزا بہت سخت ہے۔ چنانچہ حضرت امام شافعی و حضرت امام مالک و حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہم کا یہ مذہب ہے کہ لوطی خواہ کنوارا ہو یا شادی شدہ سنگسار کرکے مار ڈالا جائے گا۔ (ترمذی ج ۱ صہ ۱۷۶)

اور حنفی مذہب یہ ہے کہ اس کے اوپر دیوار گرادیں یا اونچی جگہ سے اسے اوندھا کرکے گرائیں۔ اور اس پر پتھر برسائیں یا اُسے قید میں رکھیں یہانتک کہ مرجائے یا توبہ کرے چند بار یہ فعل بد کیا ہو تو بادشاہ اسلام اُسے قتل کرڈالے۔ الغرض اغلام بازی یعنی پیچھے کے مقام میں جماع کرنا نہایت ہی خبیث فعل ہے بلکہ یہ زنا سے بھی بدتر ہے۔ اسی لئے اس میں شرعی حد مقرر

نہیں کہ بعض اماموں کے نزدیک حد قائم کرنے سے آدمی اس گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ اتنا شدید اور بڑا گناہ ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو اس گناہ سے پاکی نہ حاصل ہو گی اور اس گناہ کو حلال جاننے والا کافر ہے۔ یہی مذہب جمہور ہے۔

(دُرِ مختار، بحر وغیرہما و بہار شریعت ج ۹ ص ۴۲)

(۶) چوری

چوری بھی گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا حرام کام ہے۔ قرآن مجید اور حدیثوں میں اس حرام کام کی بکثرت مذمت و ممانعت آئی ہے اور دنیا و آخرت میں اس کی بڑی سخت سزا ہے۔ دنیا میں خداوند قدوس نے چور کی یہ سزا مقرر فرمائی ہے کہ قرآن مجید میں فرمایا

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۔	اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو ان کے کرتوت کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(المائدہ ع ۶)

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے "آیات بینات" کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وَلَا تَسْرِقُوْا یعنی چوری مت کرو۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ ترمذی و ابوداؤد)

دوسری حدیث میں ہے کہ لَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ یعنی چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت مومن نہیں رہتا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ چوری کرتے وقت اس گناہ کی نحوست سے اُس کا نور ایمان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور پھر جب وہ اس گناہ سے توبہ کر لیتا ہے تو اس کا نورِ ایمان پھر اس کو مل جاتا ہے۔

مسائل و فوائد: چور نے اگر دس درہم یا اس سے زیادہ مالیت کی چوری کی ہے تو

اس کا داہنا ہاتھ گٹے سے کاٹ لیا جائے گا اور اس کے کٹے ہوئے ہاتھ کو اس کی گردن میں لٹکا کر شہر میں گشت کرایا جائے گا۔ تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو پھر اگر دوبارہ چوری کی تو اس کا بایاں پاؤں ٹخنے سے کاٹا جائے گا۔ ہاتھ کاٹنے کے بعد اگر چوری کا مال چور کے پاس موجود ہو تو مالک کو وہ مال دلا دیا جائے گا اور اگر چور کے پاس سے وہ مال ضائع ہو گیا ہو تو چور سے اس کا تاوان نہیں لیا جائے گا۔ (تفسیر خزائن العرفان ص ۱۶۵ بحوالہ تفسیر احمدی)

واضح رہے کہ ڈاکہ ڈالنا۔ لوٹ مار کرنا۔ کسی کی زمین یا مال و جائداد کو غصب کر لینا کسی سے عاریت کے طور پر کوئی سامان لے کر واپس نہ کرنا۔ کسی سے قرض لے کر اس کو ادا نہ کرنا۔ کسی کی امانت میں خیانت کرنا وغیرہ یہ سب چوری کی طرح گناہ کبیرہ ہیں اور یہ سب قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہونے کا سبب اور عذاب نار کا باعث ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) شراب

شراب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "اُمُّ الخبائث" یعنی تمام گناہوں کی جڑ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کو حرام فرمایا اور حدیثوں میں بھی کثرت سے اس کی حرمت و ممانعت کا ذکر آیا ہے۔ قرآن مجید یہ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ۝

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں۔ شیطانی کام۔ تو ان سے بچتے رہنا۔ کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے تو کیا تم اس سے باز آئے۔

(المائدہ ع ۱۲)

شراب کی برائی کے بارے میں چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت وائل حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو منع فرما دیا تو انھوں نے کہا کہ میں تو صرف دوا ہی کے لئے شراب بناتا ہوں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ دوا نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑی بیماری ہے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۳۱۷ بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شراب پی لے گا چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر دوبارہ اس نے شراب پی لی تو پھر چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر اس نے تیسری مرتبہ شراب پی لی تو پھر چالیس دنوں تک اس کی نماز مقبول نہیں ہوگی لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر چوتھی مرتبہ اس نے شراب پی لی تو پھر چالیس دنوں تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی لیکن اس کے بعد اگر اس نے توبہ کی تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور قیامت کے دن اس کو جہنم میں دوزخیوں کی پیپ کی نہر میں سے پلایا جائے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۳۱۷ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۳۔ حدیث:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے تو اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۳۱۷ بحوالہ ترمذی و ابوداؤد وغیرہ)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے یہاں ایک یتیم لڑکے کی شراب رکھی ہوئی تھی۔ تو جب سورۂ مائدہ نازل ہوئی (اور شراب حرام ہو گئی) تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا اور یہ بھی کہا کہ وہ شراب ایک یتیم کی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو بہا دو۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۳۱۸ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۵۔ حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! میں نے چند یتیموں کے لئے شراب خریدی ہے جو میری پرورش میں ہیں۔

تو آپ نے فرمایا کہ شراب کو بہادو اور مشکوں کو توڑ ڈالو۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۳۱۸ بحوالہ ترمذی)

۶، حدیث:۔ حضرت دیلم حمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم ایک ٹھنڈی زمین میں رہتے ہیں اور ہم بہت سخت محنت کے کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں کی شراب بناتے ہیں تاکہ ہم اس کو پی کر اپنے کاموں کی طاقت اور اپنے شہروں کی سردی پر قابو حاصل کریں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ نشہ لاتی ہے تو میں نے کہا کہ جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا کہ پھر اس سے بچو۔ تو میں نے کہا کہ ہمارے یہاں کے لوگ اس کو نہیں چھوڑ سکتے تو ارشاد فرمایا کہ اگر لوگ اس کو نہ چھوڑیں تو تم ان لوگوں سے جہاد کرو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۳۱۸ بحوالہ ابو داؤد)

۷، حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور جوا اور شطرنج اور باجرہ کی شراب سے منع فرمایا اور یہ فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۳۱۸ بحوالہ ابو داؤد)

۸، حدیث:۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمی جنت میں نہیں داخل ہوں گے۔ (۱) دائمی طور پر شراب پینے والا (۲) رشتہ داریوں کو کاٹنے والا (۳) جادو کی تصدیق کرنے والا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۳۱۸ بحوالہ احمد)

۹، حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دائمی طور پر شراب پینے والا اگر اسی حالت میں مر گیا تو وہ دربار خداوندی میں (قیامت کے دن) اس طرح آئے گا جیسے کہ ایک بت پرست۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۳۱۸ بحوالہ احمد و ابن ماجہ)

۱۰، حدیث:۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اس کی پروا نہیں کرتا کہ شراب پی لوں یا اس ستون کی عبادت کر لوں (یعنی یہ دونوں حرام اور گناہ کے کام ہیں ان دونوں سے یکساں طور پر بچنا چاہیئے) (مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۳۱۹ بحوالہ نسائی)

۱۱، حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی

(۱) شراب نچوڑنے والے پر (۲) شراب نچوڑوانے والے پر (۳) شراب پینے والے پر (۴) شراب اٹھانے والے پر (۵) اس پر جس کی طرف شراب اٹھاکر لے جائی گئی (۶) شراب پلانے والے پر (۷) شراب بیچنے والے پر (۸) شراب کی قیمت کھانے والے پر (۹) شراب خریدنے والے پر (۱۰) اس پر جس کے لئے شراب خریدی گئی ہو!

(مشکوٰۃ جلد ۱ صـ۲۴۲ بحوالہ ترمذی وابن ماجہ)

مسائل و فوائد: ۔ شراب اور تاڑی کا پینا اور اس کی تجارت اور اس کو کھانے یا لگانے کی دواؤں میں ڈالنا سب حرام ہے اور شراب و تاڑی ناپاک ہیں اگر یہ بدن اور کپڑوں پر لگ جائیں تو بدن اور کپڑا ناپاک ہو جائے گا اور اگر ایک قطرہ شراب یا تاڑی کا کنوئیں میں گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اور کنوئیں کا کل پانی نکال کر کنوئیں کو پاک کرنا ضروری ہے دنیا میں تاڑی شراب پینے والے کی سزا یہ ہے کہ اس کو اسّی ۸۰ کوڑے مارے جائیں گے۔ اور آخرت میں ان لوگوں کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔

(۸) جُوا

جُوا کھیلنا اور جوے کے ذریعہ حاصل ہونے والی آمدنی حرام، اور اس کا استعمال گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ مائدہ میں اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ فرماکر اللہ تعالٰے نے شراب اور جوئے کو حرام فرمادیا ہے۔ اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جُوا کھیلنے کی حُرمت اور ممانعت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

۱۔ حدیث: ۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نرد (جوا کھیلنے کا آلہ) سے کھیلے اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔ (ابن ماجہ صـ۲۷۵)

۲۔ حدیث: ۔ حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نَردشیر (جُوا کھیلنے کا سامان) سے جُوا کھیلا تو گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔ (ابن ماجہ صـ۲۷۵)

مسائل و فوائد

جوا کھیلنا حرام و گناہ ہے اور اس سے حاصل کی ہوئی کمائی بھی حرام و ناجائز ہے اور جوا کھیلنے کے تمام سامان و آلات کو خریدنا، بیچنا اور استعمال کرنا ناجائز و گناہ ہے بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ جوا کھیلنے کے آلات کو اگر کوئی توڑ پھوڑ ڈالے تو اس سے کوئی تاوان نہیں لیا جائے گا

اس زمانہ میں لاٹری کا بہت رواج ہے مگر خوب سمجھ لو! کہ یہ بھی ایک قسم کا جوا ہی ہے اور اس کے ذریعہ انعام کے نام سے جو رقم ملتی ہے وہ جوے کے ذریعے کمائی ہے لہٰذا یہ بھی ناجائز ہی ہے۔ ہر مسلمان کو اس سے بچنا شرعاً لازم و ضروری ہے۔

⑨ سود (بیاج)

اللہ تعالیٰ نے سود (بیاج) کو حرام فرمایا ہے اور یہ بہت ہی سخت گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا عمل بد ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ۔

(ترجمہ) اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود، تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا معاملہ خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے۔ اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار۔

بقرہ (ع ۳۸)

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

(ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور

وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ (البقرہ ع ۳۸)	چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر تم مسلمان ہو پھر اگر تم ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔

اسی طرح ایک دوسری آیت میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ۔ (البقرہ ع ۳۸)	(ترجمہ) وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن ایسے ہی کھڑے ہوں گے جیسے وہ کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے چھوکر بدحواس بنادیا ہو۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی سود کی حرمت اور ممانعت بکثرت بیان کی گئی ہے چنانچہ

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلک کبیرہ گناہوں کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:- وَاَكْلُ الرِّبٰوا " یعنی سود کھانا بھی گناہ کبیرہ ہے۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ صہ ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور یہ فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ صہ ۲۴۴ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں مجھے ایک ایسی قوم کے پاس سیر کرائی گئی کہ ان کے پیٹ کوٹھریوں کے مثل تھے جن میں سانپ بھرے تھے جو پیٹوں کے باہر سے نظر آرہے تھے تو میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ صہ ۲۴۶ بحوالہ ابن ماجہ وغیرہ)

۴۔ حدیث:- حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سود کا ایک درہم جان بوجھ کر کھانا یہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ صہ ۲۴۶ بحوالہ دارقطنی وغیرہ)

۵۔ حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور ضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جو سود خوار نہ ہو اور اگر سود نہ کھائے گا تو سود کا دھواں ہی اسے پہنچے گا۔
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۵ بحوالہ نسائی وغیرہ)

۶۔ حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ بے شک سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو مگر اس کا انجام مال کی کمی ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۶ بحوالہ ابن ماجہ وغیرہ)

مسائل و فوائد :۔ سود کی حرمت قطعی و یقینی ہے جو سود کو حلال بتائے یا حلال جانے وہ کافر ہے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ کیونکہ ہر حرام قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے۔
(خزائن العرفان ص ۶۹)

⑩ جادو

جادو کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور اگر جادو کے منتروں سے شریعت کی تکذیب یا توہین ہوتی ہو تو ایسا جادو کفر ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ۔ (البقرہ ع ۱۲)

(ترجمہ) اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا وہ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔

۱۔ حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیات بینات اور کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "لَا تَسْحَرُوْا" یعنی جادو نہ کرو۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۷ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۲۔ حدیث :۔ حضرت ابن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جادوگر کو پکڑا اور اس کے سینہ کو کھول کر چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔
(کنز العمال ج ۶ ص ۲۴۶)

مسائل و فوائد :۔ اگر جادو کفر کی حد کو پہنچا ہو تو دنیا میں اس کی یہ سزا ہے کہ بادشاہ اسلام اس کو قتل کرا دے گا چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ "حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ

بالسیف "یعنی جادوگر کی سزا اس کو تلوار سے قتل کر دینا ہے (ترمذی ج۱ ص۱۷۶)

اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کا عذابِ عظیم ہے جس کی ہولناکیوں اور خوفناکیوں کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنے حفظ و امان میں جہنم کے دردناک عذاب سے محفوظ رکھے۔ آمین

(۱۱) یتیم کا مال کھانا

یتیم کا مال کھانا بہت سخت حرام، گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کی قباحت کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۔ (النساء ۱)

وہ لوگ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں اور وہ عنقریب دوزخ کی بھڑکتی آگ میں ڈالے جائیں گے۔

اور دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَ اٰتُوا الْیَتٰمٰۤی اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا۔ (النساء ۱۸)

اور یتیموں کو اُن کے مال دے دو۔ اور ستھرے کے بدلے گندہ نہ لو۔ اور اُن کے مالوں کو اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھاؤ۔ بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

ار حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن بڑے بڑے گناہوں کو جو مسلمان کو ہلاک کر ڈالنے والے ہیں بیان کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ واکل مال الیتیم۔ یعنی یتیم کا کھا ڈالنا وہ گناہ کبیرہ ہے جو مومن کو ہلاکت میں ڈال دینے والا ہے۔

(مشکوٰۃ ج۱ ص۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے گھروں میں سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں

کوئی یتیم رہتا ہو۔ اور اُس کے ساتھ بہترین سلوک کیا جاتا ہو۔ اور مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بدترین گھر وہ ہے کہ جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جاتا ہو۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۳ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد:- یتیم کے مال کو ناحق کھانا، یا اُس کے کسی مال یا سامان یا اُس کی زمین و مکان کو ناحق طریقے سے لے لینا یا اُس کو جھڑکنا یا کسی قسم کی ایذا اور تکلیف دینا یا بُرا سلوک کرنا یہ سب حرام اور گناہ کی باتیں ہیں۔ جن کی سزا آخرت میں جہنّم کا عذابِ عظیم ہے۔

(۱۲) جہاد سے بھاگ جانا

کفّار سے جہاد کے وقت میدانِ جنگ سے بھاگ جانا بڑا ہی شدید حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۚ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَاۗءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔

اے ایمان والو! جب کافروں کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو انھیں پیٹھ نہ دو اور جہاد کے دن جو پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو، تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی

(الانفال رکوع ۲)

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کی فہرست سناتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ" یعنی جہاد کے دن پیٹھ پھیر دینا یہ بھی گناہ کبیرہ ہے اور دوسری جگہ یوں فرمایا کہ "وَتُوَلُّوْا لِلْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ" یعنی کفار سے جہاد کے دن بھاگنے کے لئے پیٹھ نہ پھیرو۔
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد:- اگر کفار تعداد میں مسلمانوں کے دو گنا ہوں جب بھی مسلمانوں کو

بھاگنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کفّار کی تعداد مسلمانوں کے دوگنا سے بھی زائد ہو تو اس وقت اگر مسلمان بھاگیں گے تو گنہگار نہ ہوں گے

⑬ زنا کی تہمت لگانا

کسی پاکدامن مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگانا بہت ہی سخت حرام اور شدید گناہ کبیرہ ہے۔ جس پر عذابِ جہنم کی وعید آئی ہے چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ص وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۔ (النور ع ۱)

(ترجمہ) بیشک وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں پارسا انجان ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دُنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بہت ہی بڑا عذاب ہے۔

اور حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ" یعنی پاک دامن انجان مسلمان عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا گناہِ کبیرہ یعنی بہت بڑا گناہ ہے اور دوسری حدیث میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ "وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً" یعنی کسی پاک دامن مسلمان عورت کو زنا کی تہمت مت لگاؤ۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد: - اگر کسی نے کسی مسلمان مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائی اور وہ اس پر چار گواہ نہیں پیش کر سکا تو اس کو اس تہمت لگانے کی سزا میں قاضی اسلام اسّی ۸۰ درّے لگوائے گا۔ اور اس کو مردود الشہادۃ قرار دے گا۔ یہ دُنیاوی سزا ہے اور آخرت میں اس کو جہنم کے عذابِ عظیم کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

⑭ ماں باپ کی ایذا رسانی

ماں باپ کی نافرمانی حرام، سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ بلکہ ہر ایک پر فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کا فرماں بردار ہو کر ان کے ساتھ بہترین سلوک کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ

نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا۔

(بنی اسرائیل ع ۳)

(ترجمہ) اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے "ہوں" نہ کہنا اور نہ انھیں جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو نرم دلی کے ساتھ بچھانا اور یہ دعاء کرنا کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ ان دونوں نے بچپن میں مجھے پالا۔

۱۔ اور حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کبیرہ کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ" یعنی ماں باپ کی نافرمانی و ایذا رسانی بھی گناہ کبیرہ ہے۔

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا کہ اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے۔ اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے ان الفاظ کو سن کر کسی صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کس کی ناک مٹی میں مل جائے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ اس کے پاس اس کے والدین کو یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے نے پالیا پھر وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں نہیں داخل ہوا تو اس کی ناک مٹی میں مل جائے (یعنی وہ ذلیل و خوار اور نامراد ہو جائے) (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۸ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث:۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے۔ اور خدا کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۹ بحوالہ ترمذی)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی و ایذارسانی کو نہیں بخشتا۔ بلکہ ایسا کرنے والے کو اس کے مرنے سے پہلے ہی دنیا کی زندگی ہی میں جلدی سے سزا دے دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۱)

۵۔ حدیث :۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ کا فرماں بردار ہوتا ہے۔ اس کے لئے جنت کے دو۲ دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا فرمانبردار ہو تو اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے اور جو شخص اپنے ماں باپ کا نافرمان ہوتا ہے اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا نافرمان ہو تو جہنم کا ایک ہی دروازہ اس کے لئے کھلتا ہے یہ سُن کر ایک صحابی نے عرض کیا کہ اگرچہ اس کے ماں باپ اس پر ظلم کرتے ہوں؟ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو، اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو، اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو (اس جملہ کو تین مرتبہ ارشاد فرمایا) (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۱)

مسائل و فوائد

والدین کی نافرمانی و ایذارسانی کی سزا دنیا و آخرت دونوں جگہ ملتی ہے۔ بارہا کا تجربہ ہے کہ والدین کو ستانے والے خود اپنے ہی بیٹوں سے بڑی بڑی ایذائیں پاتے ہیں اور طرح طرح کی بلاؤں میں زندگی بھر گرفتار رہتے ہیں، اور آخرت میں تو عذابِ جہنم کی سزا ان بدنصیبوں کے لئے مقرر ہی ہے۔

(۱۵) جھوٹی گواہی

جھوٹی گواہی بھی حرام و گناہ کبیرہ ہے اور جہنم میں لے جانے والا عمل بد ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی فہرست بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا۔ (الفرقان رکوع ۶)

اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں۔

۱۔ حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے بڑے گناہوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ" یعنی جھوٹی گواہی بھی گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا جرم ہے۔

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں گناہ کبیرہ میں سے زیادہ بڑے بڑے گناہوں کی خبر نہ دے دوں؟ تو لوگوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ ہم لوگوں کو ضرور بتادیجئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ بڑے بڑے گناہوں میں سے زیادہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔ خدا کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذارسانی کرنا۔ یہ فرماتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسند لگا کر لیٹے ہوئے تھے۔ تو ایک دم بیٹھ گئے اور فرمایا "اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ" یعنی خبردار، اور جھوٹی بات، پھر اسی لفظ کو اتنی دیر تک بار بار دہراتے رہے کہ ہم لوگوں نے اپنے دل میں کہا کہ کاش حضور اس بات کے فرمانے سے خاموش ہو جاتے اور اس سے آگے کوئی دوسری بات فرماتے (بخاری جلد ۱ ص ۳۶۲)

۳۔ حدیث:۔ حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کہا کہ کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ تو حضور نے فرمایا کہ "ہاں" پھر کسی نے عرض کیا کہ کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟ تو حضور نے فرمایا کہ "ہاں" پھر کسی نے کہا کہ کیا مومن جھوٹا ہوتا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ "نہیں"

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۱۴ بحوالہ بیہقی)

۴۔ حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سچ بولنے کو لازم پکڑ لو۔ کیونکہ سچ نیکوکاری کا راستہ بتاتا ہے اور نیکوکاری جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک "صدیق" لکھ دیا جاتا ہے اور تم لوگ جھوٹ بولنے سے

بچتے رہو؟ کیونکہ جھوٹ بدکاری کا راستہ بتاتا ہے اور بدکاری جہنم کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک "کذاب" لکھ دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

۵۔ حدیث:۔ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کے لئے خرابی ہے جو بات کرتے ہوئے لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے اس کے لئے خرابی ہے اس کے لیے خرابی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۶۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ترمذی)

۷۔ حدیث:۔ حضرت سُفیان بن اسد حَضرمی سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور تیرا بھائی تجھ کو سچا سمجھتا رہے حالانکہ تو جھوٹا ہے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل و فوائد:۔ یوں تو ہر جھوٹی بات حرام و گناہ ہے۔ مگر جھوٹی گواہی خاص طور سے بہت ہی سخت گناہ کبیرہ اور جہنم میں گرا دینے والا جرم عظیم ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں خصوصیت کے ساتھ جھوٹی گواہی پر بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے قسموں کے جھوٹ سے تو صرف جھوٹ بولنے والے ہی کی دنیا و آخرت خراب ہوتی ہے۔ مگر جھوٹی گواہی سے تو گواہی دینے والے کی دنیا و آخرت خراب ہونے کے علاوہ کسی دوسرے مسلمان کا حق مارا جاتا ہے یا بلا قصور کوئی مسلمان سزا پا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں شرعاً کتنے بڑے بڑے گناہ کے کام ہیں۔ لہٰذا بہت ہی ضروری ہے کہ مسلمان جھوٹی گواہی کو جہنم کی آگ سمجھ کر ہمیشہ اس سے دور بھاگیں

واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۶) غیبت

غیبت بھی گناہ کبیرہ اور سخت حرام ہے اور یہ دوزخ میں لے جانے والی بدترین خصلت ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس بُری عادت کی ممانعت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔

(الحجرات رکوع ۲)

اور ایک دوسرے کی غیبت مت کرو۔ کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ تو یہ تمھیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی بکثرت اس کی ممانعت اور مذمت آئی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابوسعید و جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت زنا سے سخت گناہ ہے تو لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ! غیبت زنا سے زیادہ سخت گناہ کیونکر اور کیسے ہے؟ تو حضور نے فرمایا کہ آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے اور غیبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں بخشے گا جب تک کہ وہ نہ معاف کر دے جس کی غیبت کی ہے

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۵ بحوالہ بیہقی)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر و عصر کی نماز پڑھی اور یہ دونوں روزہ دار تھے۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز پوری فرما چکے تو ان دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں پھر سے وضو کر کے اپنی نمازوں کو لوٹاؤ۔ اور روزہ پورا کرو۔ لیکن کسی دوسرے دن اس کی قضا کر لو۔ تو ان دونوں آدمیوں نے

پوچھا کہ کیوں ہم نمازوں کو لوٹائیں؟ اور روزہ کی قضا کریں؟ تو حضور نے فرمایا کہ اس لئے کہ تم دونوں نے فلاں آدمی کی غیبت کی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۱۵)

مطلب یہ ہے کہ غیبت کرنے سے تمہاری نمازوں اور روزے کا ثواب غارت یا کچھ کم ہو گیا ہے اس لئے ان کو دُہرالو تاکہ پورا پورا ثواب مل جائے۔

غیبت کیا ہے؟

کسی کا کوئی غائبانہ عیب بیان کرنا یا پیٹھ پیچھے اُس کو بُرا کہنا یہی غیبت ہے چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث ہے کہ خود حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ

"کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اپنے (دینی) بھائی کی اُن باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ ناپسند سمجھتا ہے (یہی غیبت ہے) صحابہ نے کہا کہ یہ بتائیے اگر میرے (دینی) بھائی میں واقعی وہ باتیں موجود ہوں نہ تو کیا ان باتوں کا کہنا بھی غیبت ہو گی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے اندر وہ باتیں ہوں گی جبھی تو تم اس کی غیبت کرنے والے کہلاؤ گے اور اگر اس میں وہ باتیں نہ ہوں جب تو تم اس پر بہتان لگانے والے کہلاؤ گے (جو ایک دوسرا گناہ کبیرہ ہے)"

(مشکوٰۃ باب حفظ اللسان جلد ۲ صہ ۴۱۲)

مسائل و فوائد

غیبت اُن گناہوں میں سے ہے جو سب سے زیادہ کثیر الوقوع ہے اور باوجودیکہ انتہائی سخت گناہ کبیرہ ہے۔ یہاں تک کہ زنا سے بھی بدتر گناہ ہے مگر اس زمانے میں بہت کم لوگ ہیں جو اس گناہ سے محفوظ ہیں۔ عوام تو عوام۔ بڑے بڑے علماء کرام اور مقدس پیروں کا دامن بھی اس گناہ کی نحوست سے آلودہ نظر آتا ہے علماء و مشائخ

کی شاید ہی کوئی ایسی مجلس ہوگی جو اس گناہ کی ظلمت سے خالی ہو۔ پھر غضب یہ ہے کہ لوگ اس طرح غیبت کے عادی بن چکے ہیں اور یہ بلا اس قدر عام ہو چکی ہے کہ گویا غیبت لوگوں کے نزدیک کوئی گناہ کی بات ہی نہیں۔ مگر خوب سمجھ لو کہ غیبت خواہ علماء کی مجلس ہو یا عوام کا مجمع ہر جگہ اور ہر حال میں حرام و گناہ ہے اور گناہ بھی کبیرہ یعنی بڑا گناہ ہے لہٰذا جب کبھی بھی غفلت میں کوئی غیبت زبان سے نکل جائے تو فوراً توبہ کر لینا چاہیے اور جس کی غیبت کی ہے جب بھی اس سے ملاقات ہو تو معاف کرا لینا چاہیئے۔ اور قرآن و حدیث کی مقدس تعلیمات پر عمل کرنا چاہیئے کہ اسی میں مومن کی دینی و دنیاوی فلاح ہے اور یہی نجات کا راستہ ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۱۷) چغلی

"چغلی" سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا آخرت میں عذاب جہنم ہے۔ کیونکہ یہ مسلمانوں میں خلاف و شقاق اور جنگ و جدال کا بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہے چغلخور کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ حدیث:۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ" یعنی چغلخور جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ یہ دونوں قبر والے یقیناً عذاب میں مبتلا ہیں اور کسی ایسے گناہ میں ان دونوں کو عذاب نہیں دیا جا رہا ہے جس سے بچنا بہت زیادہ دشوار رہا ہو۔ ان میں سے ایک کو تو اس لئے عذاب دیا جا رہا ہے کہ وہ چھپ کر پیشاب نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ہری شاخ لی اور اس کو چیر کر دو ٹکڑے کئے پھر دونوں قبروں میں ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا صحابہ اکرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس لئے کہ جب تک یہ دونوں ٹہنیاں خشک نہ ہوں گی ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔ (بخاری جلد ۱ صد ۳۴)

چغلی کسے کہتے ہیں؟

حدیث میں لفظ "نمیمہ" آیا ہے جس کا ترجمہ اردو میں "چغلی" ہے۔ حضرت علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ نے بخاری شریف کی شرح میں فرمایا کہ کسی کی بات کو دوسرے آدمی تک نقصان پہنچانے اور فساد پھیلانے کے لئے لے جانا" یہی "چغلی" ہے۔

مسائل و فوائد

چغلی کھانا بدترین اور بہت ذلیل عادت ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے چغلی کھانے والے کو اس کی قبر میں بھی عذاب ہوگا اور آخرت میں اس کو جہنم کا عذاب بھی بھگتنا پڑے گا۔ اس بری اور گناہ کی عادت سے مسلمانوں میں بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ قتل و خون ریزی کی نوبت آجاتی ہے۔ اس لئے اس گناہ سے بچتے رہنا لازم اور بہت ضروری ہے۔ خداوند کریم ہر مسلمان کو اس بلا سے محفوظ رکھے (آمین)

(۱۸) امانت میں خیانت

امانت میں خیانت یہ بہت بڑا گناہ اور حرام کام ہے اور چوری کی طرح یہ بھی جہنم میں لے جانے والا حرام کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۔ (انفال ع ۳)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے ساتھ خیانت مت کرو۔ اور اپنی امانتوں میں بھی جان بوجھ کر خیانت مت کرو۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا

بے شک اللہ تم لوگوں کو حکم فرماتا ہے

اَلْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَهْلِهَا۔ کہ امانتوں کو اُن کے اہل کی طرف ادا کردو۔

(النساء رکوع ۸)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں فرمایا کہ

۱۔ حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار باتیں جس شخص میں پائی جائیں گی وہ خالص منافق ہوگا۔ اور ان میں سے اگر ایک بات پائی گئی تو اس شخص میں نفاق کی ایک بات پائی گئی۔ یہاں تک کہ اس سے توبہ کرلے (۱) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے (۲) اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) اور جب کوئی معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے۔ (۴) اور جب جھگڑا کرے تو گالی بکے (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری ومسلم)

مسائل وفوائد

واضح رہے کہ جس طرح روپیوں، پیسوں اور مال وسامان کی امانتوں میں خیانت حرام ہے۔ اسی طرح باتوں، کاموں اور عہدوں کی امانتوں میں بھی خیانت حرام ہے مثلاً کسی نے آپ سے اپنے راز کی بات کہہ دی اور آپ سے یہ کہہ دیا کہ یہ بات امانت ہے کسی سے مت کہیئے گا اور وہ بات آپ نے کسی سے کہہ دی تو یہ امانت میں خیانت ہوگئی۔ اسی طرح کسی نے آپ کو مزدور رکھ کر کوئی کام سپرد کر دیا مگر آپ نے قصداً اس کام کو بگاڑ دیا۔ یا کم کام کیا۔ تو آپ نے امانت میں خیانت کی۔ اسی طرح ایک حاکم کے عہدہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے رعایا کی نگرانی رکھے اور اُن کی خبرگیری کرتا رہے اور عدل وانصاف قائم رکھے۔ اگر اُس نے اپنے عہدہ کی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کیا تو یہ امانت میں خیانت ہوگئی۔ اسی طرح رات میں میاں بیوی جو کچھ کہتے یا کرتے ہیں۔ اس میں میاں بیوی ایک دوسرے کے امین ہیں۔ اگر ان دونوں میں سے کسی نے ان باتوں کو دوسرے لوگوں سے کہہ دیا تو یہ بھی امانت میں خیانت ہوگئی غرض مزدور، کاریگر، ملازم وغیرہ جو کام ان لوگوں کو سونپا گیا ہے وہ ان کاموں کے امین ہیں اگر یہ لوگ اپنے کام اور ڈیوٹی

کے پوری کرنے میں کمی یا کوتاہی کریں گے تو وہ امانت میں خیانت کے مرتکب ہوں گے یاد رکھو کہ ہر قسم کی امانتوں میں خیانت حرام ہے اور ہر خیانت جہنم میں لے جانے والا کام ہے ہر مسلمان کو ہر قسم کی خیانتوں سے بچنا ایمان کی سلامتی اور جہنم سے نجات پانے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

۱۹ کم ناپ تول

سامان اور سودا لیتے دیتے وقت ناپ تول میں کمی کرنا ایک قسم کی چوری اور خیانت ہے جو حرام اور سخت گناہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا (بنی اسرائیل رکوع ۴)

اور ناپو، تو پورا ناپو اور برابر ترازو سے تولو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے۔

دوسری آیت میں فرمایا کہ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (المطففین)

کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ناپ کرلیں تو پورا لیں اور جب انھیں ناپ تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا ان لوگوں کو خیال نہیں کہ انھیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لئے جس دن سب لوگ رب العلمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۝ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ

اور ناپ کو پورا کرو اور گھٹانے والوں میں سے مت ہو جاؤ اور درست ترازو

الْمُسْتَقِيْمِ ۝ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ (الشعراء ع ۱۰)

سے تولو اور لوگوں کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے ہوئے نہ پھرو۔

اسی طرح حدیثوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کم ناپ تول کی ممانعت و مذمت بار بار فرمائی ہے اور ناپ تول پورا پورا دینے کی تاکید فرمائی ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپ تول کرنے والوں سے فرمایا کہ بے شک تم لوگ ایسے کام پر لگائے گئے ہو کہ اس کام میں تم سے پہلے کچھ اُمتیں ہلاک ہو گئیں

(ترمذی جلد اوّل ص ۱۴۶)

مطلب یہ کہ ناپ تول میں کمی نہ کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے کچھ امتوں نے ناپ تول میں کمی کی تھی تو ان پر خدا کا عذاب آگیا اور ان کو عذاب الٰہی نے ہلاک کر ڈالا۔ لہٰذا تم لوگ ناپ تول کرنے میں ہرگز ہرگز کبھی کمی نہ کرنا۔ ورنہ تمھارے لئے بھی عذاب الٰہی سے ہلاکت کا خطرہ ہے۔

۲۔ حدیث:۔ حضرت سُوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے جو مزدوری لے کر تولتا تھا فرمایا کہ "زِن وَارْجِحْ" یعنی وزن کرو اور کچھ بڑھا کر تولو۔ کم نہ تولو (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵۳ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

مسائل و فوائد:۔ خلاصہ یہ ہے کہ ناپ تول میں ہرگز ہرگز کمی نہیں ہونی چاہئے کہ یہ چوری اور بدترین خیانت اور دھوکا بازی ہے۔ جو حرام و گناہ ہے اور تجارت کی برکت کو برباد کرنے والا کام ہے لہٰذا ہر مسلمان کو اس سے بچنا ضروری ہے تاکہ وہ جہنم کے خطرات سے محفوظ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳۰) رشوت

رشوت لینا دینا اور دونوں کے درمیان دلالی کرنا حرام و گناہ ہے۔ قرآن میں

رشوت کو "سحت" یعنی مالِ حرام کہا گیا ہے اور حدیثوں میں اس کی شدید ممانعت آئی ہے۔

۱۔ حدیث :۔ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور ان دونوں کے درمیان دلالی کرنے والے پر لعنت فرمائی۔ (کنز العمال ج ۵ صـ ۴۹۲)

۲۔ حدیث :۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حرام کے دو دروازے ایسے ہیں کہ لوگ ان دونوں دروازوں سے کھاتے ہیں۔ ایک رشوت، دوسرے زانیہ کی کمائی (کنز العمال ج ۵ صـ ۴۹۲)

الحاصل :۔ رشوت کا مال حرام ہے اور رشوت لینا دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ہاں البتہ اگر کسی مسلمان کا کوئی حق مارا جاتا ہو اور رشوت دینے سے وہ حق مل جاتا ہو اور رشوت دینے کے بغیر وہ حق نہ مل سکتا ہو تو ایسی صورت میں رشوت دینا جائز ہے مگر رشوت لینا کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲۱) مالِ حرام

حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان کے لئے فرائض خداوندی یعنی نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ کے بعد رزقِ حلال طلب کرنا بھی فرض ہے اور مومن کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ مالِ حلال ہی استعمال کرے اور مالِ حرام سے بچتا رہے۔ چنانچہ خداوند کریم نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (البقرہ ع ۲۱)	اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی روزی میں سے حلال کو کھاؤ۔ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

اس بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے اور اس کی اہمیت کو سمجھئے!

۱۔ حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی یہ پروا نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حرام ہے یا حلال (بخاری ج ۱ ص ۲۷۶)

۲۔ حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ جو حرام مال کمائے گا اگر اس کو صدقہ کرے گا تو وہ مقبول نہیں ہوگا اور اگر خرچ کرے گا تو اس میں برکت نہ ہوگی اور اگر اس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ کر مر جائے گا تو وہ اس کے لئے جہنم کا توشہ بنے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۲ بحوالہ امام احمد)

۳۔ حدیث:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت جنت میں نہیں داخل ہوگا جو حرام غذا سے بنا ہوگا اور ہر وہ گوشت جو حرام غذا سے بنا ہو جہنم اس کا زیادہ حق دار ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۲ بحوالہ احمد وغیرہ)

۴۔ حدیث:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے باپ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کا ایک غلام تھا۔ وہ اپنی کمائی لا کر میرے باپ کو دیتا تھا اور آپ اس کی کمائی کھاتے تھے ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا اور میرے والد نے اس کو کھا لیا۔ پھر اس غلام نے خود ہی پوچھا کہ آپ جانتے ہیں یہ کیا چیز تھی؟ جو آپ نے کھالی ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غلام سے دریافت فرمایا کہ تمھیں بتاؤ وہ کیا چیز تھی؟ تو غلام نے کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں کاہن بن کر ایک شخص کو غیب کی خبر بتائی تھی حالانکہ میں کہانت کے فن کو نہیں جانتا تھا۔ میں نے اس کو دھوکا دے دیا تھا۔ اب اس نے مجھ سے ملاقات کی اور اسی کہانت کے معاوضہ میں اس نے مجھے وہ چیز دی تھی۔ جو آپ نے کھا لیا ہے یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حلق میں انگلی ڈال کر جو کچھ کھایا تھا سب قے کر دیا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ بخاری)

۵۔ حدیث:۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بدن جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کو حرام سے غذا دی گئی ہو۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ بیہقی)

۶۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ جو کسی کپڑے کو دس درہم میں خریدے اور اس میں ایک درہم بھی حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس آدمی کے بدن پر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی کسی نماز کو قبول نہیں فرمائے گا یہ کہہ کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی دونوں انگلیوں کو دونوں کانوں میں ڈال کر یہ فرمایا کہ اگر میں نے اس حدیث کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سُنا ہو تو میرے یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ احمد وغیرہ)

۷۔ حدیث:۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سودا بیچنے میں بکثرت قسم کھانے سے بچتے رہو کیونکہ قسم کھانے سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی برکت برباد ہو جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ مسلم)

۸۔ حدیث:۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (شدتِ غضب سے) اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا۔ نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا۔ اور ان کو بہت ہی سخت اور دردناک عذاب دے گا۔ (۱) ٹخنوں کے نیچے تہبند یا پاجامہ لٹکانے والا (۲) احسان جتانے والا (۳) جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ مسلم)

مسائل و فوائد

حرام ذریعوں سے کمائے ہوئے مالوں کو کھانا، پینا، پہننا یا کسی اور کام میں استعمال کرنا حرام و گناہ ہے اور اس کی سزا دنیا میں مال کی قلت و ذلت اور بے برکتی ہے اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب عظیم ہے (والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ)

(۲۲) نماز چھوڑ دینا

نمازوں کو چھوڑ دینا بہت ہی شدید گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

قرآن مجید میں ہے کہ قیامت کے دن جب جہنمیوں سے جنّتی لوگ پوچھیں گے کہ تم لوگوں کو کون سا عمل جہنم میں لے گیا؟ تو جہنمی لوگ نہایت افسوس اور حسرت کے ساتھ یہ جواب دیں گے کہ

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۙ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۙ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ؕ

(المدثر رکوع ۲)

ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بیہودہ سوچ اور بکواس کرنے والوں کے ساتھ سوچ اور بکواس کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ

ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے۔ جو اپنی نمازوں کو بھول بیٹھے ہیں۔

ان کے علاوہ قرآن مجید کی بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں آیا ہے کہ نماز چھوڑ دینا شدید معصیت اور گناہِ کبیرہ ہے چنانچہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ حدیث :۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عہد جو ہمارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان ہے وہ نماز ہے۔ تو جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس نے کافر کا کام کیا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۸ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۲۔ حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے ایک دن یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کو پابندی کے ساتھ پڑھے گا۔ یہ نماز اس کے لئے نور اور بُرہان اور نجات ہو گی۔ اور جو پابندی کے ساتھ نماز نہ پڑھے گا نہ اس کے لئے نور ہوگا نہ بُرہان ہو گی۔ نہ نجات ہوگی اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و اُبَی بن خلف (کافروں) کے

ساتھ ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۹ بحوالہ احمد و دارمی و بیہقی)

۳۔ حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ سوا نماز کے (کہ صحابہ کرام نماز چھوڑ دینے کو کفر سمجھتے تھے) (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۹ بحوالہ ترمذی)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو میرے خلیل (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ وصیت کی ہے کہ تم شرک نہ کرنا۔ اگرچہ تم ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالے جاؤ۔ اگرچہ تم جلا دیئے جاؤ، اور جان بوجھ کر فرض نماز کو نہ چھوڑنا۔ کیونکہ جو نماز کو قصداً چھوڑ دے گا اس کے لئے امان ختم ہو جائے گی۔ اور تم شراب نہ پینا اس لئے کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۹ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد

۱۔ مذکورہ بالا حدیثوں میں سے حدیث ۲ کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف وغیرہ کفار جہنم میں جائیں گے اسی طرح نماز چھوڑ دینے والا مسلمان بھی جہنم میں جائے گا۔ یہ اور بات ہے کہ کفار تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ان لوگوں کو بہت سخت عذاب دیا جائے گا اور بے نمازی مسلمان ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ اپنے گناہوں کے برابر عذاب پاکر پھر جہنم سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائے گا۔ اور بے نمازی کو بہ نسبت کفار کے کچھ ہلکا عذاب بھی دیا جائے گا۔

۲۔ بہت سی ایسی حدیثیں آئی ہیں جن کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ قصداً نماز چھوڑ دینا کفر ہے اور بعض صحابہ کرام مثلاً امیر المومنین حضرت فاروق اعظم و عبدالرحمٰن بن عوف و عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس، و جابر بن عبداللہ و معاذ بن جبل و ابوہریرہ و ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب تھا۔ اور بعض فقہ کے اماموں مثلاً امام احمد بن حنبل، و اسحاق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک و امام نخعی کا بھی یہی مذہب تھا۔ اگرچہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ اور دوسرے ائمہ نیز بہت سے صحابہ کرام نماز ترک کرنے والے کو کافر نہیں کہتے۔ پھر بھی یہ کیا تھوڑی

بلت ہے کہ اُن جلیل القدر حضرات کے نزدیک قصداً نماز چھوڑنے والا کافر ہے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۱۰)

۳۔ نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور جو قصداً نماز چھوڑ دے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے اور جو بالکل نماز نہ پڑھتا ہو قاضی اسلام اس کو قید کرے گا۔ یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ حضرت امام مالک و شافعی و احمد رضی اللہ عنہم کے نزدیک سلطانِ اسلام کو یہ حکم ہے کہ وہ بالکل نماز نہ پڑھنے والے کو قتل کرا دے

(بہار شریعت ج ۳ ص ۱ بحوالہ در مختار)

(۲۳) جمعہ چھوڑنا

یوں تو ہر فرض نماز کو چھوڑنا گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے کا سبب ہے۔ لیکن جمعہ کے چھوڑ دینے پر خصوصیت کے ساتھ چند خاص وعیدیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۔
(سورۃ الجمعہ ع ۲)

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن اذان پکار دی جائے تو تم لوگ اللہ کے ذکر (نماز جمعہ) کی طرف چل پڑو اور بیوپار کو چھوڑ دو۔

حدیثوں میں بھی اس کی بہت تاکید اور اس کے چھوڑنے پر وعید شدید آئی ہے چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں اس پر گواہ ہیں۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم دونوں نے منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز رہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر ضرور ایسی مہر لگا دے گا کہ وہ یقیناً "غافلین" میں سے ہو جائیں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۱ بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سستی سے تین جمعوں کو چھوڑ دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۱ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۳ ۔ حدیث:۔ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ جماعت کے ساتھ پڑھنا ہر مسلمان پر ضروری ہے چار شخصوں کے سوا کہ ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا ضروری نہیں (۱) غلام (۲) عورت (۳) بچہ (۴) بیمار (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۱ بحوالہ ابوداؤد)

۴ ۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بلا کسی عذر کے جمعہ چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی کتاب میں منافق لکھ دے گا جو نہ مٹائی جائے گی نہ بدلی جائے گی۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۱ بحوالہ امام شافعی)

۵ ۔ حدیث:۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ ایک آدمی کو جمعہ پڑھانے کا حکم دوں۔ پھر میں اُن لوگوں کے اوپر اُن کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ میں نہیں آتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۱ بحوالہ مسلم)

۶ ۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے چار جمعوں کو بلا کسی عذر کے چھوڑ دیا۔ تو اس نے اسلام کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ (کنز العمال ج ۷ ص ۵۱۸)

(۲۴) جماعت چھوڑنا

جماعت واجب ہے اور بلا کسی شرعی وجہ کے جماعت چھوڑنے والا گناہ گار فاسق اور مردود الشہادۃ ہے۔ جماعت چھوڑنے والوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ بے شک میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر میں نماز

قائم کرنے کا حکم دوں اور نماز کے لئے اذان کہی جائے۔ پھر میں ایک شخص کو امامت کرنے کا حکم دوں اور وہ امامت کرے پھر میں جماعت سے الگ رہنے والوں کے پاس جا کر ان کے گھروں کو ان کے اوپر جلا دوں۔ (بخاری جلد اول ص ۸۹)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی تو سلام پھیرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ کیا فلاں حاضر ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ "نہیں" پھر فرمایا کیا فلاں حاضر ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ "نہیں" تو ارشاد فرمایا کہ یہ دو نمازیں (فجر و عشاء) منافقین پر بہت بھاری ہیں اگر تم لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ ان دونوں نمازوں کا کیا اور کتنا ثواب ہے تو تم لوگ اپنے گھٹنوں پر گھسٹتے ہوئے ان دونوں نمازوں میں آتے۔ پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اگر تم لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ اس کی کیا فضیلت ہے تو تم لوگ جھپٹ کر جلدی سے اس میں آتے اور یقین رکھو کہ ایک آدمی کی نماز ایک آدمی کے ساتھ اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے بہت اچھی ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ ایک کے ساتھ پڑھنے سے بہت اچھی ہے۔ اور جماعت میں جس قدر زیادہ آدمی ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۹۶ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

۳۔ حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے اپنے کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جماعت سے پچھڑنے والا یا تو منافق ہوتا تھا یا مریض۔ اور بے شک مریض کا یہ حال ہوتا تھا کہ دو آدمیوں کے درمیان چل کر نماز میں آتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ہدایت کی سنتوں کی تعلیم دی ہے۔ اور ہدایت کی سنتوں میں سے یہ بھی ہے کہ نماز اس مسجد میں پڑھی جائے جس میں اذان دی گئی ہو اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ کل قیامت کے دن مسلمان ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اس کو لازم ہے کہ وہ نمازوں کو وہاں پڑھے جہاں اذان دی گئی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کی سنتیں شریعت میں رکھی ہیں اور نماز باجماعت ہدایت کی سنتوں میں سے ہیں۔

اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لوگے جس طرح سے جماعت سے پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو چھوڑنے والے ہو جاؤ گے اور اگر تم لوگوں نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دیا تو یقیناً تم لوگ گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔ جو آدمی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کا قصد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ہر قدم کے بدلے ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور تم لوگ یقین مانو کہ ہم نے اپنے کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جماعت سے وہی آدمی پیچھے رہتا تھا جو ایسا منافق ہوتا تھا کہ اس کا نفاق سب کو معلوم تھا اور بعض لوگ تو دو آدمیوں کے بیچ میں چلا کر لائے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ صف میں کھڑے کر دیئے جاتے تھے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۹۶ بحوالہ مسلم)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جماعت سے پیچھے رہنے والوں کے گھروں کو جلا ڈالیں۔
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۹۷)

۵۔ حدیث:۔ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کو اذان نے مسجد میں پا لیا، پھر وہ مسجد سے نکل گیا حالانکہ وہ کسی حاجت سے بھی نہیں نکلا ہے اور پھر مسجد میں لوٹ کر آنے کا ارادہ بھی نہیں رکھتا ہے تو وہ شخص منافق ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۹۷ بحوالہ ابن ماجہ)

۶۔ حدیث:۔ حضرت ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں مسجد کے اندر نہیں پایا۔ اور آپ صبح ہی کو بازار گئے اور حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کا مکان مسجد اور بازار کے درمیان میں تھا۔ تو امیر المومنین نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی ماں حضرت شفاء رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں نے صبح کی نماز میں سلیمان کو نہیں دیکھا۔ تو انھوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتا رہا ہے۔ پھر اس کی آنکھیں اس پر غالب ہو گئیں اور وہ سو گیا۔ تو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ مجھے ساری رات نماز نفل پڑھنے

سے زیادہ محبوب ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۹۷ بحوالہ مالک)

جماعت چھوڑنے کے اعذار

مندرجہ ذیل عذروں کی وجہ سے اگر کوئی جماعت چھوڑ دے تو گنہگار نہ ہوگا (۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (۲) اپاہج (۳) وہ جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔ (۴) جس پر فالج گرا ہوا ہو۔ (۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو (۶) اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو کہ جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے (۷) سخت بارش (۸) شدید کیچڑ کا حائل ہونا (۹) سخت سردی (۱۰) سخت تاریکی (۱۱) آندھی (۱۲) مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ (۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے۔ (۱۴) ظالم کا خوف (۱۵) پاخانہ (۱۶) پیشاب (۱۷) ریاح کی شدید حاجت ہے (۱۸) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہے (۱۹) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے (۲۰) مریض کی تیمارداری کہ وہ اکیلا گھبرائے گا۔ یہ سب ترکِ جماعت کے لئے عذر ہیں

(بہار شریعت ج ۳ ص ۱۳۱ بحوالہ درمختار)

(۲۵) نمازی کے آگے سے گزرنا

کسی نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا گناہ ہے۔ حدیثوں میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

۱۔ **حدیث**:۔ حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے والا جان لیتا کہ اُس پر کتنا بڑا گناہ ہے؛ تو اس کیلئے چالیس تک کھڑا رہنا اس سے بہتر ہوتا کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے۔ اس حدیث کے راوی ابوالنضر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن فرمایا۔ یا چالیس مہینہ یا چالیس برس فرمایا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۷۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث :۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھے اور کوئی اس کے آگے سے گزرنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ اس کو دفع کرے۔ پھر بھی اگر وہ نہ مانے۔ تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(مشکوٰۃ ج۱ص۷۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد

نمازی کو چاہیئے کہ اگر میدان میں نماز پڑھے تو اپنے آگے کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھے اور گزرنے والے کو چاہیئے کہ سترہ کے باہر سے گزرے اور اگر میدان یا مسجد میں بلا سترہ کے نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی آگے سے گزرنے لگے تو اشارہ سے اس کو منع کرے اور منع کرنے سے بھی وہ نہ مانے تو سختی کے ساتھ اس کو دھکا دے کر دفع کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو شیطان اس لئے فرمایا کہ وہ اگرچہ مسلمان ہے۔ مگر شیطان کا کام کر رہا ہے کہ نمازی کے آگے سے گزر کر نمازی کی توجہ میں پراگندگی اور انتشار پیدا کر رہا ہے۔
واللہ تعالیٰ اعلم

(۲۶) نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا

نماز میں آسمان کی طرف سر اُٹھا کر دیکھنا ناجائز اور گناہ ہے۔ حدیث میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

۱۔ حدیث :۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ لوگ اپنی نگاہوں کو اپنی نماز میں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں بہت ہی سخت بات فرمائی۔ یہاں تک فرمایا کہ لوگ ایسا کرنے سے باز رہیں۔ ورنہ ضرور ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی اور وہ اندھے ہو جائیں گے۔ (بخاری ج۱ص۱۰۳ باب رفع البصر الی السماء)

مسائل و فوائد

نماز میں قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ گاہ پر جمی رہنی چاہیئے۔ اور رکوع میں نظر پاؤں کے دونوں انگوٹھوں پر اور سجدہ میں نظر ناک پر، اور بیٹھنے میں نظر سینے پر اور سلام پھیرنے میں دونوں کندھوں پر رہنی چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲۷) امام سے پہلے سر اُٹھانا

نماز میں امام سے پہلے سر اٹھانا منع اور گناہ ہے۔ حدیث میں اس پر سخت ممانعت اور وعید شدید آئی ہے۔

۱۔ حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھالیتا ہے کیا اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے یا اس کی صورت گو گدھے کی صورت بنا دے۔

(بخاری ج ۱ ص ۹۶ باب اثم من رفع راسہ)

(۲۸) زکوٰۃ نہ ادا کرنا

نماز کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے اور جس طرح نماز چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے اسی طرح زکوٰۃ نہ دینا بھی گناہِ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے۔ قرآن مجید اور حدیثوں میں زکوٰۃ چھوڑنے والے کے لئے بکثرت جہنم کی وعیدیں آئی ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا

(ترجمہ) اور وہ لوگ جو سونا، چاندی کو خزانہ بنا کر رکھتے ہیں اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔ جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم

جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۔ (التوبہ ع ۵)

کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے۔ ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں۔ یہ وہ ہے جو تم نے اپنے لئے خزانہ جمع کیا تھا تو اب مزہ چکھو اس خزانے کا۔

حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو خدا نے مال عطا فرمایا اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی قیامت کے دن اس کے مال کو ایک گنجے اژدہے کی صورت میں بنا دیا جائے گا کہ اس اژدہے کی دو چتیاں ہوں گی (جو اس کے بہت ہی زہریلے ہونے کی نشانی ہیں) اور وہ اژدہا اس اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا جو اپنے جبڑوں سے اس کو پکڑے گا اور کہے گا "میں ہوں تیرا مال، میں ہوں تیرا خزانہ (بخاری ج ۱ صہ ۱۸۸)

۲۔ حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جن اونٹوں کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے وہ دنیا میں جتنے بڑے اور فربہ تھے اس سے بڑھ کر بڑے اور فربہ ہو کر قیامت کے دن آئیں گے اور اپنے مالکوں کو اپنے پاؤں سے کچلیں گے اور جن بکریوں کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے وہ بکریاں دنیا میں جتنی بڑی اور فربہ تھیں ان سے زیادہ بڑی اور فربہ ہو کر آئیں گی اور اپنے مالکوں کو پیروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔

(بخاری ج ۱ صہ ۱۸۸)

۳۔ حدیث :۔ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو (جو زکوٰۃ نہیں دیتے) خوشخبری سنا دو کہ ان کے خزانہ کو قیامت کے دن پتھر بنا کر جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر ان کو ان کے مالکوں کی چھاتیوں کی گھنڈی پر رکھا جائے گا تو وہ ان کے شانوں کی کری سے باہر نکل جائے گا اور پھر ان کے شانو کی کری پر رکھا جائے گا تو وہ ان کی چھاتی کی گھنڈی سے باہر نکل جائے گا۔ (بخاری ج ۱ صہ ۱۸۹)

مسائل وفوائد

الحاصل ہر وہ مال جس میں زکوٰۃ فرض ہے اگر ان کی زکوٰۃ نہ دی گئی تو قیامت کے دن وہی مال ان کے مالکوں کے لئے عذاب کا ذریعہ بنے گا اور وہ جہنم میں طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار ہوں گے۔

(۲۹) روزہ چھوڑ دینا

روزہ فرض اور اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے بلا عذر شرعی اس کا چھوڑ دینا گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور روزہ رکھ کر اگر بلا عذر شرعی قصداً توڑ دے تو کفارہ لازم ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ دن لگاتار روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔ (البقرہ ع ۲۳)

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا ہے۔ جیسا کہ تم لوگوں سے پہلے والے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرہ ع ۲۳)

(ترجمہ) اور تم میں جو کوئی یہ مہینہ (رمضان) پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے۔

مسائل وفوائد

روزہ شریعت کی اصطلاح میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو قصداً کھانے پینے، جماع سے باز رکھنے کا نام ہے عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔ بلا عذر روزہ چھوڑ دینا گناہ عظیم اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حاکم نے حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگ منبر کے پاس حاضر ہوں۔ ہم سب حاضر ہوئے۔ جب حضور پہلے درجہ پر چڑھے کہا "آمین" دوسرے درجہ پر چڑھے کہا "آمین" تیسرے درجہ پر چڑھے کہا "آمین" جب منبر سے تشریف لائے ہم نے عرض کی آج ہم نے حضور سے ایسی بات سُنی کہ کبھی نہ سنتے تھے تو حضور نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے آکر عرض کی وہ شخص دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی۔ میں نے کہا "آمین" جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو کہا وہ شخص دور ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا "آمین" جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا کہا وہ شخص دور ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے میں نے کہا "آمین"

(بہار شریعت ج ۵ ص ۹۶)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ میں سو رہا تھا تو خواب میں دو آدمی میرے پاس آئے اور میرے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر مجھے ایک دشوار گزار پہاڑ پر چڑھایا تو جب میں بیچ پہاڑ پہ پہنچا تو وہاں بڑی سخت آوازیں آرہی تھیں۔ تو میں نے کہا کہ یہ کیسی آوازیں ہیں۔ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا۔ تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ اُن کو اُن کے ٹخنوں کی رگوں میں باندھ کر لٹکایا گیا تھا۔ اور ان لوگوں کے گلپھڑے پھاڑ دیئے گئے تھے اور ان کے گلپھڑوں سے خون بہہ رہا تھا۔ تو میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو کسی کہنے والے نے یہ کہا کہ یہ لوگ روزہ افطار کرتے تھے قبل اس کے کہ روزہ افطار کرنا حلال ہو۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۰۸ بحوالہ ابن خزیمہ و ابن حبان)

(۳۰) حج چھوڑ دینا

جس شخص پر حج فرض ہے اس کو لازم ہے کہ فوراً ہی حج کو جائے۔ حج پر قادر ہوتے

ہوئے حج کو چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ۔ (آل عمران ع ۱۰)

(ترجمہ) اور اللہ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو شخص باعتبار راستہ کے اس کی طاقت رکھے اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے۔

دوسری آیت میں ارشاد ہوا۔

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۔ (البقرہ ع ۲۴)

(ترجمہ) حج و عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو۔

۱۔ حدیث:۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص سواری اور اتنے توشہ کا مالک ہو گیا کہ وہ اسے بیت اللہ تک پہنچا دے پھر اس نے حج نہیں کیا تو کچھ فرق نہیں ہے کہ وہ یہودی ہوتے ہوئے مرے یا نصرانی ہوتے ہوئے اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اللہ ہی کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو بیت اللہ تک راستہ کی طاقت رکھے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲۳ بحوالہ ترمذی و کنز العمال ج ۵ ص ۱)

مسائل و فوائد

حج اسلام کا پانچواں رکن اور بہت اہم فریضہ ہے اور جب حج فرض ہو جائے تو فوراً حج کر لینا لازم ہے۔ جس قدر دیر کرے گا ہر لمحہ گنہگار رہتا رہے گا۔

(۳۱) حقوق العباد نہ ادا کرنا

بندوں کے حقوق کا ادا کرنا بھی ہر مسلمان پر فرض ہے اور بندوں کے حقوق واجبہ نہ ادا کرنا گناہ کبیرہ ہے جو صرف توبہ کرنے سے معاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضروری ہے کہ توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ یا تو حقوق ادا کرے یا صاحبان حقوق سے حقوق معاف

کرائے۔ کیونکہ جب تک بندے نہ معاف کردیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں فرمائے گا۔
حدیث شریف میں ہے "فاتوا کل ذی حق حقہ" (بخاری ج۱ ص۲۶۴) یعنی ہر حق والے کا حق ادا کرو! آج کل بہت سے مسلمان دوسروں کے مال و سامان اور زمین پر قبضہ کر لیتے ہیں اور دوسروں کا حق غصب کر لیتے ہیں۔ بہت سے لوگ قرض لے کر اس کو ادا نہیں کرتے۔ بعض لوگ مزدوروں کی مزدوری ملازموں کی تنخواہ دبا کر بیٹھ رہتے ہیں یہ سب حقوق العباد ہیں۔ جو ان حقوق کو نہ ادا کرے گا یا نہ معاف کرائے گا۔ آخرت میں اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا۔

اس طرح مسلمان پر اس کے ماں باپ۔ بھائیوں بہنوں، بیوی بچوں، رشتہ داروں پڑوسیوں وغیرہ کے حقوق ہیں کہ سب کے ساتھ نیک سلوک کرے اگر ان لوگوں کے حقوق کو نہ ادا کرے گا تو قیامت کے دن حقوق العباد میں ماخوذ اور عذاب جہنم میں گرفتار ہوگا۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

نوٹ:۔ حقوق کا مفصل بیان ہماری کتاب "جنتی زیور" میں پڑھیے جو بہت ہی جامع اور ایمان افروز کتاب ہے اور اس میں مسلم معاشرہ کی اصلاح کے لئے کچھ لکھا گیا ہے۔

(۳۲) رشتہ داریوں کو کاٹ دینا

اللہ تعالیٰ نے خاندانی اور سسرالی رشتہ داریوں کو اپنی نعمت بتایا ہے جس سے انسانوں کو نوازا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ تم رشتہ داریوں کو جانو پہچانو اور ان رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک اور نیک برتاؤ کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ نے ان رشتہ داروں سے بگاڑ اور قطع تعلق کو حرام فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ ان رشتہ داریوں کو نہ کاٹو یعنی ایسا مت کرو کہ بھائیوں، بہنوں، چچاؤں، پھوپھیوں، بھتیجوں، بھانجوں، نواسوں وغیرہ سے اس طرح کا بگاڑ کر لو کہ یہ کہدو کہ تم میری بہن نہیں۔ اور میں تمہارا بھائی نہیں اور کہہ کر بالکل رشتہ داری کا تعلق ختم کر لو۔ ایسا کرنے کو "قطع رحم" اور "رشتہ کاٹنا" کہتے ہیں۔ یہ شریعت میں حرام ہے اور بڑے سخت گناہ کا کام ہے اور اس کی سزا جہنم کا دردناک

عذاب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ

(سورہ محمد رکوع ۳)

تو کیا تمھارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمھیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتوں کو کاٹ دو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی۔ اور انھیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ا۔ **حدیث**:۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس قوم پر رحمت نہیں نازل ہوتی جس قوم میں کوئی رشتہ داریوں کو کاٹنے والا موجود ہے۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۲۰ بحوالہ بیہقی)

۲۔ **حدیث**:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص جنت میں نہیں داخل ہوں گے۔ (۱) احسان کر کے احسان جتانے والا (۲) اپنی ماں کی نافرمانی اور ایذا رسانی کرنے والا (۳) ہمیشہ شراب پینے والا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۲۰ بحوالہ نسائی وغیرہ)

۳۔ **حدیث**:۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں میں نے رشتوں کو پیدا کیا ہے اور اپنے نام سے اس کے نام کو مشتق کیا ہے تو جو شخص رشتہ کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو کاٹ دے گا۔ میں اس کو کاٹ دوں گا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۲۰ بحوالہ ابوداؤد)

۴۔ **حدیث**:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنے نسب ناموں کو جان لو۔ تاکہ اس کی وجہ سے تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ یقین جانو کہ رشتہ داروں کے ساتھ

نیک سلوک کرنا یہ گھر والوں میں محبت اور مال میں زیادتی اور عمر میں درازی کا سبب ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۰ بحوالہ ترمذی)

(۳۳) پڑوسیوں کے ساتھ بد سلوکی

اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کے علاوہ پڑوسیوں، ساتھیوں اور دوستوں کے ساتھ بھی نیک اور اچھے برتاؤ کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا یہ جنت میں لے جانے والا عمل ہے اور ان لوگوں کے ساتھ بد سلوکی و ایذا رسانی کرنا حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں خداوندِ قدوس نے ارشاد فرمایا کہ

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا۔ (النساء رکوع ۶)

اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔ اور رشتہ داروں، یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور کروٹ کے ساتھی اور راہگیر، اور اپنے باندی غلام کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو۔ بے شک اللہ کو اِترانے والا۔ اور بڑائی مارنے والا پسند نہیں آتا۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حدیث ۱:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم! وہ مومن نہیں ہوگا۔ خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہوگا۔ خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہوگا۔ تو کسی نے کہا کہ کون؟ یا رسول اللہ! تو فرمایا کہ وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ کامل درجے کا مسلمان اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک

کہ اس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو جائیں۔

۲ رحدیث :۔ حضرت عائشہ و حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل (علیہ السلام) ہمیشہ پڑوسی کے متعلق مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ عنقریب یہ پڑوسی کو وارث ٹھہرا دیں گے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۲۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳ رحدیث :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام ساتھیوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ساتھی ہے جو اپنے ساتھیوں کے لئے بہترین ہو اور تمام پڑوسیوں میں اللہ کے نزدیک وہ پڑوسی بہتر ہے جو اپنے پڑوسیوں کے لئے بہترین ہو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۲۴ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۴ رحدیث :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مومن (کامل) نہیں جو خود بھر پیٹ کھالے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہ جائے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۴۲۴ بحوالہ بیہقی)

۵ رحدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! فلانی عورت کی نماز و روزہ اور صدقہ کا بڑا چرچا ہوتا رہتا ہے مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتی رہتی ہے تو ارشاد فرمایا کہ یہ عورت جہنمی ہے تو اس آدمی نے کہا کہ فلانی عورت کے روزہ و نماز اور صدقہ میں کمی کا چرچہ ہے وہ صرف پنیر کی ٹکیوں کو صدقہ میں دیا کرتی ہے۔ مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو نہیں ستاتی ہے تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ وہ عورت جنتی ہے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۴۲۴)

(۳۴) جانوروں کو ستانا

جانوروں کو بلا وجہ مارنا اور ان کی طاقت سے زیادہ اُن سے محنت لینا بلا ضرورت

ان کو قتل کرنا یا آگ میں جلانا۔ یا بھوکا پیاسا رکھنا حرام و گناہ ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثوں میں خاص طرح اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱ر حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ ایک چیونٹی نے ایک نبی کو کاٹ لیا تو انھوں نے چیونٹیوں کے پورے مسکن کو جلا دینے کا حکم دے دیا اور وہ پورا مسکن جلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس نبی پر یہ وحی اتاری کہ تم کو تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا مگر تم نے ایک ایسی اُمت کو جلا دیا جو خدا کی تسبیح پڑھتی تھی (ایسا نہ ہونا چاہیئے تھا)

(مشکوٰۃ جلد ۲ صہ۳۶۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲ر حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت ایک بلی کے معاملہ میں جہنم کے اندر داخل کی گئی۔ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اس کو کچھ کھلایا پلایا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ کیڑوں مکوڑوں کو کھاتی۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی۔

(بخاری جلد ا صہ ۴۶۷ باب خمس من الدواب)

۳ر حدیث :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سُنا ہے کہ جو کسی جاندار کو لٹکا کر اس پر نشانہ لگائے وہ ملعون ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۳۵۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴ر حدیث :۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں بھلائی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا تم جب کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ چھری تیز کرو اور ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔

(مشکوٰۃ ج۲ صہ ۳۵۷ بحوالہ مسلم)

۵ر حدیث :۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو ان کے چہروں پر مارنے اور داغ لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۳۵۷ بحوالہ مسلم)

۶۔ حدیث :۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک گدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اس کے چہرے پر داغ لگایا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۵۸ بحوالہ مسلم)

۷۔ حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک گوریا کو یا اس سے بڑے پرند کو ناحق قتل کر دے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کے قتل کے بارے میں پوچھ گچھ فرمائے گا۔ تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ تو فرمایا کہ یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے اور کھائے نہ یہ کہ اس کا سر کاٹ کر پھینک دے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۳۵۹ بحوالہ نسائی وغیرہ)

۸۔ حدیث :۔ حضرت سہل بن الحنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پیٹھ اس کے پیٹ سے (بھوک کی وجہ سے) مل گئی تھی تو حضور نے فرمایا کہ تم لوگ ان بے زبان جانوروں کے بارے میں خدا سے ڈرو ان پر اس وقت سوار ہوا کرو جب کہ وہ اچھی حالت میں ہوں اور جب انھیں چھوڑو تو اس وقت بھی انھیں اچھی حالت میں چھوڑو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۹۲ بحوالہ ابو داؤد)

مسائل و فوائد

کسی جاندار کو پرند ہو یا چرند بلا وجہ ستانا اور ایذا دینا شرعاً حرام ہے صرف اُن جانوروں کو مار ڈالنا جائز ہے جو مہلک یا موذی ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳۵) ظُلم

ہر قسم کا ظلم حرام و گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید اور

حدیثوں میں ظلم کرنے کی ممانعت اور اس کی مذمت بکثرت آئی ہے بلکہ بہت سی ظالموں کی بستیاں ان کے ظلم کی نحوست کی وجہ سے ہلاک و برباد کر دی گئیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے کہ

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ۔ (الانبیاء رکوع ۲)

اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے تباہ کر دیا کہ وہ ظلم والی تھیں اور اُن کے بعد دوسری قوم کو ہم نے پیدا کیا۔

دوسری آیت میں ارشاد ہوا کہ

وَكَاَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ (الحج رکوع ۶)

اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہم نے اُن کو ڈھیل دی اس حال میں کہ وہ ظالم تھیں پھر میں نے ان کو اپنی پکڑ میں لے لیا۔ اور بے شک میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے۔

اس مضمون کی بہت سی آیتیں قرآن مجید میں ہیں جو اعلان کر رہی ہیں کہ ظلم کرنے والوں کے لئے دنیا میں بھی ہلاکت و بربادی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لئے درد ناک عذاب ہے چنانچہ بہت سی آیتوں میں بار بار ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اور ایک آیت میں یوں فرمایا۔

اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ۔ (الشوریٰ رکوع ۴)

خبردار۔ بے شک ظالم لوگ ہمیشہ کے عذاب میں ہیں۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی ظلم کی مذمت و ممانعت بکثرت بیان کی گئی ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لے لیتا ہے تو پھر اس کو چھٹکارا نہیں دیتا ہے۔

پھر حضور نے یہ آیت پڑھی کہ "وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ"
یعنی اللہ تعالیٰ کی پکڑ ایسی ہی ہے جب وہ ظالموں کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجر یعنی قوم عاد و ثمود کی بستیوں میں سے گزرے تو فرمایا کہ اے لوگو! ان ظالموں کے گھروں میں روتے ہوئے داخل ہونا۔ کیونکہ یہ خوف ہے کہ کہیں تم کو بھی وہی عذاب نہ پہنچ جائے جو ان ظالموں کو پہنچا تھا۔ یہ فرمایا پھر اپنے سر پر کپڑا ڈال کر بڑی تیزی کے ساتھ چلے اور اس وادی سے گزر گئے۔
(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۳۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳۔ حدیث :۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ظلم کرنے سے بچتے رہو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے میں رہنے کا سبب ہے اور بخیلی سے بھی بچتے رہو۔ اس لئے کہ بخیلی نے تم سے پہلوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ان کی بخیلی ہی نے اُن کو اس بات پر اُبھارا تھا کہ انھوں نے اپنے خونوں کو بہایا اور حرام چیزوں کو حلال ٹھہرایا۔
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۴ بحوالہ مسلم)

۴۔ حدیث :۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے کو مظلوم کی بد دُعا سے بچاؤ۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا سوال کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کسی حق والے کے حق کو روکتا نہیں ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۶)

۵۔ حدیث :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص کسی مقدمہ میں کسی ظالم کی مدد کرے تو وہ ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے الگ ہو جائے۔ (کنز العمال ج ۲ ص ۲۸۴)

۶۔ حدیث :۔ حضرت اوس بن شرجبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو

شخص ظالم کے ساتھ اس کے ظالم جانتے ہوئے اس کی مدد کے لئے نکلا تو وہ اسلام (کامل) سے نکل گیا۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۴)

مسائل و فوائد

کسی شخص کے ساتھ ظلم کرنا اور کسی قسم کا ظلم کرنا بہت شدید گناہ کبیرہ اور عذاب جہنم میں مبتلا کرنے والا کام ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جہنم کے اس خطرہ کو اپنے قریب نہ آنے دے ورنہ دنیا و آخرت میں ہلاکت و بربادی اتنی ہی یقینی ہے جتنا کہ آگ کا انگارہ ہاتھ میں لینے کے بعد جلنا یقینی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۳۶) دشمنان اسلام سے دوستی

دشمنانِ اسلام یعنی کافروں، مشرکوں، مرتدوں اور بد مذہبوں سے دوستی کرنا اور ان سے میل جول اور محبت رکھنا حرام و گناہ اور جہنم میں جانے کا کام ہے اس بارے میں قرآن مجید کی بہت سی آیتیں نازل ہوئیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقدس حدیثوں میں بڑی سختی کے ساتھ اس کی ممانعت فرمائی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل چند آیتوں کو بغور پڑھیے اور ان سے ہدایت کا نور حاصل کیجیے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ (اٰل عمران ۔ ۳۲ ع ۳)

مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں۔ اور جو ایسا کرے اس کو اللہ تعالیٰ سے کچھ تعلق نہیں رہا۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَ مَا

اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے ان کی یہی آرزو ہے کہ تمھیں ایذا پہنچے۔ دشمنی ان کی باتوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور

تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَکْبَرُ ؕ (آل عمران رکوع ۱۲)

جو یہ لوگ سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اور بھی بڑھ کر دشمنی ہے۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۚ (مائدہ ع ۹)

اے ایمان والو! جنھوں نے تمھارے دین کو ہنسی کھیل بنا لیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کفار ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ۔

ایک دوسری آیت میں یہ فرمایا

وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَ یُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖۤ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ (النساء رکوع ۲۰)

اور بے شک اللہ تم پر کتاب میں اُتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں۔ ورنہ تم بھی انھیں جیسے ہو۔

ان آیتوں کے بعد اس مضمون کی چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

۱۔ **حدیث**:۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ تم مسلمان کے سوا کسی اور کو ساتھی نہ بناؤ اور پرہیزگار کے سوا کوئی تمھارا کھانا نہ کھائے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۶ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۲۔ **حدیث**:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں کچھ ایسے جھوٹے مکار لوگ ہوں گے جو تمھارے پاس ایسی باتیں لائیں گے کہ ان باتوں کو نہ تم نے سُنا ہوگا نہ تمھارے باپ دادوں نے تو ایسے لوگوں سے تم اپنے کو اُن سے اور ان کو اپنے سے بچاؤ تاکہ وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۸ بحوالہ مسلم)

۳۔ **حدیث**:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "فرقہ، قدریہ" اس اُمت کے مجوسی ہیں۔ اگر وہ لوگ بیمار ہو جائیں تو تم لوگ ان کی بیمار پرسی نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو تم لوگ ان کے جنازہ پر مت حاضر ہوا کرو (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

۴۔ **حدیث**:۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ "فرقہ قدریہ" کی صحبت میں نہ بیٹھو اور ان سے سلام وکلام کی ابتدار نہ کرو (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲ بحوالہ ابو داؤد)

۵ **حدیث**:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ آدمیوں پر میں نے لعنت کی ہے اور اللہ نے لعنت کی ہے۔ اور ہر نبی نے لعنت کی ہے۔

وہ چھ آدمی یہ ہیں:۔ ۱۔ اللہ کی کتاب میں کچھ بڑھا دینے والا ۲۔ اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا۔ ۳۔ زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا تاکہ وہ اُن لوگوں کو عزت دے جنھیں خدا نے ذلیل کر دیا ہے اور ان لوگوں کو ذلیل کرے جنھیں خدا نے عزت دی ہے۔ ۴۔ خدا کے حرام کو حلال ٹھہرانے والا۔ ۵۔ میری اولاد سے وہ سلوک حلال سمجھنے والا جو اللہ نے حرام کیا ہے۔ ۶۔ میری سنت کو چھوڑنے والا۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۲ بحوالہ بیہقی فی المدخل)

(۶) **حدیث**:۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں آدمی نے آپ کو سلام کہا ہے تو آپ نے فرمایا کہ بے شک مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ بدعتی (یعنی قدریہ) ہو گیا ہے تو اگر یہ خبر درست ہو کہ وہ بدعتی ہو گیا ہے تو تم اس سے میرا سلام نہ کہنا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میری امت میں زمین میں دھنس جانا اور صورتوں کا مسخ ہو جانا، پتھراؤ ہونا "فرقہ قدریہ" والوں میں ہو گا۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۳ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مسائل و فوائد:۔ مذکورہ بالا آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کفارو

مشرکین اور بددینوں، بدمذہبوں سے میل ملاپ و محبت و دوستی کرنا اور ان لوگوں کو اپنا راز دار بنانا ناجائز و حرام، سخت گناہ اور جہنم کا کام ہے واضح رہے کہ دنیاوی معاملات مثلاً سودا بیچنا، خریدنا، مال کا لین دین اور معاملات کی بات چیت کفار و مشرکین اور بددینوں، بدمذہبوں سے شریعت میں منع نہیں۔ مگر موالات اور ایسی محبت و دوستی کہ ان کے کفر اور بدمذہبیت سے نفرت ختم ہو جائے۔ یہ یقیناً حرام و گناہ اور جہنم کا کام ہے۔ اس زمانے میں بہت سے مسلمان اس بلا میں گرفتار ہیں انھیں اس گناہ کے کام سے توبہ کرکے اپنی اصلاح کر لینی چاہئیے خداوند کریم سب کو خیر کی توفیق عطا فرمائے۔

(۳۷) بہتان

کسی بے قصور شخص پر اپنی طرف سے گڑھ کر کسی عیب کا الزام لگانا یہ بہتان ہے جو سخت حرام اور گناہِ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے خداوند قدوس نے قرآن مجید میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ مسلمان عورتوں سے چند باتوں کی بیعت لیں۔ انھی باتوں میں یہ بھی ہے کہ وہ بہتان نہ لگائیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ ۔
(ممتحنہ رکوع ۲)

اور نہ وہ بہتان لائیں جسے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان گڑھ کر اٹھائیں۔

حدیث شریف میں اس کو گناہ کبیرہ فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کبیرہ کی فہرست بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ" یعنی پاک دامن مومن انجان عورتوں کو تہمت لگانا۔ (مشکوٰۃ جلد ا ص ۱۷)

ا۔ حدیث:۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ کسی بے قصور پر بہتان لگانا یہ آسمانوں سے بھی زیادہ بھاری گناہ ہے۔

(کنز العمال جلد ۳ ص ۵۹ ۴)

۲۔ حدیث:۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی پاک دامن عورت پر زنا

کا بہتان لگانا ایک سو برس کے اعمال صالحہ کو غارت و برباد کر دیتا ہے۔

(کنز العمال جلد ۳ ص ۱۴۳)

مسائل و فوائد

زنا کے علاوہ کسی دوسرے عیب کا مثلاً کسی پر چوری یا ڈاکہ یا قتل وغیرہ کا اپنی طرف سے گڑھ کر الزام لگا دینا یہ بھی بہتان ہے جو گناہ کبیرہ ہے لہٰذا ہر طرح کے بہتانوں سے بچنا ضروری ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳۸) وعدہ خلافی

وعدہ خلافی اور عہد شکنی بھی حرام اور گناہ کبیرہ ہے کیونکہ اپنے عہد اور وعدہ کو پورا کرنا مسلمان پر شرعاً واجب ولازم ہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں فرمایا۔ (سورہ مائدہ)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ۔ اے ایمان والو! اپنے عہدوں کو پورا کرو۔

دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا۔

إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا۔ بے شک عہد اور وعدہ کے بارے میں قیامت کے دن پرسش ہوگی۔

۱۔ حدیث:۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان عہد شکنی اور وعدہ خلافی کرے۔ اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

(بخاری جلد ۱ ص ۴۵۱)

۲۔ حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چار باتیں جس شخص میں ہوں وہ خالص منافق ہوگا۔ (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۲) اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ (۳) اور جب کوئی معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے (۴) اور جب جھگڑا کرے تو گالی بکے۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۵۱)

۳ رحدیث :۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر عہد شکنی کرنے والے کی سُرین کے پاس قیامت میں اس کی عہد شکنی کا ایک جھنڈا ہوگا۔

(کنز العمال جلد ۳ صہ ۲۹۳)

۴ رحدیث :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اوّلین و آخرین کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) جمع فرمائے گا تو ہر عہد توڑنے والے کے لئے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔ (کنز العمال جلد ۳ صہ ۲۹۳)

۵ رحدیث :۔ ایک صحابی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں گے۔ (کنز العمال جلد ۳ صہ ۲۹۳)

مسائل و فوائد

ہر عہد اور وعدے کو پورا کرنا مسلمان کے لئے لازم و ضروری ہے اور عہد کو توڑ دینا اور وعدہ خلافی کرنا اگر بغیر کسی عذر شرعی کے ہو تو حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳۹) اجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی

اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت اور ان کے ساتھ تنہائی میں ملنا جلنا حرام و گناہ ہے۔ اس مسئلہ میں چند حدیثیں تحریر کی جاتی ہیں تاکہ لوگوں کو ان سے ہدایت نصیب ہو۔

۱ رحدیث :۔ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اُن عورتوں کے گھر جن کے شوہر غائب ہوں سوا اُن کے محرموں کے کوئی دوسرا داخل نہ ہو اور اگر کوئی کہے کہ عورت کا دیور۔ تو سُن لو کہ دیور تو موت ہے (یعنی اس سے تو بہت زیادہ خطرہ ہے۔ لہٰذا عورت کو دیور سے اس طرح بھاگنا چاہیئے جیسے موت سے۔

(کنز العمال جلد ۵ صہ ۲۵۹)

۲۔ حدیث :۔ حضرت ابو عبد الرحمٰن سُلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جن عورتوں کے شوہر غائب ہوں کوئی شخص ان کے گھروں میں داخل نہ ہو۔ تو عبد الرحمٰن سلمی نے کہا کہ میرا ایک بھائی یا ایک بھتیجہ جہاد میں چلا گیا ہے اور اس نے مجھے یہ وصیت کر دی ہے کہ میں اس کے گھر میں آیا جایا کروں تو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دُرّہ مارا اور فرمایا کہ گھر میں داخل مت ہوا کرو بلکہ دروازے پر کھڑے ہو کر پوچھ لیا کرو کہ کیا تم لوگوں کو کوئی ضرورت ہے؟ کیا تم لوگوں کو کچھ چاہیئے۔

(کنز العمال ج ۵ ص ۲۵۹)

۳۔ حدیث : حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا کہ وہ اپنی عورت سے بات چیت کر رہا تھا تو حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ اس کو دُرّہ مارتے ہوئے اس کے اوپر چڑھ بیٹھے۔ تو اس نے گڑگڑاتے ہوئے کہا کہ اے امیر المومنین! یہ عورت تو میری بیوی ہے تو امیر المومنین شرمندہ ہو گئے (اور فرمایا کہ مجھ کو غلط فہمی ہو گئی اور تم کو میں نے غلط سزا دی) لو تم یہ دُرّہ مجھ کو مار کر اپنا قصاص مجھ سے لے لو۔ تو اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے آپ کو بخش دیا۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ اس کی مغفرت تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ لیکن اگر تم چاہو تو معاف کر دو تو اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے آپ کو معاف کر دیا۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۰)

مسائل و فوائد

تنہائی میں کسی اجنبی عورت سے بات چیت کرنا شرعاً جائز نہیں ہے امیر المومنین کو یہی خیال ہوا۔ اس لئے آپ نے اس کو دُرّہ مار کر سزا دی۔ لیکن امیر المومنین کے سامنے جب اس نے اپنی صفائی پیش کر دی۔ تو امیر المومنین کا اخلاص دیکھو کہ آپ نے ایک معمولی انسان کے سامنے اپنے کو قصاص لینے کے لئے پیش کر دیا۔ وہ تو خیریت ہو گئی کہ اس نے آپ کو معاف کر دیا۔ ورنہ امیر المومنین تو اس کے ہاتھ سے دُرّہ کی مار کھانے کے لئے

تیار ہو گئے۔ اللہ اکبر! یہ ہے جانشینِ پیغمبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عدل و انصاف کا وہ اعلیٰ شاہکار۔ کہ آج اس جمہوریت کے دور میں بھی کوئی اس کو سوچ بھی نہیں سکتا۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ! صحابہ کرام کے اخلاص و للہیت کی مثال نہیں مل سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴۰) بے پردگی

عورتوں کا بے پردہ باہر آنا جانا اور غیر محرم مردوں سے ملنا جلنا حرام و گناہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو مخاطب بنا کر ارشاد فرمایا۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ، (الاحزاب ع ۴)	اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو۔ جیسی اگلی جاہلیت کی بے پردگی تھی۔

اس بارے میں حدیثوں کے اندر بھی بڑی سخت ممانعت آئی ہے اور وعیدیں بھی دی گئی ہیں!۔

۱ر حدیث:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں کے پاس جانے سے اپنے کو بچاؤ تو ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا کہ دیور تو موت ہے (یعنی دیور بھاوج کے حق میں موت کی طرح خطرناک ہے)۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صـ ۲۶۸ بخاری و مسلم)

۲ر حدیث:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت اچھی لگ جائے اور دل میں گڑ جائے تو اس کو چاہیئے کہ اپنی بیوی کے پاس جائے۔ تو ایسا کرنے سے اس کے دل کا خیال دفع ہو جائے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صـ ۲۶۸ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث :۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت مکمل شرمگاہ ہے۔ (لہٰذا اس کو پردہ میں رہنا چاہیئے) جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۹ بحوالہ ترمذی)

۴۔ حدیث :۔ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۹ بحوالہ ترمذی)

۵۔ حدیث :۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں اور حضرت میمونہ (رضی اللہ عنہا) دونوں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ ناگہاں ابن اُم مکتوم آگئے، اور حضور کی خدمت میں داخل ہوئے اور یہ اُس وقت کی بات ہے جب کہ پردہ کی آیت نازل ہو چکی تھی تو حضور نے ہم دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا وہ اندھے نہیں ہیں؟ وہ تو ہم کو دیکھتے ہی نہیں۔ پھر ان سے پردہ کیوں کریں؟ تو حضور نے فرمایا کیا تم دونوں اندھی ہو؟ کیا تم دونوں انھیں دیکھ رہی ہو۔

(ترمذی ج ۲ ص ۱۰۱)

مطلب یہ ہے کہ مرد اجنبیہ عورت کو دیکھے یہ بھی حرام ہے اور عورتیں مردوں کو دیکھیں یہ بھی حرام ہے اور ہر حرام کام سے بچنا فرض ہے اور حرام کام کو کرنا جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

(۴۱) پیشاب سے نہ بچنا

ہر مسلمان مرد و عورت پر شرعاً لازم ہے کہ وہ اپنے بدن اور کپڑوں کو پیشاب سے بچائے اور جو اپنے بدن اور کپڑوں کو پیشاب سے نہ بچائے وہ گنہگار اور عذاب کے لائق ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ

۱۔ حدیث :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ

علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں مُردوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور کسی ایسے گناہ میں ان دونوں کو عذاب نہیں دیا جارہا ہے جس سے بچنا بہت دشوار رہا ہو۔ ایک تو چھپ کر پیشاب نہیں کرتا تھا اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ہری شاخ لی اور اس کو چیر کر دو ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا دونوں قبروں میں گاڑ دیا۔ تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس لئے کہ جب تک یہ دونوں ٹہنیاں ہری رہیں گی اُمید کہ ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۴۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد

۱۔ اس حدیث سے اُن مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنا چاہیئے جو عموماً کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہیں اور بوٹ، سوٹ اور خود اپنے آپ پیشاب سے لت پت ہو جاتے ہیں اور پیشاب کے بعد نہ ڈھیلا لیتے ہیں نہ پانی سے دھوتے ہیں اور پیشاب کو اپنے بدن اور کپڑوں میں خشک کر لیتے ہیں۔ انھیں سمجھ لینا چاہیئے کہ قیامت سے پہلے ہی ان کو قبروں میں ضرور عذاب سے پالا پڑے گا!

۲۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول پتی یا ہری گھاس ڈالنے سے مُردوں کو نفع پہنچتا ہے کہ اگر وہ عذاب کے قابل ہوں گے تو ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔ اور اگر وہ عذاب کے لائق نہ ہوں گے تو انھیں ہری شاخوں کی تسبیح سے اُنس اور فرحت حاصل ہو گی! واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴۲) حیض میں ہمبستری

حیض و نفاس کی حالت میں اپنی بیوی سے ہمبستری حرام ہے اور عورت کی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک بدن کے کسی حصہ پر بھی ہاتھ لگانا یا اپنے بدن کے کسی حصہ سے

اس کو چھونا حرام ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ (البقرہ رکوع ۲۸)

اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم آپ فرما دیجئے کہ وہ ناپاکی ہے۔ تو عورتوں سے الگ رہو اور اُن سے نزدیکی نہ کرو۔ یہاں تک کہ وہ پاک ہو لیں۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی بکثرت اس کی حرمت و ممانعت آئی ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حیض والی عورت سے جماع کرے یا عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے یا کاہن (نجومی وغیرہ) کے پاس جائے تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہوئی شریعت کے ساتھ کفر کیا۔ (ترمذی ج ۱ ص ۱۹)

مطلب یہ ہے کہ اگر ان کاموں کو حلال جان کر کیا تو وہ یقیناً کافر ہو گیا کیوں کہ اللہ کے حرام کو حلال جاننا کفر ہے۔ اور اگر ان کاموں کو حرام مانتے ہوئے کر لیا تو سخت گنہگار ہوا۔ اور مسلمان ہوتے ہوئے کافر کا کام کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حیض کی حالت میں عورت سے مجامعت کرے تو وہ ایک دینار یا آدھا دینار کفارہ کے طور پر صدقہ دے (ابن ماجہ ص ۴۷)

۳۔ حدیث:۔ حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے حضرت سالم نے پوچھا کہ آپ سب امہات المومنین حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتی تھیں؟ تو انھوں نے فرمایا کہ ہم سب حضور کی بیبیاں تہ بند باندھ کر حضور کے ساتھ سویا کرتی تھیں۔ (ابن ماجہ ص ۴۷)

مسائل و فوائد

حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے ساتھ کھانا پینا اور سونا جائز ہے صرف صحبت

کرنا اور ناف سے لے کر گھٹنے تک کے بدن کو چھونا حرام و ناجائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴۳) غسل جنابت نہ کرنا

عورت کے ساتھ ہم بستری کی ہو یا کسی اور طریقے سے شہوت کے ساتھ منی نکل گئی ہو تو غسل کرنا واجب ہے اور اس کو "غسل جنابت" کہتے ہیں۔ غسل جنابت نہ کرنا گناہ ہے اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثیں پڑھ لیجئے۔

۱۔ حدیث :- امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر یا کتا یا جُنب (جس پر غسل واجب ہے) موجود ہو۔

(مشکوٰۃ ج۱ ص ۵۰ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

۲۔ حدیث :- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ رحمت کے فرشتے ان سے قریب نہیں ہوتے (۱) کافر کا مُردہ (۲) خلوق (عورتوں کی خوشبو لگانے والا) (۳) جُنب۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل و فوائد

جنب جب تک غسل نہ کرے اس کے لئے مسجد میں داخل ہونا اور قرآن شریف کا چھونا اور پڑھنا حرام ہے۔ جنابت کی حالت میں بغیر غسل کئے ہوئے کھانا پینا۔ لوگوں سے معانقہ کرنا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے غسل نہ کر سکا تو کھانے پینے سے پہلے کم از کم وضو کرے۔

(۴۴) خودکشی

خودکشی یعنی خود اپنے ہاتھ سے اپنے کو مار ڈالنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ نے

ایسے شخص پر جنت حرام فرما دی ہے۔ اس بارے میں یہ چند حدیثیں بہت رقت انگیز و عبرت خیز ہیں۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی ذات کو کسی چیز سے قتل کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں اسی چیز سے عذاب دے گا۔ (مسلم جلد ۱ ص ۲۷)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "جنگ حُنَین" میں حاضر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا تھا یہ کہہ دیا کہ یہ شخص جہنمی ہے پھر جب ہم لوگ لڑائی میں حاضر ہوئے تو اس شخص نے کفار کے ساتھ بہت سخت جنگ کی اور اس کو بہت زیادہ زخم لگ گئے تو کسی نے کہا کہ یارسول اللہ وہ آدمی جس کو حضور نے جہنمی فرمادیا ہے اس نے تو آج کفار سے بہت سخت جنگ کی ہے اور وہ مر گیا ہے تو حضور نے فرمایا کہ وہ جہنم میں گیا۔ یہ سن کر بہت سے لوگ شک میں پڑ گئے تو اسی حالت میں اچانک کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں تھا لیکن اس کو بہت سخت زخم لگا تھا تو رات میں وہ صبر نہ کر سکا اور خود کشی کر لی۔ جب حضور کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول اور اس کا بندہ ہوں۔ پھر حضور نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد کسی بدکار آدمی کے ذریعے بھی فرما دیا کرتا ہے۔ (مسلم ج ۱ ص ۷۲)

مسائل و فوائد

خود کشی کرنے والا مسلمان اگرچہ خود کشی کرنے سے کافر نہیں ہوتا لیکن سخت گنہگار اور جہنم کا سزاوار ہو جاتا ہے وہ دنیا میں جس ہتھیار کے ذریعے خود کشی کرے گا۔ جہنم میں اسی ہتھیار کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور خود کشی کرنے والا چونکہ مسلمان رہتا ہے اس لئے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا

واللہ تعالیٰ اعلم

(۴۵) احتکار (ذخیرہ اندوزی)

قحط اور گرانی کے زمانے میں غلّہ یا جانوروں کا چارہ خرید کر اس نیت سے ذخیرہ اندوزی کرے تاکہ جب خوب زیادہ گراں ہو جائے تو بیچے گا چونکہ ایسا کرنے سے گرانی بڑھ جاتی ہے اور لوگ مصیبت میں پھنس جاتے ہیں۔ اس لئے شریعت نے اس کو ناجائز اور گناہ کا کام قرار دے دیا ہے۔ اس کی قباحت اور ممانعت کے بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بڑی ہی لرزہ خیز وارد ہوئی ہیں۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا گنہگار ہے۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ ص۲۵۰ باب الاحتکار بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث:۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بازار میں غلہ لاکر بیچنے والا خدا کی طرف سے روزی دیا جائے گا اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا لعنت میں گرفتار ہوگا۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ ص۲۵۱ بحوالہ ابن ماجہ)

۳۔ حدیث:۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کھانے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرکے مسلمان کو تکلیف دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ کی بیماری اور مفلسی میں مبتلا کر دے گا۔

(مشکوٰۃ ج۱ ص۲۵۱ بحوالہ ابن ماجہ)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو گرانی بڑھانے کی نیت سے چالیس دن تک ذخیرہ اندوزی کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے بے تعلق اور اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہے

(مشکوٰۃ ج۱ ص۲۵۱ بحوالہ رزین)

۵۔ حدیث :۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جو چالیس دن ذخیرہ اندوزی کرے پھر اس سب غلہ کو صدقہ کرے پھر بھی یہ ذخیرہ اندوزی کے گناہ کا کفارہ نہ ہوگا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵۱ بحوالہ رزین)

۶۔ حدیث :۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا بہت ہی برا بندہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ بھاؤ سستا کر دیتا ہے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے اور اگر بھاؤ گراں کر دیتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵۱ بحوالہ رزین)

۷۔ حدیث :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو ایک ہی رات میری امت پر گرانی ہونے کی تمنا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے نیک اعمال کو غارت و برباد کر دے گا۔ (کنز العمال ج ۴ ص ۵۴ بحوالہ ابن عساکر)

۸۔ حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو اس نیت سے ذخیرہ اندوزی کرے کہ مسلمانوں پر گرانی لاوے۔ تو اس شخص سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بیزار ہیں۔ (کنز العمال ج ۴ ص ۵۴)

(نوٹ) احتکار (ذخیرہ اندوزی) کے مفصل فقہی مسائل ہماری کتاب جنتی زیور میں پڑھئے۔

(۴۶) تصویریں

کسی جاندار چیز کی تصویر بنانی اس کو عزت و احترام کے ساتھ رکھنا اس کو بیچنا خریدنا یہ سب حرام ہیں اور حدیثوں میں بڑی شدت کے ساتھ اس کی حرمت و ممانعت کو بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ حدیث :۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۰۰)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں "کتا" یا تصویریں ہوں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳۔ حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو دیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہے اس نے جتنی تصویریں بنائی ہیں ہر تصویر کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک جان پیدا فرمائے گا اور پھر اس کو جہنم میں عذاب دے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر تمھارے لئے تصویر بنانا ہی ضروری ہو تو درخت یا اُن چیزوں کی تصویریں بناؤ جن میں روح نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۳۸۶۔ بحوالہ بخاری و مسلم)

۵۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جہنم کے اندر سے ایک گردن نمودار ہوگی کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی اور دو کان ہوں گے اور ایک بولتی ہوئی زبان ہوگی۔ وہ یہ کہے گی کہ تین شخصوں کو عذاب دینا میرے سپرد کیا گیا ہے۔ (۱) سرکش ظالم (۲) جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت کرے۔ (۳) تصویریں بنانے والے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۳۸۶۔ بحوالہ ترمذی)

۶۔ حدیث:۔ حضرت سعید بن ابوالحسن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر تھا تو اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ اے ابن عباس! (رضی اللہ عنہما) میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری روزی کا ذریعہ میرے ہاتھ کی کاریگری ہے اور وہ یہ ہے کہ میں تصویریں بنایا کرتا ہوں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جس کو خود میں نے رسول اللہ

سے کاٹے جا رہے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ آپ کی امت کے وہ واعظین ہیں جو لوگوں کو نیکو کاری کا حکم دیتے ہیں اور اپنی ذاتوں کو بھول جاتے ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ یہ لوگ آپ کی امت کے واعظین ہیں جو وہ بات کہتے ہیں جس کو خود نہیں کرتے اور قرآن پڑھتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ بحوالہ بیہقی)

۱۲ حدیث :۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ تو اس کی انتڑیاں جہنم میں نکل پڑیں گی۔ تو وہ اپنی انتڑیوں کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا اپنی چکی کے گرد چکر لگاتا رہتا ہے تو تمام دوزخی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اے فلاں! تیرا کیا حال ہے! کیا تو ہم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم اور بُری باتوں سے منع نہیں کرتا تھا تو وہ کہے گا کہ میں تم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور میں تم لوگوں کو بُری باتوں سے منع کرتا تھا۔ مگر خود ان کو کیا کرتا تھا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد

مذکورہ بالا آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسروں کو امر بالمعروف (اچھی باتوں کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (بُری باتوں سے روکنا) اور خود اس پر عمل نہ کرنا گناہ اور عذاب جہنم کا سبب ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کو عموماً اور واعظین و مقررین کو خصوصاً یہ دھیان رکھنا ضروری ہے کہ وہ جو کچھ دوسروں سے کہتے ہیں خود بھی اس پر عمل کریں۔ "کہنا کچھ اور کرنا کچھ اور" یہ گناہ کا کام اور جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴۸) گالی گلوج

گالی دینا بہت ہی ذلیل اور نہایت ہی قبیح عادت ہے۔ اس سے لوگوں کی

ایذا رسانی ہوتی ہے اور بعض مرتبہ یہ بدزبانی جنگ وجدال، بلکہ کشت وقتال تک پہنچا دیتی ہے۔ اسی لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گناہ قرار دے کر اس کی مذمت و ممانعت فرمائی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں اس پر شاہد عدل ہیں۔

۱۔ حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۱ بحوالہ بخاری ومسلم)

مطلب یہ ہے کہ مسلمان سے اس کے مسلمان ہونے کی بنا پر جنگ کرنا یا مسلمان سے جنگ کو حلال جان کر جنگ کرنا کفر ہے۔

۲۔ حدیث :۔ حضرت انس وحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گالی گلوچ کرنے والے دو آدمیوں نے جو کچھ کہا اس کا گناہ گالی میں پہل کرنے والے پر ہے۔ جب کہ مظلوم حد سے نہ بڑھ گیا ہو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۱ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث :۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہر فحش گوئی کرنے والے پر حرام ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۳۴۰)

۴۔ حدیث :۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہوا کو گالی مت دو۔ کیونکہ ہوا، اللہ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے اور تم لوگ اس کی اچھائی اور اس چیز کی اچھائی کی دعا مانگو جو اس ہوا میں ہو۔ اور ہوا کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس ہوا میں ہے خدا کی پناہ مانگو! (کنز العمال ج ۲ ص ۳۴۲)

۵۔ حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن طعنہ مارنے والا۔ لعنت کرنے والا۔ فحش گوئی کرنے والا بے حیائی کی بات بولنے والا، نہیں ہوتا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مسائل وفوائد :۔ گالی دینا گناہ ہے اور گالی دینے والا شروع ہی سے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے گناہ کے برابر جہنم کا عذاب چکھ کر پھر جہنم سے نکال کر

جنت میں داخل کیا جائے گا۔

(۴۹) جھوٹا خواب بیان کرنا

اپنی طرف سے گڑھ کر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت حرام اور گناہ کا کام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام جھوٹی تہمتوں میں سب سے بڑی تہمت یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھا ہے۔ (یعنی جو خواب نہیں دیکھا ہے اس کو جھوٹ موٹ کہے کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے)۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۳۹۷ بحوالہ ترمذی)

۲۔ حدیث:۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھوٹا خواب بیان کرے اس کو قیامت کے دن اس طرح عذاب دیا جائے گا کہ اس کو دو جَو کے درمیان گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی۔

(ترمذی ج۲ ص۵۲)

۳۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جھوٹا خواب گڑھ کر بیان کرے اس کو قیامت کے دن دو جَو میں گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی۔ اور وہ کبھی بھی ہرگز دو جو کے درمیان گانٹھ نہیں لگا سکے گا۔ (ترمذی ج۲ ص۵۲)

فائدہ:۔ یہ عذاب اس وقت تک لگاتار جاری رہے گا یہاں تک کہ اس کے گناہوں کے برابر عذاب پورا ہو جائے۔ پھر چونکہ وہ مسلمان ہے اس لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہیں رہے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرما دے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۰ داڑھی کٹانا

داڑھی مُنڈانا یا داڑھی کاٹ کر ایک مُشت سے کم چھوٹی کرانا حرام و گناہ

ہے اور جو ایسا کرے وہ فاسق اور جہنم کا سزاوار ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو جڑ سے کاٹو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔ (ترمذی ج۲ ص۱۰۰)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو جڑ سے کاٹنے اور داڑھیوں کے بڑھانے کا حکم دیا ہے۔

(ترمذی ج۲ ص۱۰۰)

۳۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو جڑ سے کاٹو۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۳۸۰ بحوالہ بخاری ومسلم)

۴۔ حدیث:۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مونچھوں میں سے کچھ بھی نہ کٹائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
(مشکوٰۃ ج۲ ص۳۸۱ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مسائل وفوائد

داڑھی ایک مُشت سے بڑی ہونے پر اگر بُری لگتی ہو اور چہرے کے حُسن وجمال کو بگاڑتی ہو تو چہرے کو حسین بنانے کے لئے یا داڑھی کو برابر کرنے کے لئے داڑھی کا کچھ حصہ کاٹنا جائز ہے۔ بشرطیکہ ایک مُشت سے کم نہ ہونے پائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵۱) مردانی عورتیں۔ زنانے مرد

عورتوں کو مردوں کا لباس پہن کر مردوں جیسی شکل وصورت بنانا اور مردوں کو عورتوں کا لباس پہن کر عورتوں کی شکل میں اپنے کو ظاہر کرنا حرام اور گناہ ہے ان دونوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور اُن مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ (ترمذی ج ۲ صہ ۱۰۲)

۲، حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر لعنت فرمائی اور ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو عورتیں اپنی صورت مردوں جیسی بنائے رکھتی ہیں۔ (ترمذی ج ۲ صہ ۱۰۲)

مسائل و فوائد

آجکل لڑکوں پر جو ہپّی کٹ بال کی وبا پھوٹ پڑی ہے اور لڑکے عموماً ہپی کٹ بال کے ساتھ رنگین چھینٹ کے بوشرٹ اور قمیصیں پہن کر نکلتے ہیں تو ان پر لڑکی ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے ۔ اسی طرح بہت سی لڑکیاں مردوں کی طرح سوٹ اور کوٹ پہن کر نکلتی ہیں تو ان پر لڑکا ہونے کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ اس لئے اس قسم کا لباس پہننا عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے ممنوع و باعثِ لعنت ہے۔ مردوں کو مردوں کا لباس پہننا چاہیے اور اُن کی وضع قطع مردوں جیسے ہونی چاہیئے اور عورتوں کو عورتوں کا لباس پہننا چاہیئے اور اُن کو اپنی وضع قطع عورتوں جیسی رکھنی چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵۲) ممنوع لباس پہننا

جن کپڑوں کو پہننا اور اوڑھنا شریعت میں منع ہے ان کو استعمال کرنا حرام اور گناہ کا کام ہے لہٰذا اُن کو استعمال نہیں کرنا چاہیئے اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثوں کو بغور پڑھئے اور ہدایت کا نور حاصل کیجئے۔

۱، حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنے تہبند کو ٹخنے کے نیچے گھسیٹے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۳۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو گھمنڈ سے اپنے کپڑے کو زمین پر گھسیٹتا ہوا چلے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳۔ حدیث :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص گھمنڈ سے اپنے تہبند کو گھسیٹتا ہوا چل رہا تھا تو وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری)

۴۔ حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کپڑا ٹخنوں کے نیچے ہے وہ جہنم میں ہے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری)

۵۔ حدیث :۔ امیر المومنین حضرت عمر و انس و ابن زبیر و ابو امامہ رضی اللہ عنہم حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا جو ریشمی لباس دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں اس لباس کو نہیں پہنے گا۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

۶۔ حدیث :۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی نے ریشمی لباس بطور ہدیہ کے بھیج دیا۔ تو حضور نے اس کو میرے پاس بھیج دیا اور میں نے اس کو پہن لیا تو میں نے حضور کے چہرے پر غضب کے آثار کو پہچانا۔ پھر حضور نے فرمایا کہ میں نے اس کپڑے کو تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اس کو پہنو۔ بلکہ اس لئے بھیجا تھا کہ تم اس کو پھاڑ کر عورتوں کی اوڑھنی بنالو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

۷۔ حدیث :۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع فرمایا (۱) دانتوں کو ریتی سے ریت کر پتلا کرنے

سے (۲) گودنا گدوانے سے (۳) بھنوؤں اور چہرے کے بال نوچنے سے (۴) ننگے بدن مرد کو مرد کے ساتھ لپٹ کر سونے سے۔ (۵) ننگے بدن عورت کو عورت کے ساتھ لپٹ کر سونے سے (۶) اپنے کپڑوں کے نیچے ریشمی کپڑا اس طرح رکھنے سے جیسے عجمی لوگ رکھتے ہیں۔ (۷) اپنے کندھوں پر ریشمی کپڑا رکھنے سے جیسے عجمی لوگ رکھا کرتے ہیں۔ (۸) لوٹ مار کرنے سے (۹) چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور سوار ہونے سے (۱۰) انگوٹھی پہننے سے مگر حاکم کے لئے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۶ بحوالہ ابوداؤد و نسائی)

۹۔ حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص سرخ رنگ کا جوڑا پہن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے گزرا اور سلام کیا تو حضور نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۴ بحوالہ ترمذی و ابوداؤد)

۱۰۔ حدیث:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے سونا اور ریشمی کپڑا اپنی امت کی عورتوں کے لئے حلال کیا ہے اور اپنی امت کے مردوں پر ان دونوں کو حرام کیا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۵ بحوالہ ترمذی)

۱۱۔ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی قوم سے مشابہت رکھے گا۔ وہ اسی قوم میں شمار ہوگا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۵ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل وفوائد

مندرجہ بالا حدیثوں سے مندرجہ ذیل مسائل ثابت ہوئے۔

۱۔ گھمنڈ سے ٹخنوں کے نیچے پائجامہ یا تہبند یا کرتا لٹکانا منع اور حرام ہے۔

۲۔ مردوں کو ریشمی کپڑا اور سونا پہننا حرام ہے اور عورتوں کے لئے دونوں جائز ہیں

۳۔ بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھنا منع ہے۔

۴۔ سرخ رنگ کا کپڑا جس میں کسی دوسرے رنگ کی دھاری نہ ہو مردوں کے لئے مکروہ ہے اور عورتوں کے لئے کوئی حرج نہیں۔

۵۔ دانت کو ریتی سے ریت کر پتلا اور خوبصورت بنانا۔ یوں ہی بھنوؤں کے بال نوچ کر بھنوؤں کو پتلا اور خوبصورت بنانا۔ یوں ہی گودنا گودانا۔ اسی طرح ننگے بدن ہو کر مرد کا مرد سے معانقہ کرنا یا ایک ساتھ لپٹ کر سونا یا عورت کا ننگے بدن ہو کر کسی عورت سے معانقہ کرنا یا ایک ساتھ لپٹ کر سونا منع ہے۔ اسی طرح لوٹ مار کرنا حرام ہے اور چیتے شیر وغیرہ درندوں کی کھال پر بیٹھنا یا سوار ہونا ممنوع ہے کیونکہ درندوں کی کھال پر بیٹھنا متکبرین کا طریقہ ہے اور اس سے دل میں بے رحمی بھی پیدا ہوتی ہے۔

۶۔ جو لباس کسی قوم کا مذہبی لباس ہو مسلمان کے لئے اس لباس کو پہننا ممنوع اور ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵۳) قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا

قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا یا کوئی گندگی ڈالنا حرام اور گناہ ہے۔ حدیثوں میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

۱۔ **حدیث:۔** حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قبر پر پیشاب، پاخانہ کرنے کے لئے بیٹھا تو گویا وہ جہنم کے انگارہ پر بیٹھا۔

(کنز العمال جلد ۹ صہ ۲۱۸)

۲۔ **حدیث:۔** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگ قبروں پر پیشاب کرنے سے بچو کیونکہ یہ سفید داغ (کوڑھ) کی بیماری پیدا کرتا ہے۔

(کنز العمال ج ۹ صہ ۲۱۸، بحوالہ دیلمی)

مسائل و فوائد

یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ جن جن چیزوں سے زندوں کو تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے ان

چیزوں سے مُردوں کو بھی تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے۔ لہٰذا قبروں پر پیشاب پاخانہ کرنا
یا کوئی گندی چیز ڈالنا یا قبروں کو توڑ پھوڑ کر مسمار کر دینا یا قبروں کو روندنا یا قبروں پر مکان
بنانا یا قبروں پر بیٹھنا یا لیٹنا چونکہ ان باتوں سے مُردوں کو تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے۔ اس
لئے یہ سب کام ممنوع و ناجائز ہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مسلمانوں کے قبرستانوں کا احترام
کریں اور ہر ان باتوں سے پرہیز کریں جن سے قبروں کی توہین اور قبروں کو ایذا پہنچتا ہے۔
چنانچہ اس بارے میں چند دوسری حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

۳۔ حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم میں سے کوئی آگ
کے انگارہ پر بیٹھے اور وہ تمہارے کپڑوں کو جلا کر تمہاری کھال تک پہنچ جائے یہ اس سے
بہت اچھا ہے کہ تم میں سے کوئی کسی قبر پر بیٹھے

(مشکوٰۃ جلد ۱ صہ ۱۴۸ بحوالہ مسلم)

۴۔ حدیث :۔ حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں پر مت بیٹھو اور قبروں کی طرف منھ کر کے نماز مت پڑھو

(مشکوٰۃ ج ۱ صہ ۱۴۸ بحوالہ مسلم)

۵۔ حدیث :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مُردہ کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی گناہ ہے جیسے کسی زندہ آدمی کی ہڈی کو توڑ
دینا گناہ ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ صہ ۱۴۹ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

۶۔ حدیث :۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انگارہ یا تلوار پر چلوں یا اپنے پاؤں کے چمڑے کو کاٹ کر اس کا جوتا
بناؤں، یہ مجھے اس بات سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر کے اوپر چلوں
اور میں اس بات میں کوئی فرق نہیں سمجھتا کہ میں قبروں کے بیچ میں پیشاب پاخانہ کروں
یا بیچ بازار میں۔ (ابن ماجہ صہ ۱۱۳)

۷۔ حدیث :۔ عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر کے اوپر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ تم قبر سے اُترو

جاؤ۔ اور قبر والے کو ایذا مت دو اور وہ تم کو ایذا نہ دے

(الترغیب والترہیب ج ۴ ص ۳۷۴ بحوالہ طبرانی)

(۵۴) کالا خضاب

بالوں میں کالا خضاب لگانا گناہ اور ناجائز ہے اس بارے میں نیچے لکھی ہوئی چند حدیثیں شاہدِ عدل ہیں۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوت میں لایا گیا تو ان کی داڑھی اور سر کے بال ثغامہ گھاس کی طرح بالکل سفید تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالوں کی اس سفیدی کو کسی رنگ سے بدل ڈالو اور سیاہی سے بچو، (یعنی بالوں کو کالا نہ کرو) (مسلم ج ۲ ص ۱۹۹)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں ایک قوم ایسی ہو گی جو کالے رنگ کا خضاب لگائے گی جو کبوتروں کے سینے کی طرح بالکل کالا ہو گا۔ یہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۲ بحوالہ ابوداؤد و نسائی)

۳۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کرم کے جوتے پہنتے تھے اور اپنی داڑھی کو ورس گھاس اور زعفران سے پیلی رنگتے تھے اور حضرت ابن عمر بھی یہی کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۲ بحوالہ نسائی)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ ایک شخص مہندی کا خضاب لگا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے سے گزرا تو حضور نے فرمایا کہ یہ کیا اچھا خضاب ہے پھر دوسرا آدمی گزرا جو مہندی اور کتم (ایک گھاس) کا خضاب لگائے ہوئے تھا تو حضور نے فرمایا کہ یہ اس سے زیادہ اچھا ہے پھر ایک تیسرا آدمی گزرا جو پیلا خضاب لگائے ہوئے تھا تو حضور نے فرمایا کہ یہ ان سب خضابوں

سے زیادہ اچھا خضاب ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۲ بحوالہ ابوداؤد)

۵۔ حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے مہندی اور وسمہ کا خضاب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لگایا اور سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے لگایا۔ (کنز العمال ج ۶ ص ۳۷۹ بحوالہ ابن النجار)

۶۔ حدیث:۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف قیامت کے دن نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا جو کالا خضاب لگائے گا۔

(کنز العمال ج ۶ ص ۳۸۱)

۷۔ حدیث:۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص کالا خضاب لگائے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا منھ کالا کرے گا۔

(کنز العمال ج ۶ ص ۳۸۱)

مسائل و فوائد

حضرت علامہ نووی شارح مسلم نے فرمایا کہ بالوں کی سفیدی بدلنے کے لئے سرخ یا پیلا خضاب لگانا مرد اور عورت دونوں کے لئے مستحب ہے اور کالے رنگ کے خضاب کے بارے میں مختار مذہب یہ ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "واجتنبوا السواد" یعنی کالے خضاب سے بچو۔

(نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۱۹۹)

(۵۵) سونے چاندی کے برتن

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا۔ یا ان برتنوں میں تیل رکھ کر اس تیل کو سر میں لگانا یا بدن پر مالش کرنا۔ غرض کسی طرح بھی ان برتنوں کو استعمال کرنا شریعت میں ممنوع و حرام اور گناہ ہے۔ حدیثوں میں بکثرت اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاندی کے برتنوں میں کچھ پیتا ہے تو گویا وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ گھونٹ گھونٹ داخل کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۰ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث:۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ باریک اور موٹے ریشمی کپڑے نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں کچھ نہ پیو۔ اور نہ سونے چاندی کی تھالیوں میں کچھ کھاؤ۔ کیونکہ دنیا میں یہ برتن کافروں کے لئے ہیں۔ اور آخرت میں تم مسلمانوں کے لئے ہیں

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سونے چاندی کے برتنوں میں یا اُن برتنوں میں جس میں کچھ سونا چاندی لگا ہو کچھ پیتا ہے وہ گھونٹ گھونٹ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۱ بحوالہ دارقطنی)

۴۔ حدیث:۔ حضرت حکم نے ابن لیلیٰ سے سنا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ایک آدمی اُن کے پاس چاندی کے برتن میں پانی لایا۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس برتن کو پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو اس برتن کے استعمال سے منع کیا تھا مگر یہ نہیں مانا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے چاندی کے برتنوں میں کچھ کھانے پینے اور حریر و دیباج (ریشمی کپڑوں) کے پہننے سے منع فرمایا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ سب چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں۔ اور آخرت میں تم مسلمانوں کے لئے ہیں۔

(ترمذی ج ۲ ص ۱۰)

مسائل و فوائد

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا یا اور کسی طریقے سے ان کو استعمال کرنا حرام ناجائز اور گناہ کا کام ہے۔ جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے وہ گلاس اور کٹورا جس میں

دوسری دھاتوں کے ساتھ کچھ چاندی یا سونا لگا کر بنایا گیا ہو اُس میں بھی کچھ کھانا پینا حرام ہے۔ ہاں البتہ اگر کسی دھات کے برتن پر چاندی کی صرف قلعی کر دی گئی ہو تو ایسے برتن میں کھانے پینے کی ممانعت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵۶) ریاکاری

کوئی بھی نیک عمل اور عبادت ہو خدا کی رضا ڈھونڈنے اور اخلاص کی نیت سے کرنا لازم ہے اگر نام و نمود اور شہرت یا کوئی دوسری نفسانی خواہش مقصود ہو تو "ریاکار" ہے اور ریاکاری وہ گناہ کبیرہ ہے جس کو شرک کی ایک شاخ کہا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ریاکاری کرنے والوں کو شیطان کا ساتھی بتایا ہے۔ چنانچہ ارشاد قرآنی ہے کہ

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝ (النساء رکوع ۶)

اور وہ لوگ جو اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور نہ قیامت پر اور جس کا ساتھی شیطان ہوا۔ تو وہ کتنا بُرا ساتھی ہے۔

دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ (سورہ ماعون)

تو اُن نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نمازوں سے بھولے بیٹھے ہیں۔ وہ جو ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔

اسی طرح ریاکاری کی مذمت اور ممانعت میں بہت سی حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔

(حدیث ۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں تمام شریکوں سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہوں۔ جو شخص کوئی ایسا عمل کرے کہ اس عمل میں میرے

ساتھ میرے غیر کو شریک کرے تو میں اس کو اس کے شرک کے ساتھ چھوڑ دوں گا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میں اس سے بیزار ہوں وہ عمل اسی کے لئے ہے جس کے لئے اس نے کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۴ بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث:۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شہرت کے لئے کوئی عمل کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کو مشہور کرے گا اور جو ریاکاری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری کا اس کو بدلہ دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳۔ حدیث:۔ حضرت ابو سعید بن ابو فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک مُنادی یہ اعلان کرے گا کہ جس نے اپنے اس عمل میں جو اللہ کے لئے کیا ہے کسی دوسرے کو شریک کر لیا ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس کا ثواب اللہ کے غیر سے طلب کرے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۴ بحوالہ احمد)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو دنیا کو دین کے ذریعے طلب کریں گے۔ وہ لوگوں کے لئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے۔ اپنی نرم دلی ظاہر کرنے کے لئے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔ اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ (اُن ریاکاروں سے) فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے مہلت دینے سے بے خوف ہو گئے ہیں؟ کیا یہ لوگ مجھ پر جری ہو گئے ہیں؟ تو مجھ کو میری ہی قسم ہے کہ میں ضرور ضرور ان لوگوں پر ایسا فتنہ بھیجوں گا جو عقلمند آدمی کو حیرانی میں ڈال دے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۵ بحوالہ احمد)

۵۔ حدیث:۔ حضرت شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ریاکاری کرتے ہوئے نماز پڑھی۔ تو یقیناً اس نے شرک کا کام کیا اور جس نے ریاکاری سے روزہ رکھا۔ اُس نے بے شک شرک کا کام کیا اور جس نے ریاکاری کرتے ہوئے

صدقہ دیا۔ اس نے بلاشبہ شرک کا کام کیا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۵۵ بحوالہ احمد)

۶۔ حدیث:۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رونے لگے تو لوگوں نے اُن سے کہا کہ کیا چیز آپ کو رُلاتی ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے ہوئے سُنا تھا اُسی کو یاد کر کے رو رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ مجھ کو اپنی اُمت پر شرک اور چھپی ہوئی شہوت کا خوف ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کی اُمت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ "ہاں" لیکن سُن لو کہ وہ سورج یا چاند اور پتھر اور بُت کی عبادت نہیں کریں گے لیکن وہ اپنے عملوں میں ریاکاری کریں گے۔ اور چھپی ہوئی شہوت یہ ہے کہ ان میں سے ایک آدمی صبح کو روزہ دار رہے گا پھر اس کی شہوتوں میں سے کوئی شہوت اس کے سامنے آجائے گی تو وہ روزہ چھوڑ دے گا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۵۶ بحوالہ احمد و بیہقی)

۷۔ حدیث:۔ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ جس چیز کا تم لوگوں پر خوف ہے وہ چھوٹا شرک ہے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! چھوٹا شرک کیا ہے؟ تو فرمایا کہ "ریاکاری" اور بیہقی میں یہ بھی ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو اُن کے اعمال کا بدلہ دے گا تو ریاکاروں سے فرمائے گا کہ تم لوگ اُس کے پاس جاؤ جس کو تم دنیا میں اپنا عمل دکھا دکھا کر کیا کرتے تھے۔ پھر تم دیکھ لو کہ کیا تم اس کے پاس کوئی جزا اور بھلائی پاتے ہو۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۵۶ بحوالہ احمد و بیہقی)

۸۔ حدیث:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس حال میں شریف لائے کہ ہم لوگ دجال کا تذکرہ کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو اس چیز کی خبر نہ دوں جو میرے نزدیک دجال سے بھی زیادہ خوفناک ہے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ! ضرور ہم لوگوں کو خبر دیجیے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ چھپا ہوا "شرک"

ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو وہ یہ دیکھ کر اپنی نماز کو زیادہ لمبی کر دے کہ کوئی آدمی اس کو دیکھ رہا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۶ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد

الحاصل "ریاکاری" سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ ریاکاری کرنے سے عبادتوں کا اجر و ثواب نہ صرف غارت و اکارت ہو جاتا ہے بلکہ وہ عبادت گناہِ عظیم بن جاتی ہے جس سے اگر سچی توبہ نہ کرے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

تکبر

۵۷

تکبر وہ قبیح و مذموم چیز ہے جو سخت حرام اور گناہ ہے اور یہ وہ جرم ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جگہوں میں اس کا انجام ذلت و خواری ہے یہی وہ گناہ ہے جس نے ہمیشہ کے لئے ابلیس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا اور وہ مردود و مطرود ہو کر بہشت سے نکال دیا گیا اور قیامت تک تمام ملائکہ اور جن و انس اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ اور اس کے متبعین جہنم کا ایندھن بنیں گے ۔

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندانِ لعنت گرفتار کرد

یعنی تکبر نے عزازیل کو ذلیل و خوار کر دیا اور لعنت کے قید خانے میں گرفتار کر دیا۔

"عزازیل" فرشتوں کا معلم اور بہت بڑا عابد و زاہد تھا مگر اس نے تکبر سے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے سے کمتر بتایا اور سجدہ نہیں کیا تو وہ مردود بارگاہ الٰہی ہو کر بہشت سے نکالا گیا اور تمام مخلوق کی لعنت و ملامت میں گرفتار ہو گیا قرآن مجید نے بار بار اعلان فرمایا کہ

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ تو کیا ہی برا ٹھکانہ ہے متکبروں کا

(الزمر رکوع ۷)

اسی طرح تکبر کی چال کو حرام فرماتے ہوئے خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۔ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝ (بنی اسرائیل رکوع ۴)

اور زمین میں اتراتا مت چل تو ہرگز نہ زمین چیر دے گا اور ہرگز نہ بلندی میں پہاڑوں کو پہنچے گا جو کچھ گزرا ان میں کی بری بات تیرے رب کو ناپسند ہے۔

حدیثوں میں بھی بکثرت تکبر کی قباحت و مذمت بیان کی گئی ہے۔

۱۔ حدیث :۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں (ہمیشہ کے لئے) داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ (ہمیشہ کے لئے) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمیوں سے بوجہ غضب کے، اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف (رحمت کی نظر سے) دیکھے گا۔ نہ انھیں گناہوں سے پاک فرمائے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے (۱) زناکار بڈھا (۲) جھوٹا بادشاہ (۳) متکبر فقیر (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث :۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تکبر کرنے والے قیامت کے دن میدانِ محشر میں چیونٹیوں کے مثل بنا کر لائے جائیں گے۔ مگر ان کی صورتیں آدمی کی ہوں گی۔ اور ہر طرف سے ان پر ذلت کا گھیرا ہوگا اور وہ گھسیٹ کر جہنم کے اس قید خانہ میں ڈالے جائیں گے جس کا نام "بولس (ناامیدی کی جگہ) ہوگا۔ ان کے اوپر جہنم کی آگ ہوگی جو "نار الانیار" کہلاتی ہے۔ اور انھیں جہنمیوں کے بدن کا پیپ پلایا جائے گا جس کا نام "طینۃ الخبال" (پیپ کا کیچڑ) ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۴ بحوالہ ترمذی)

۴۔ حدیث :۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے منبر پر فرمایا کہ اے لوگو! تواضع کرو۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمادے گا تو وہ اپنی نظر میں چھوٹا ہوگا۔ مگر لوگوں کی نگاہوں میں بہت بڑا ہوگا اور جو تکبر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو پست کر دے گا۔ تو وہ اپنے نزدیک بڑا ہوگا اور لوگوں کی نگاہوں میں اتنا چھوٹا ہوگا کہ کتے اور خنزیر سے بھی کمتر ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۳۳)

۵ر حدیث ۱:۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ آدمی اس کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو۔ اس کا جوتا اچھا ہو (تو کیا یہ بھی تکبر ہے) تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جمال والا ہے اور وہ جمال والے کو پسند فرماتا ہے (یہ تکبر نہیں ہے) بلکہ تکبر یہ ہے کہ آدمی حق سے سرکشی کرے اور دوسرے لوگوں کو ذلیل سمجھے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

۶ر حدیث:۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم لوگ تکبر سے بچو اس لئے کہ آدمی ہمیشہ تکبر کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (فرشتوں کو) حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندے کو "جبارین" (ظالموں) میں لکھ دو۔

(کنز العمال ج ۳ صہ ۲۹۸)

مسائل و فوائد

اچھا لباس، اچھا مکان و سامان، رکھنا یہ تکبر نہیں ہے بلکہ تکبر یہ ہے کہ حق سے سرکشی کرے۔ اپنے کو بڑا اور عزت والا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کمتر اور ذلیل سمجھے درحقیقت یہی وہ تکبر ہے جو دنیا و آخرت میں آدمی کو ذلت کے غار میں گرانے والا اور جہنم میں پہنچانے والا گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵۸) بخیلی

بخیلی بہت ذلیل خصلت اور بدترین گناہ ہے۔ قرآن و حدیث میں بخیلوں کے

لئے جہنم کی وعید آئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ

(آل عمران رکوع ۱۸)

اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دی۔ ہرگز وہ اُسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں۔ بلکہ وہ ان کے لئے بُرا ہے۔ عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔

دوسری آیت میں یوں ارشاد ہوا کہ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۙ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۚ

(النساء رکوع ۵)

بے شک اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا جو خود بھی بخیلی کریں اور لوگوں کو بخل کا حکم دیں اور اللہ نے جو انھیں اپنے فضل سے دیا ہے۔ اس کو چھپائیں اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی کثرت سے بخیلی کی مذمت اور اس پر وعیدیں آئی ہیں۔

۱۔ حدیث :- امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا دینے والا اور بخیل اور احسان جتانے والا (شروع سے) جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ (بلکہ کچھ دنوں جہنم کا عذاب چکھ لینے کے بعد جنت میں جائے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۵ بحوالہ ترمذی)

۲۔ حدیث :- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہوں گی۔ بخیلی اور بداخلاقی۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۵ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مطلب یہ ہے کہ جو مومن ہوگا اگر بخیل ہوگا تو بداخلاق نہیں ہوگا۔ اور اگر بداخلاق ہوگا تو بخیل نہیں ہوگا۔ یہ دونوں بُری خصلتیں ایک ساتھ مومن نہیں پائی جائیں گی۔

۳۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی اللہ سے قریب ہے۔ جنت سے قریب ہے لوگوں سے قریب ہے۔ لیکن جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے۔ لوگوں سے دور ہے لیکن جہنم سے قریب ہے اور سخی جاہل بخیل عابد سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۴۔ بحوالہ ترمذی)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی میں دو خصلتیں بدترین ہیں۔ ایک حرص والی بخیلی۔ دوسری سخت بزدلی
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۵۔ بحوالہ ابوداؤد)

۵۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس امت کے اگلے لوگ یقین اور زہد کی وجہ سے نجات پا گئے اور اس امت کے پچھلے لوگ بخیلی اور حرص کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۵۶)

مسائل و فوائد

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ بخیلی بدترین گناہ والی خصلت ہے جو ہزاروں نیکیوں سے محروم کر دینے والی خصلت ہے اور دنیا میں اس کا انجام ذلت و خواری اور قسم قسم کی تکالیف ہیں اور آخرت میں اس گناہ کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵۹) حرص و طمع

یہ بھی بہت ہی خبیث و قبیح عادت ہے۔ یہ چوری ڈاکہ غصب خیانت قتل و غارت وغیرہ سیکڑوں ایسے ایسے بدترین گناہوں کا سرچشمہ ہے جو جہنم میں لے جانے والے گناہ کبیرہ ہیں۔ اسی لئے حدیثوں میں بکثرت اس کی قباحت و مذمت کا بیان آیا ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو خصلتیں ہمیشہ جوان رہتی ہیں ایک مال کی حرص دوسری عمر کی حرص۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۴۹ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲ر حدیث:۔ حضرت عمرو بن شعیب سے ان کی سند کے ساتھ روایت ہے کہ اس امت کی سب سے پہلی صلاح یقین و زہد ہے اور اس امت کا سب سے پہلا فساد بخیلی اور امید ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۵۰ بحوالہ بیہقی)

۳ر حدیث:۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لالچی ایسی کمائی طلب کرتا ہے جو حلال نہ ہو۔ (کنز العمال ج ۳ صہ ۲۶۲)

۴ر حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ طمع علماء کے دلوں سے علم شریعت کو دور کر دیتی ہے۔ (کنز العمال ج ۳ صہ ۲۸۲)

۵ر حدیث:۔ حضرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ سے حدیث مرسل مروی ہے کہ وہ چکنی اور پھسلا دینے والی چیز کہ جس پر علماء کے قدم ٹھہر نہیں سکتے وہ طمع (لالچ) ہے۔

(کنز العمال ج ۳ صہ ۲۸۲)

(۶۰) حسد

"حسد" یہ ہے کہ کسی کی نعمتوں کے زوال اور بربادی کی تمنا کرنا۔ یہ بھی بڑی ہی مہلک اور بہت ہی موذی دل کی بیماری ہے اور حرص ہی کی طرح یہ بھی بڑے بڑے گناہوں کا سرچشمہ ہے اسی لئے خداوند قدوس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حسد سے خدا کی پناہ مانگنے کا حکم فرمایا اور قرآن مجید میں نازل فرمایا۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ۔ اور میں حاسد کے شر سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں اور حدیثوں میں بھی اس کی ہلاکت خیز مضرت کا بڑے ہی عبرت انگیز الفاظ میں بیان آیا ہے۔

۱ر حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے پر حسد مت کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور

ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! تم آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن کر رہو (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۲۷ بحوالہ بخاری ومسلم)

۲۔ حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا ڈالتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا ڈالتی ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز مومن کا نور ہے اور روزہ جہنم کی ڈھال ہے۔

(کنز العمال ج۳ ص۲۶۳)

۳۔ حدیث:۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آہستہ آہستہ تمھارے اندر اگلی امتوں کی بیماریاں پھیل رہی ہیں یعنی حسد اور بغض۔ یہ دین کو مونڈنے والی بیماریاں ہیں۔ بال کو مونڈنے والی نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو سکو گے جب تک کہ مومن نہ ہو جاؤ اور تم لوگ اس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو گے۔ کیا میں تمھیں وہ کام نہ بتادوں کہ جب تم لوگ اس کو کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔ وہ کام یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں سلام کا چرچا کرو (کنز العمال ج۳ ص۲۶۴)

۴۔ حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حسد کرنے والا اور چغلی کھانے والا اور کاہن (نجومی) مجھ کو ان لوگوں سے اور ان لوگوں کو مجھ سے کوئی تعلق نہیں (کنز العمال ج۳ ص۲۶۴)

۵۔ حدیث:۔ حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ اس وقت تک ہمیشہ خیریت اور اچھی حالت میں رہیں گے جب تک کہ ایک دوسرے پر حسد نہ کریں گے۔ (کنز العمال ج۳ ص۲۶۴)

(۶۱) بغض و کینہ

مسلمانوں سے بغض اور کینہ رکھنا بھی حرام اور گناہ ہے۔ اس بارے میں یہ چند حدیثیں

خاص طور سے بغور پڑھیے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور تم لوگ بھائی بھائی بن کر رہو۔ (مشکوٰۃ ج۲ صہ ۴۲۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب برأت میں اللہ تعالیٰ تمام بخشش مانگنے والوں کی مغفرت فرما دیتا ہے اور رحمت طلب کرنے والوں پر رحمت نازل فرما دیتا ہے لیکن کینہ رکھنے والے کے معاملہ کو مؤخر اور ملتوی فرما دیتا ہے۔ (کنز العمال ج۳ صہ ۲۶۴)

۳۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر ہفتہ میں دو مرتبہ بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر بندہ مومن کو بخش دیتا ہے لیکن اس بندے کو کہ اس کے اور اس کے (دینی) بھائی کے درمیان بغض و کینہ ہو اس کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرماتا۔ (کنز العمال ج۳ صہ ۲۶۵)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہر دوشنبہ اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مشرک کے سوا اپنے ہر بندے کو بخش دیتا ہے مگر اس شخص کو نہیں بخشتا جو اپنے بھائی سے بغض و کینہ رکھتا ہو۔ بلکہ اس کے بارے میں یہ فرمان صادر فرماتا ہے کہ ابھی ان دونوں کو یوں ہی رہنے دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔ (کنز العمال ج۳ صہ ۲۶۵)

۵۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حلال نہیں ہے کہ مسلمان (بغض و کینہ کے سبب سے) تین دن سے زیادہ تعلق کاٹ کر اس کو چھوڑ دے جو تین دن سے زیادہ اس طرح تعلق چھوڑے رہے گا اور اسی حالت میں مر جائے گا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(مشکوٰۃ ج۲ صہ ۴۲۸ بحوالہ ابوداؤد)

۶۔ حدیث:۔ حضرت ابوخراش سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو ایک سال تک اپنے (دینی) بھائی کو چھوڑے رہے۔ تو یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ گویا اس کا خون بہا دیا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۸ بحوالہ ابوداؤد)

(۶۲) مکر اور دھوکا بازی

مسلمانوں کے ساتھ مکر یعنی دھوکا بازی اور دغا بازی کرنا قطعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب عظیم ہے۔

اس کی ممانعت و حرمت کے بارے میں چند حدیثیں بڑی ہی رقت خیز و عبرت آموز ہیں۔

۱۔ حدیث :۔ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی مومن کو ضرر پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر اور دھوکا بازی کرے وہ ملعون ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۸ بحوالہ ترمذی)

۲۔ حدیث :۔ حضرت ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کو ضرر پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ ضرور اس کو ضرر پہنچائے گا اور جو مسلمانوں کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈالے گا۔

۳۔ حدیث :۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو ہمارے ساتھ دھوکا بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور مکر و دھوکا بازی جہنم میں ہے۔

(کنز العمال جلد ۳ ص ۳۱۰)

۴۔ حدیث :۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کے ساتھ مکر کرے یا نقصان پہنچائے یا دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۳۱۰)

۵۔ حدیث :۔ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ (۱) دھوکا باز (۲) بخیل (۳) احسان جتانے والا۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۳۱۰)

(۶۳) کسی کا مذاق اُڑانا

اہانت اور تحقیر کے لئے زبان یا اشارات یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اڑانا حرام و گناہ ہے کیونکہ اس سے ایک مسلمان کی تحقیر اور اس کی ایذا رسانی ہوتی ہے اور کسی مسلمان کو حقیر کرنا اور دکھ دینا سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

(الحجرات رکوع ۲)

اے ایمان والو! نہ مرد مردوں کا مذاق اڑائیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسی اڑانے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ کچھ بعید نہیں کہ وہ ان ہنسی اڑانے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ زنی نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔ کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔

اس کی ممانعت اور شناعت کے بارے میں چند حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔

۱۔ حدیث:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں کسی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا۔ اگرچہ اس کے بدلے میں اتنا اتنا مال مجھے مل جائے۔

(احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۳۱ بحوالہ ابوداؤد ترمذی)

۲۔ حدیث:۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن

لوگوں کا مذاق اڑانے والے کے سامنے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آؤ، آؤ تو وہ بہت ہی بے چینی اور غم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے سامنے آئے گا مگر جیسے ہی وہ دروازے کے پاس پہنچے گا وہ دروازہ بند ہو جائے گا۔ پھر ایک دوسرا جنت کا دروازہ کھلے گا اور اس کو پکارا جائیگا کہ آؤ یہاں آؤ چنانچہ یہ بے چینی اور رنج و غم میں ڈوبا ہوا اُس دروازے کے پاس جائے گا تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا۔ اسی طرح اس کے ساتھ معاملہ ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ جب دروازہ کھلے گا اور پکار پڑے گی تو وہ نہیں جائے گا اس طرح وہ جنت میں داخل ہونے سے محروم رہے گا) (احیاء العلوم ج۳ صہ ۱۳۱)

۳ حدیث: ۔ جو اپنے کسی دینی بھائی کو اس کے کسی ایسے گناہ پر عار دلائے گا جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو عار دلانے والا اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ خود اُس گناہ کو نہ کرے۔ (احیاء العلوم ج۳ صہ ۱۳۱)

مسائل و فوائد

بہر حال کسی کو ذلیل کرنے اور اس کی تحقیر کرنے کے لئے اس کی خامیوں کو ظاہر کرنا اس کا مذاق اُڑانا۔ اس کی نقل اتارنا یا اُس کو طعنہ مارنا یا عار دلانا یا اُس پر ہنسنا یا اس کو بُرے بُرے القاب سے یاد کرنا اور اس کی ہنسی اڑانا مثلاً آج کل کے بزعم خود اپنے کو عرفی شرفاء کہلانے والے کچھ قوموں کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں اور محض قومیت کی بنا پر ان کا تمسخر اور استہزاء کرتے اور مذاق اڑاتے رہتے ہیں اور قسم قسم کے دل آزار القاب سے یاد کرتے رہتے ہیں کبھی طعنہ زنی کرتے ہیں۔ کبھی عار دلاتے ہیں۔ یہ سب حرکتیں حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ لہٰذا ان حرکتوں سے توبہ لازم ہے ورنہ یہ لوگ فاسق ٹھہریں گے۔

اسی طرح سیٹھوں اور مالداروں کی عادت ہے کہ وہ غریبوں کے ساتھ تمسخر اور اہانت آمیز القاب سے ان کو عار دلاتے اور طعنہ زنی کرتے رہتے ہیں اور طرح طرح سے ان کا مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ جس سے غریبوں کی دل آزاری ہوتی رہتی ہے۔ مگر وہ اپنی غربت اور مفلسی کی وجہ سے مالداروں کے سامنے دم نہیں مار سکتے۔ ان مالداروں کو ہوش

ہیں آجانا چاہیئے کہ اگر وہ اپنے ان کرتوتوں سے توبہ کر کے باز نہ آئے تو یقیناً وہ قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہو کر جہنم کے سزاوار بنیں گے اور دنیا میں ان غریبوں کے آنسو قہر خداوندی کا سیلاب بن کر ان مالداروں کے محلات کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جائیں گے۔ کیونکہ ؎

بشر کو صبر نہیں ورنہ یہ مثل سچ ہے
کہ چپ کی داد "غفور رحیم" دیتا ہے

(۶۴) مسجد میں دنیا کی بات کرنا

مسجدوں میں دنیا کی بات چیت کرنا اور شور مچانا منع ہے اس گناہ سے بچنا لازم ہے کیونکہ حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱۔ **حدیث:۔** حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسجدوں میں دنیا کی باتیں لوگ کریں گے تو تم ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو کہ ان کو خدا سے کچھ کام نہیں۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۷۱ بحوالہ بیہقی)

۲۔ **حدیث:۔** حدیث میں آیا ہے کہ مسجد میں دنیاوی بات چیت نیکیوں کو اس طرح کھا ڈالتی ہے جس طرح چوپائے گھاس کو کھا ڈالتے ہیں۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۵۲)

۳۔ **حدیث:۔** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ کوئی مسجد میں سودا بیچ رہا ہے یا سودا خرید رہا ہے تو تم لوگ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تمھاری تجارت میں نفع نہ دے اور جب تم دیکھو کہ کوئی اپنی گم شدہ چیز کو چلا چلا کر مسجد میں ڈھونڈ رہا ہے تو تم کہہ دو کہ خدا کرے تمھاری گم شدہ چیز تمھیں نہ ملے۔ (الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۰۳ بحوالہ نسائی وغیرہ)

۴۔ **حدیث:۔** حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا تو کسی نے مجھ کو کنکری ماری۔ جب میں نے دیکھا تو وہ امیر المومنین حضرت

عمر رضی اللہ عنہ تھے انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو جو مسجد میں پکار کر باتیں کر رہے تھے۔ میرے پاس لاؤ تو میں ان دونوں کو لایا تو امیر المومنین نے اُن دونوں سے پوچھا کہ تم دونوں کہاں کے رہنے والے ہو؟ تو ان دونوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں تو امیر المومنین نے فرمایا کہ اگر تم دونوں مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تم دونوں کو مار مار کر درد مند کر دیتا۔ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کر رہے ہو؟ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱، بحوالہ بخاری)

۵۔ حدیث:۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے ایک جانب ایک میدان بنا دیا تھا جس کو لوگ "بطیحا" کہتے تھے اور امیر المومنین نے یہ فرمایا تھا کہ جو کوئی شور کرے یا شعر گائے یا بلند آواز سے گفتگو کرے تو وہ مسجد سے نکل کر اس میدان میں آ جائے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱، بحوالہ موطا)

(۶۵) قرآن مجید بھلا دینا

قرآن مجید پڑھ کر غفلت اور لاپروائی سے اس کو بھلا دینا بہت سخت گناہ ہے اس کے بارے میں چند حدیثیں بہت ہی لرزہ خیز ہیں۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے تمام ثوابوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا یہاں تک کہ مسجد سے کسی گندی چیز کے نکالنے کا ثواب بھی پیش کیا گیا اور میری امت کے تمام گناہوں کو بھی میرے سامنے پیش کیا گیا تو میں نے اس سے بڑا کسی گناہ کو نہیں دیکھا کہ آدمی نے قرآن مجید کی کوئی سورہ یا آیت جو اسے یاد تھی اُسے بھلا دیا۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۵۹ بحوالہ ابوداؤد)

۲۔ حدیث:۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی قرآن پڑھ کر اس کو بھلا دے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس

حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ جذامی (کوڑھی) ہوگا۔

(الترغیب والترہیب ج۲ ص ۳۵۹)

۳۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس سینے میں کچھ بھی قرآن مجید نہ ہو تو وہ ویران گھر کے مثل ہے۔

(الترغیب والترہیب ج۲ ص ۳۵۹ بحوالہ ترمذی)

(۶۶) کسی دوسرے کو اپنا باپ بنا لینا

اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان و نسب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نسب جوڑنا حرام و گناہ اور جنت سے محروم کر کے دوزخ میں لے جانے والا کام ہے اس بارے میں بڑی سخت وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں بہت عبرت خیز ہیں۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعوی کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔

(الترغیب والترہیب ج۳ ص ۸۳ بحوالہ بخاری و مسلم و ابن ماجہ)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے۔ حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس شخص نے ناشکری کی۔ (الترغیب والترہیب ج۳ ص ۷۳ بحوالہ بخاری)

۳۔ حدیث:۔ حضرت یزید بن شریک بن طارق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے یا جو غلام اپنے مولیٰ کے غیر کو اپنا مولیٰ بتائے تو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے اور قیامت میں ان دونوں کی نہ کوئی

فرض عبادت مقبول ہوگی۔ نہ کوئی نفل عبادت قبول ہوگی۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص۳، بحوالہ بخاری و مسلم و ابو داؤد)

۴۔ حدیث:۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا آدمی کے گنہگار ہونے کو یہی کافی ہے۔ کہ آدمی اپنے نسب سے اظہار برائت کرتے ہوئے کسی دوسرے خاندان سے ہونے کا دعویٰ کرے جس خاندان سے اس کا ہونا لوگوں کو معلوم نہیں ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۳ ص۳، بحوالہ احمد و طبرانی)

۵۔ حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے۔ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ سے پائی جائے گی۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص۴)

۶۔ حدیث:۔ حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی ایسے نسب کا دعویٰ کرے جس نسب میں اس کا ہونا لوگوں کو معلوم و مشہور نہیں۔ تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی۔ اور جو نسب کا انکار کرے اس نے بھی اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص۴ بحوالہ طبرانی فی الاوسط)

مسائل و فوائد

مذکورہ بالا حدیثوں کو پڑھ کر ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ جو ملک میں خواہ مخواہ اپنا خاندان و نسب بدل کر کسی اونچے خاندان سے اپنا رشتہ نسب ملا لیتے ہیں۔ سیکڑوں ایسے ہیں جن کو سیکڑوں برس سے لوگ یہی جانتے ہیں کہ وہ یہیں کے باشندے ہیں اور ان کے آبا و اجداد برسوں پہلے اسلام قبول کر کے مسلمان ہو گئے تھے مگر آج کل وہ عربی النسل بن کر اپنے کو صدیقی و فاروقی و عثمانی و سید کہنے لگے ہیں انھیں سوچنا چاہیئے کہ وہ لوگ الیا کر کے کتنے بڑے گناہ کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خداوند کریم ان لوگوں کو صراط مستقیم پر

چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس حرام وجہنمی کام سے ان لوگوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے آمین

(۶۷) بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنا

جس شخص کے دو یا دو سے زیادہ بیویاں ہوں۔ اس پر فرض ہے کہ سب بیویوں کو کھانا کپڑا اور خرچ اور بستر کا حق اور سب بیویوں کے پاس سونے میں بالکل برابری کرے ہرگز ہرگز کسی بیوی کو کم کسی کو زیادہ نہ دے ورنہ وہ گناہ میں مبتلا ہوگا اور جہنم کی سزا کا حق دار ہوگا۔ اس بارے میں یہ چند حدیثیں بہت عبرت خیز و نصیحت آمیز ہیں۔

۱۔ **حدیث:**۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ اُن دونوں کے حقوق کو ادا کرنے میں برابری نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کی ایک جانب کا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۲۷۹ بحوالہ ترمذی ونسائی وغیرہ)

۲۔ **حدیث:**۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ایک ہی کی طرف مائل ہو جائے تو وہ قیامت میں اس حالت میں آئے گا کہ اُس کے بدن کی ایک شق گری ہوئی ہوگی (یعنی ایک طرف جھکی اور ٹیڑھی ہوئی ہوگی) (الترغیب والترہیب ج۳ ص۶۰ بحوالہ نسائی)

۳۔ **حدیث:**۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک عدل وانصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے دربار میں نور کے منبروں پر ہوں گے جو لوگ اپنے فیصلوں میں اور اپنی بیویوں کے معاملہ میں اور ان تمام کاموں میں جن کے وہ والی بنے ہیں عدل کرتے ہیں۔

(الترغیب والترہیب ج۳ ص۶۰ بحوالہ مسلم)

(۶۸) بائیں ہاتھ سے کھانا پینا

بائیں ہاتھ سے کھانا پینا یا کوئی چیز بائیں ہاتھ سے لینا دینا ممنوع ہے۔ حدیثوں میں اس

کی ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ نیچے تحریر کی ہوئی حدیثوں کو بغور پڑھئے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز ہرگز تم میں کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز کھائے نہ کچھ پیوے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے اور حضرت نافع رضی اللہ عنہ اس حدیث میں اتنا اور بھی بیان کرتے تھے کہ بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز لیوے نہ دیوے۔

(الترغیب والترہیب ج۳ ص۱۲۷ بحوالہ مسلم وغیرہ)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کا ہر ایک داہنے ہاتھ سے کھائے اور داہنے ہاتھ سے پیوے اور داہنے ہاتھ سے ہر چیز دے اور لے۔ اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا اور لیتا دیتا ہے۔

(ابن ماجہ ص۲۴۳)

مسائل وفوائد

میں نے اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ دسترخوان پر بائیں ہاتھ سے لوگ اس خیال سے پانی پی لیا کرتے ہیں کہ گلاس میں جھوٹا نہ لگ جائے اسی طرح بعض لوگ چائے کا کپ تو داہنے ہاتھ سے پکڑے رہتے ہیں اور طشتری میں چائے ڈال کر بائیں ہاتھ سے چائے پیتے ہیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ گلاس میں اگرچہ سالن وغیرہ لگ جائے مگر بہر حال پانی داہنے ہی ہاتھ سے پینا چاہیئے۔ اور چائے کا کپ بائیں ہاتھ میں لے کر ساسر میں وٹ کر چائے داہنے ہی ہاتھ سے پینی چاہیئے تاکہ شیطان کے طریقے سے بچیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ادا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶۹) کتا پالنا

شکار کرنے کے لئے کھیتی کی حفاظت کے لئے، مویشیوں کی حفاظت کے لئے مکان کی حفاظت کے لئے ان چار مقصدوں کے لئے کتا پالنا جائز ہے۔ باقی ان

کے سوا مثلاً کھیلنے کے لئے، دل لگی اور تفریح کے لئے لڑانے یا دوڑانے کے لئے یا کسی اور کام کے لئے کتا پالنا ناجائز وممنوع ہے۔ چنانچہ بہت سی حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص شکار یا مویشیوں کی حفاظت کے علاوہ (کسی فضول کام) کے لئے کتا پالے گا۔ تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط گھٹتا رہے گا۔

(الترغیب والترہیب ج ۴ صد ۶۵ بحوالہ بخاری ومسلم)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھیتی اور مویشی کی حفاظت کے علاوہ اگر کوئی کسی دوسرے مقصد سے کتا پالے گا تو روزانہ اسکا ثواب ایک قیراط گھٹتا رہے گا۔

(الترغیب والترہیب ج ۴ صد ۶۷ بحوالہ بخاری ومسلم)

۳۔ حدیث:۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے رک گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ کس چیز نے آپ کو آنے سے روک دیا تھا؛ تو انھوں نے کہا کہ ہم فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔ (الترغیب والترہیب ج ۴ صد ۶۸ بحوالہ احمد)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ میں شب گزشتہ بھی آیا تھا مگر میرے مکان میں داخل ہونے میں یہ رکاوٹ پڑ گئی کہ مکان کے دروازے میں کچھ آدمیوں کی تصویریں تھیں اور گھر کے اندر ایک پردہ تھا اس پر بھی تصویریں بنی ہوئی تھیں اور گھر کے اندر ایک کتا بھی تھا۔ تو آپ حکم دیجئے کہ تصویروں کے سر کاٹ ڈالے جائیں تاکہ وہ درخت کے مثل ہو جائیں۔ اور پردے کے بارے میں یہ حکم دے دیجئے کہ اس کو پھاڑ کر دو مسندیں بنالی جائیں جو زمین

میں پڑی رہیں اور روندی جاتی رہیں اور حکم دے دیجئے کہ کتا مکان سے نکال دیا جائے یہ حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کا کتا تھا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تخت کے نیچے تھا۔ چنانچہ وہ کتا نکال دیا گیا۔

(الترغیب والترہیب ج ۴ صہ ۶۹ بحوالہ ابوداود و ترمذی)

مسائل وفوائد

کاشانۂ نبوت میں حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے کُتے اور تصویروں کا موجود رہنا اس وقت تھا جبکہ تصویروں اور کتوں کا مکان کے اندر رہنا حرام نہیں ہوا تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے اسی واقعہ کی وجہ سے تصویروں اور کتوں کا مکانوں میں رکھنا ناجائز قرار دے دیا گیا اس ممانعت کے بعد اب کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ مکان یا کپڑوں پر کوئی جاندار کی تصویر رکھے اسی طرح شکار کے لئے اور کھیتی و مویشی و مکان کی حفاظت کے لئے تو کتا پالنا شریعت میں جائز ہے باقی ان کے سوا دوسرے تمام کتوں کا پالنا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو ان خلاف شرع کاموں سے بچنا لازم ہے۔ کیونکہ شریعت ہی مسلمانوں کے لئے دونوں جہانوں میں صلاح و فلاح کا واحد ذریعہ ہے۔ مغربی تہذیب کے دلدادوں کی ہرگز ہرگز پیروی نہیں کرنی چاہیئے جو کتوں کو اپنی اولاد کی طرح پالتے اور گود میں لئے پھرتے ہیں بلکہ جوشِ محبت میں کتوں کا منھ بھی چومتے رہتے ہیں۔ (ولا حول ولا قوۃ الا باللہ)

(۷) بلا ضرورت بھیک مانگنا

بلا ضرورت محض اپنا مال بڑھانے کے لئے بھیک مانگنا حرام و گناہ ہے اور حدیثوں میں بکثرت اس کی ممانعت آئی ہے۔ چند حدیثیں یہاں تحریر کی جاتی ہیں۔

۱ حدیث: ۔ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے قبیصہ! مال کا سوال کرنا اور

بھیک مانگنا تین شخصوں کے علاوہ کسی کے لئے درست وحلال نہیں۔ ایک تو وہ شخص کہ اس نے کسی کی ضمانت لی ہو اور اس کے پاس مال نہ ہو۔ تو اس کے لئے حلال ہے کہ وہ بھیک مانگ کر اپنی ضمانت کی رقم ادا کرے۔ دوسرے وہ کہ کسی آفت نے اس کے مال کو ہلاک کر دیا تو اس کے لئے حلال ہے کہ وہ اپنے سامان زندگی کو درست کرنے کے لئے بقدر ضرورت بھیک مانگ کرتا ہے۔ تیسرے وہ شخص جو فاقہ میں مبتلا ہو گیا ہو یہاں تک کہ تین آدمی جو عقل مند ہوں اس کی قوم میں سے اٹھ کر یہ کہہ دیں کہ یقیناً یہ شخص واقعی فاقہ کشی میں مبتلا ہو گیا ہے۔ تو وہ شخص زندگی کے گزارہ بھر بقدر حاجت بھیک مانگ سکتا ہے۔ ان تین شخصوں کے علاوہ جو بھیک مانگے اور دوسروں سے مال کا سوال کرے تو اے قبیصہ! وہ مال حرام ہے جس کو وہ کھا رہا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۳ بحوالہ مسلم)

۲ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا مال بڑھانے کے لئے بھیک مانگتا ہے وہ جہنم کا انگارہ مانگ رہا ہے تو اس کو کم مانگے یا زیادہ یہ اس کو سمجھ لینا چاہیئے

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۲ بحوالہ مسلم)

۳ حدیث حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو حضور نے مجھے مال عطا فرما دیا پھر میں نے دوبارہ مانگا تو پھر بھی حضور نے مجھے مال عطا فرما دیا اور مجھ سے یہ فرمایا کہ اے حکیم! یہ مال سبز اور میٹھا ہے (یعنی بہت مرغوب و پسندیدہ چیز ہے) تو جو آدمی اس کو اپنے نفس کی سخاوت کے ساتھ لے گا۔ اس مال میں برکت ہو گی اور جو نفس کی لالچ کے ساتھ اس کو لے گا۔ اس مال میں برکت نہیں ہو گی اور اس کی مثال یہ ہو گی کہ کوئی کھاتا ہے اور آسودہ نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں نے کہہ دیا کہ یا رسول اللہ! میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے کہ میں آپ کے بعد کسی سے زندگی بھر کچھ نہیں مانگوں گا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴۔ حدیث :۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سوال کرنے (بھیک مانگنے) سے بچے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا اور جو مالداری ظاہر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو مالدار بنائے گا اور جو صابر بنے گا اللہ تعالیٰ اس کو صابر بنا دے گا اور صبر سے بہتر اور وسیع عطیہ کوئی نہیں ہے جو کسی کو دیا گیا ہو۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۲ بحوالہ بخاری ومسلم)

۵۔ حدیث :۔ حضرت سہل بن الحنظلیہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ سوال سے مستغنی ہو اور پھر اس کے باوجود بھیک مانگے تو وہ جہنم کی بہت زیادہ آگ مانگ رہا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۳ بحوالہ ابوداؤد)

۶۔ حدیث :۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو اس بات کا ضامن ہو جائے کہ میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا تو میں اس کے لئے جنت دلانے کا ضامن ہوں یہ سن کر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں یا رسول اللہ! اس بات کی ضمانت لیتا ہوں۔ تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ وہ کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۳ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

۷۔ حدیث :۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ تم میں کا کوئی اپنی رسی لے کر جائے اور لکڑیوں کا ایک گٹھر اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اس کو بیچ کر اپنی ذات کا گزارہ کرے یہ اس سے بہت اچھا ہے کہ وہ لوگوں سے بھیک مانگے کہ کوئی اس کو دے گا اور کوئی منع کرے گا

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۳ بحوالہ بخاری)

مسائل و فوائد

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بلا ضرورت لوگوں سے مال کا سوال کرنا اور بھیک مانگنا حرام و گناہ

ہے اس زمانے میں کچھ لوگوں نے بھیک مانگنے کو اپنا پیشہ اور کمائی کا ذریعہ بنا لیا ہے حالانکہ وہ لوگ مستغنی اور غنی ہیں ان لوگوں کو مذکورۂ بالا فرامین نبوت سے عبرت و نصیحت حاصل کرنی چاہیئے کہ وہ لوگ بھیک مانگ مانگ کر دولت نہیں جمع کر رہے ہیں بلکہ جہنم کا انگارہ جمع کر رہے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

قارئین کے لئے ضروری ہدایات

۱۔ مذہب اہلسنت وجماعت پر قائم رہیں جو سلف صالحین اور گزشتہ علماء حرمین شریفین کا مذہب ہے سنیوں کے جتنے مخالف مذاہب ہیں مثلاً وہابی، رافضی، قادیانی نیچری وغیرہ ان سب سے جدا رہیں اور سب کو اپنا دینی دشمن اور مخالف جانیں۔ نہ ان کی باتوں کو سنیں نہ ان کی صحبت میں بیٹھیں۔ ان کی تقریروں اور تحریروں کو نہ سنیں نہ پڑھیں کیونکہ شیطان کو (معاذ اللہ) دل میں وسوسہ ڈالتے دیر نہیں لگتی۔ آدمی کو جہاں مال یا آبرو کے برباد ہونے کا اندیشہ ہو وہاں ہرگز کوئی عقلمند نہیں جا سکتا اور دین وایمان تو مسلمان کی سب سے زیادہ عزیز چیز ہے لہٰذا اس کی محافظت میں حد سے زیادہ جد وجہد اور کوشش فرض ہے۔ مال اور دنیا کی عزت اور دنیا کی زندگی تو فقط دنیا ہی تک محدود ہیں اور دین وایمان سے آخرت اور ہمیشگی کے گھر میں کام پڑنے والا ہے۔ اس لئے جان ومال اور دنیاوی عزت سے بڑھ کر دین وایمان کی حفاظت کا سامان کرنا بیحد ضروری ہے۔

۲۔ نماز پنجگانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے مردوں کو مسجد وجماعت کا التزام بھی واجب ہے بے نماز مسلمان گویا تصویر کا آدمی ہے کہ ظاہری صورت انسان کی ہے مگر انسان کا کام کچھ نہیں یاد رکھو کہ بے نماز وہی نہیں ہے جو کبھی نہ پڑھے بلکہ جو ایک وقت کی بھی قصداً نماز چھوڑ دے وہ بے نماز ہے کسی کی نوکری ملازمت خواہ تجارت وغیرہ کسی حاجت کے سبب ایک وقت کی بھی نماز قضا کر دینی سخت ناشکری اور پرلے سرے کی نادانی وگناہ کبیرہ ہے جو جہنم میں لے جانے والی ہے۔ کوئی آقا یہاں تک کہ کافر کا بھی اگر کوئی نوکر ہو تو وہ اپنے ملازم کو نماز سے باز نہیں رکھ سکتا اور اگر کوئی آقا اپنے نوکر کو

نماز سے منع کرے تو ایسی نوکری ہی قطعاً حرام ہے اور نماز چھوڑ کر کوئی بھی رزق کا ذریعہ روزی میں برکت نہیں لا سکتا۔ یاد رکھو کہ رزق اور روزی دینا اسی کا کام ہے جس نے نماز فرض کی ہے لہٰذا اس رزاق مطلق پر توکل اور بھروسا کرتے ہوئے ہمیشہ رزق و روزی کا ذریعہ ایسی ہی نوکری اور ملازمت کو بنانا لازم ہے کہ جس میں خدا کے فرائض کو چھوڑنا نہ پڑے ورنہ سخت غضب الٰہی میں مبتلا ہوگا۔

۳۔ جتنی نمازیں قضا ہوگئی ہیں سب کا ایسا حساب لگائیں کہ تخمینے میں باقی نہ رہ جائیں۔ اور ان سب کو بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کریں اور اس میں ہرگز ہرگز کاہلی نہ کریں کیونکہ موت کا وقت معلوم نہیں اور جب تک فرض ذمہ پر باقی ہوتا ہے کوئی نفل مقبول نہیں ہوتا۔

جب چند نمازیں قضا ہوئی ہوں مثلاً سو بار کی فجر قضا ہے تو اس قضا کو پڑھتے وقت ہر بار یوں نیت کریں کہ سب میں پہلی وہ فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اس کی نیت کرتا ہوں۔ اسی طرح باقی نمازوں میں جو سب سے پہلی ہے اس کی نیت کریں۔ اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نماز میں نیت کر کے سب نمازوں کو پوری کر لیں یاد رکھو کہ قضا میں فقط فرضوں اور وتروں یعنی ہر دن اور ہر رات کی صرف بیس رکعت ادا کی جاتی ہے۔ سنتوں اور نفلوں کو قضا میں پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

۴۔ جتنے روزے بھی قضا ہوئے ہوں دوسرا رمضان آنے سے پہلے ادا کر لئے جائیں۔ کیونکہ موت کا وقت معلوم نہیں۔ لہٰذا فرض کی ادائیگی میں ہرگز ہرگز تاخیر نہ کریں۔

۵۔ جن لوگوں پر زکوٰۃ فرض ہے وہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ بھی ضرور ادا کرتے رہیں اور جتنے برسوں کی زکوٰۃ نہ دی ہو فوراً حساب کر کے ان سب کو ادا کریں۔ ہر سال کی زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے ہی دے دیا کریں۔ سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے میں دیر لگانا گناہ ہے۔ اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ شروع سال ہی سے رفتہ رفتہ زکوٰۃ دیتے رہیں اور سال پورا ہونے پر حساب کریں اگر پوری ادا ہو گئی ہو تو بہتر ہے۔ ورنہ جتنی باقی ہو فوراً دے دیں اور اگر کچھ زیادہ رقم نکل گئی ہو تو اس کو آئندہ سال میں مجرا کر لیں۔

۶۔ صاحب استطاعت پر حج بھی فرض ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت بیان کرتے

فرمایا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ یعنی جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تارک حج کے بارے میں فرمایا ہے کہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین و الحمد للہ رب العالمین ؕ
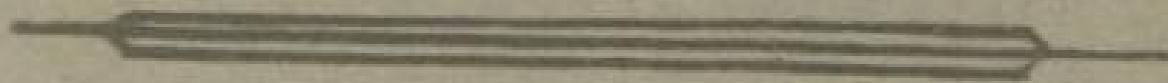
تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

جہنّم کے خطرات
و
قیامت کب آئیگی

حضرت علّامہ عبد المصطفٰے مجدّدی

رُومی پبلیکیشنز
۳۸ اُردو بازار
لاہور۔ ۲

سیرتِ مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علامہ الحاج عبد المصطفیٰ اعظمی مجددی مدظلہ

ملنے کا پتہ

فرید بُک سٹال

۴۰ اردو بازار لاہور ۲

اللہ اکبر

قیامت کی ہیبت سے سب کانپتے ہیں
کہ قہارِ عالم کا دربار ہو گا!
مگر پھر بھی ہے آرزوئے قیامت
کہ محبوبِ باری کا دیدار ہو گا
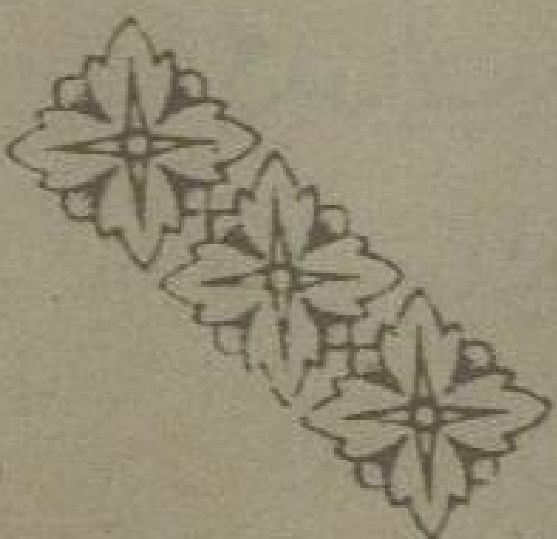
غرضِ تالیف

"قیامت" اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے مگر اس عقیدہ کا اس زمانے میں چرچا بہت ہی کم ہوگیا ہے اس لئے کچھ عوام تو اس سے غافل اور بعض تو اس عقیدہ کی اہمیت ہی سے جاہل ہیں اس لئے خیال ہوا کہ عقیدۂ قیامت کے بارے میں بھی چند صفحات لکھ دوں اور قیامت کی چند نشانیوں کا تذکرہ بھی تحریر کردوں تاکہ لوگ ان نشانیوں کو دیکھ دیکھ کر قیامت کو یاد رکھیں اور جو لوگ اس سے جاہل یا شکوک وشبہات کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں وہ ان نشانیوں کے ذریعہ صراطِ مستقیم کی اس شاہراہ پہ آجائیں کہ تقریباً چودہ سو برس پہلے نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جن نشانیوں کے بارے میں خبر دی تھی۔ جب وہ ہماری نگاہوں کے سامنے کچھ آچکیں اور کچھ آرہی ہیں تو یقیناً دوسری نشانیوں کا ظہور اور قیامت کا آنا بھی ضرور بالضرور حق اور یقیناً بلاشبہ برحق ہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں پچاس عنوانوں کے تحت علاماتِ قیامت کی پچاس حدیثوں اور ان کے تراجم وتشریحات کا مجموعہ "قیامت کب آئے گی؟" کے نام سے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند قدوس اس گلدستۂ احادیث کو سندِ قبول عطا فرمائے۔ اور اس کتاب کو گلشنِ ہدایت کا پھول بنا کر مجھ ظلوم وجہول اور میرے والدین واعزہ کے لئے جنۃ الفردوس کا ذریعہ حصول بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الصلوٰۃ والسلام

الیٰ یوم الدین ط

فہرست مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

قیامت کا بیان

اللہ تعالٰی نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا کہ "اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ" یعنی بے شک قیامت آنے والی ہے۔

قیامت کیا ہے؟ اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں کو اُن کے اچھے اور بُرے کاموں کا بدلہ دینے کے لئے ایک خاص دن مقرر فرما دیا ہے جس دن وہ نیکوکاروں اور بدکاروں کے اچھے اور بُرے اعمال کی جزا و سزا کا فیصلہ فرمائے گا۔ اور نیکوں کو جنت کی نعمتیں اور بدوں کو جہنم کا عذاب دے گا اسی دن کا نام قیامت ہے۔

قیامت کس طرح آئے گی؟ قیامت ایک دم اچانک اور بالکل ہی ناگہاں آئے گی۔ لوگوں کو اس کا کوئی خیال ہی نہیں رہے گا اور روزانہ کے مطابق لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ دفعتہً اللہ تعالٰی حضرت اسرافیل علیہ السلام کو "صور" پھونکنے کا حکم دے گا "صور" بگل کی طرح ایک چیز ہے جس کو حضرت اسرافیل علیہ السلام اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے آسمان پر اللہ تعالٰی کے حکم کے انتظار میں کھڑے ہوئے ہیں۔ شروع شروع میں صور کی آواز بہت ہی باریک اور سُریلی ہوگی مگر رفتہ رفتہ یہ آواز بلند اور بھیانک ہوتی جائے گی۔ یہاں تک کہ لوگ کان لگا کر اس آواز کو سنیں گے اور بے ہوش و بدحواس ہو کر گرتے اور مرتے چلے جائیں گے آسمان ٹوٹ پھوٹ کر اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑے گا زمین میں اتنا زبردست زلزلہ اور خوفناک بھونچال آجائے گا کہ زمین زور زور سے ہلنے اور کانپنے لگے گی۔ یہاں تک کہ ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائے گی بلکہ گرد و غبار بن کر اڑنے لگے گی۔ چھوٹے بڑے پہاڑ چکنا چور ہو کر دُھنے

ہوئے اُون کی طرح ادھر ادھر اڑتے پھریں گے۔ چاند سورج اور ستارے بے نور ہو کر جھڑ جائیں گے اور ہر طرف ایسی آفت و ہلاکت اور تباہی و بربادی پھیل جائے گی کہ تمام جاندار اور بے جان سب چھوٹی بڑی چیزیں یہاں تک کہ خود حضرت اسرافیل علیہ السلام اور ان کا صور سبھی فنا ہو جائیں گے اور اللہ کے سوا کوئی بھی موجود و باقی نہیں رہے گا اس وقت خداوند قدوس اپنی جلالی شان کے ساتھ یہ اعلان فرمائے گا کہ "لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ" آج کس کی بادشاہی ہے۔ کہاں ہیں آج زور و زبردستی کرنے والے؛ کدھر ہیں آج گھمنڈ و تکبر کرنے والے مگر وہاں کوئی موجود ہی نہیں ہوگا جو جواب دے پھر خود ہی اپنی عظمت و کبریائی کے ساتھ ارشاد فرمائے گا: "لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ" آج صرف اللہ ہی کی سلطنت ہے جو ایک ہے اور نہایت ہی غلبہ والا ہے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا۔ اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دے گا اب کی مرتبہ حضرت اسرافیل علیہ السلام جونہی صور پھونکیں گے سب اگلے پچھلے انسان و جن اور فرشتے اور تمام جاندار مخلوق زندہ ہو کر موجود ہو جائیں گے اور تمام مُردے اپنی اپنی قبروں اور مرگھٹوں سے یا جہاں جہاں بھی ان کی لاشوں کے ذرات پڑے ہوں گے سب اپنی اپنی جگہوں سے زندہ ہو کر نکل پڑیں گے سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور سے اس شان کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے کہ آپ کے داہنے مقدس ہاتھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا اور بائیں مبارک ہاتھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا پھر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مبارک قبرستانوں میں جو مسلمان دفن ہیں ان سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدان محشر میں تشریف لے جائیں گے اور تمام دنیا بھر کے اگلے اور پچھلے انسان و جن وغیرہ سب کے سب اسی میدانِ محشر میں جمع ہوں گے جہاں سب کے اچھے اور برے اعمال کا وزن اور حساب ہوگا۔

میدانِ محشر میدانِ محشر ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا۔ اس دن زمین اتنی ہموار اور صاف ستھری ہو گی کہ اس میدان کا ایک کنارہ دوسرے

کنارے سے صاف دکھائی دے گا۔ اس دن زمین تانبے کی ہوگی اور سورج زمین سے صرف ایک میل کی دوری پر ہوگا اُس دن پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا اس دن کی دھوپ اور تپش سے خدا کی پناہ! سروں میں بھیجے کھولتے ہوں گے۔ پیاس کی شدت کا یہ عالم ہوگا کہ زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی اور کسی کسی کی زبانیں باہر نکل پڑی ہوں گی۔ اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ کسی کے ٹخنوں تک کسی کے گھٹنوں تک، کسی کی کمر تک اور کوئی اپنے پسینوں میں ڈبکیاں لگاتا ہوگا۔ ان تکلیفوں اور مصیبتوں کے ساتھ بے کسی و بے بسی کا یہ حال ہوگا کہ کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہیں ہوگا۔ بھائی بھائی سے بھاگے گا۔ ماں باپ اپنی اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے۔ بچے ماں باپ سے بچھڑ جائیں گے شوہر بیوی سے اور بیوی شوہر سے بیزار ہو کر سب ایک دوسرے سے جان چراتے پھریں گے۔

یہ ایسا کٹھن اور دہشت ناک دن ہوگا کہ تکالیف اور آلام و مصائب کے بوجھ سے چھوٹے چھوٹے بچے دکھ درد اور رنج و غم اٹھاتے اٹھاتے بوڑھے ہو جائیں گے۔ حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے۔ خوف و دہشت اور پریشانیوں سے لوگ پراگندہ ٹڈیوں کی طرح ادھر ادھر گرتے پڑتے ہوں گے اور لوگ مدہوشی اور بدحواسی کے عالم میں اس طرح لڑکھڑاتے ہوئے چلیں گے کہ گویا نشہ کی حالت میں ہیں۔ حالانکہ لوگ نشہ میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سختیاں انھیں مدہوش اور بدحواس بنا کر اس حال میں پہنچا دیں گی۔

(مضامین قرآن مجید واحادیث شریفہ)

نامۂ اعمال

قیامت کے دن ہر ایک آدمی کی زندگی بھر کا نامۂ اعمال اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا، نیکوں کے داہنے ہاتھ میں اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں۔ کافر کا سینہ توڑ کر اس کا بایاں ہاتھ اس کی پیٹھ کے پیچھے نکال کر اس کے بائیں ہاتھ میں اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا۔ (قرآن و حدیث)

میزانِ عمل

قیامت کے دن ہر آدمی کے اعمال میزان میں تولے جائیں گے جس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا وہ جنت کی نعمتوں میں آرام و چین کی زندگی بسر کرے گا اور جس کے گناہوں کا پلہ بھاری ہوگا اور نیکیوں کا پلہ ہلکا پڑ جائے گا اس کا

ٹھکانا جہنم میں ہوگا اور وہ طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار کیا جائے گا۔ (قرآن وحدیث)

حساب وکتاب

قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو اپنی نعمتیں یاد دلاکر ان کی عمر بھر کی نیکیوں اور گناہوں کا حساب لے گا۔ اللہ تعالیٰ بعض مومنین سے اس طرح حساب لے گا کہ ان سے پوچھے گا کہ تم نے یہ گناہ کیا۔ یہ گناہ کیا۔ مومنین اپنے گناہوں کا اقرار کرتے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں پر رحم فرمائے گا اور ارشاد فرمائے گا کہ جا، اے میرے بندے! میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کو چھپایا تھا اور آج میں نے اپنے رحم وکرم سے تجھ کو بخش دیا اور بعض لوگوں سے سختی کے ساتھ پوچھ گچھ ہوگی ایسے لوگ خداوند قہار وجبار کی پکڑ میں آکر ہلاکت میں پڑ جائیں گے۔ کافروں سے اللہ تعالیٰ انتہائی قہر وغضب کی شان کے ساتھ بے حد سختی سے باز پرس فرمائے گا اور حساب لے گا۔ کفار انتہائی ذلت ورسوائی میں گرفتار ہوں گے۔ ان کے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور ان کے ہاتھ پاؤں وغیرہ بدن کے تمام اعضا ان کے اعمال اور زندگی بھر کے کاموں کے بارے میں گواہی دیں گے اور کفار کو انکار کی مجال نہ ہوگی بلکہ وہ اپنے جرموں اور گناہوں کا اقرار کریں گے میزان میں اعمال کی تول اور حساب وکتاب کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں جزاو سزا کا فیصلہ فرمائے گا۔ اور نیکوں کو جنت میں بھیج دے گا جہاں وہ طرح طرح کی نعمتوں میں آرام اور چین کے ساتھ رہیں گے اور گناہ گار مسلمانوں اور کافروں کو دوزخ میں ڈال دے گا جہاں وہ قسم قسم کے عذاب جہنم کی تکالیف اٹھائیں گے پھر گناہ گار مسلمان اپنے گناہوں کے برابر جہنم کی آگ میں جل کر دوزخ سے نکال کر جنت میں بھیج دیئے جائیں گے اور کفار ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم ہی میں رہ جائیں گے۔

شفاعت

قیامت کے دن میدان محشر کی تکلیفوں سے تمام لوگ پریشان ہوکر کسی کو سفارشی تلاش کریں گے تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کے دربار میں ان لوگوں کی سفارش کرکے مصیبتوں سے چھٹکارا دلائے۔ چنانچہ اہل محشر اپنے سفارشی کی تلاش میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام بڑے بڑے رسولوں کی بارگاہ میں حاضری دیں گے۔ مگر کوئی بھی شفاعت کے لئے تیار نہیں ہوگا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں درخواست شفاعت پیش کرنے کا

مشورہ دیں گے چنانچہ جب لوگ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں شفاعت کی درخواست پیش کریں گے تو حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم اہلِ محشر کی ڈھارس بندھاتے ہوئے نہایت ہی محبت کے ساتھ ارشاد فرمائیں گے کہ "اَنَا لَھَا اَنَا لَھَا" "میں اس کام کے لئے ہوں" پھر آپ اللہ تعالیٰ کے اذن و اجازت سے شفاعت کا سلسلہ شروع فرمائیں گے یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے بھی کم ایمان ہوگا اس کے لئے بھی شفاعت فرماکر اسے جہنم سے نکالیں گے۔ اس کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کی شفاعت فرمائیں گے اور اولیاء، شہداء، علماء، حفاظ، حجاج بھی سب اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ نابالغ بچے، بلکہ حمل سے گرے ہوئے کچے بچے بھی اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے۔ (قرآن مجید و احادیث شریف)

جنت

یہ ایک مکان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان والے نیک بندوں کے لئے بنایا ہے اور اس میں ایسی ایسی نعمتیں تیار فرمائی ہیں کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا، نہ کسی کے دل میں اس کا خیال آیا۔

دوزخ

یہ ایک مکان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے کافروں اور گنہگاروں کے لئے بنایا ہے جس میں قسم قسم کے بے شمار ایسے ایسے عذابوں کا سامان ہے جس کو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔

قیامت پر ایمان

جس طرح ہر مسلمان کے لئے خداوند عالم کی توحید، اس کے رسولوں کی رسالت، آسمانی کتابوں، فرشتوں اور تقدیر وغیرہ ضروریاتِ دین پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح قیامت کے دن پر بھی ایمان لانا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ یعنی اس وقت تک کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک یہ یقین نہ رکھے کہ قیامت ضرور آئے گی۔ جو شخص قیامت سے انکار کرے یا ذرہ برابر اس میں شک کرے وہ کافر اور اسلام سے خارج ہے!

قیامت کب آئے گی؟

قیامت کتنے برسوں کے بعد اور کون سے سنہ میں آئے گی؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے عام بندوں سے چھپالیا ہے۔ لیکن اپنے حبیب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے علوم

غیبیہ کی طرح قیامت کا بھی پورا پورا علم عطا فرما دیا ہے مگر آپ کو یہ حکم دے دیا تھا کہ قیامت کب؟ اور کتنے برسوں کے بعد؟ اور کس سنہ میں آئے گی؟ اس علم کو آپ اپنی تمام امت سے چھپائے رکھیں۔ (تفسیر صاوی ج ۳ صہ ۲۸۹)

چنانچہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی امتی کو یہ نہیں بتایا کہ قیامت کب؟ اور کتنے برسوں کے بعد؟ اور کس سنہ میں آئے گی؟ ہاں قیامت کے سنہ کے سوا قیامت کی تاریخ قیامت کا مہینہ، قیامت کا دن، یہ سب کچھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بتا دیا ہے۔ چنانچہ آج مسلمان بچہ بچہ یہ جانتا ہے کہ قیامت محرم کے مہینے میں دسویں تاریخ کو جمعہ کے دن آئے گی۔

قیامت کا سنہ کیوں چھپایا گیا؟

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا سنہ چھپا لینے کا جو حکم دیا۔ اس میں اللہ و رسول کی بڑی بڑی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں جن کو کما حقہ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ لیکن ایک خاص حکمت و مصلحت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو یہ بتا دیتے کہ قیامت فلاں سنہ میں آئے گی تو خدا کا کلام قرآن مجید جھوٹا ہو جاتا کیونکہ قیامت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ " تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً " یعنی قیامت بالکل ہی اچانک آئے گی۔ اب ظاہر ہے کہ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی امت کو یہ بتا دیتے کہ اتنے اتنے برس کے بعد فلاں سنہ میں قیامت آئے گی تو پھر قیامت کا آنا اچانک نہیں ہوتا کیونکہ لوگ ہمیشہ گنتے اور حساب کرتے رہتے کہ اب قیامت کے آنے میں اتنے برس، اتنے مہینے اتنے دن باقی رہ گئے ہیں پھر اس صورت میں بھلا قیامت کا آنا اچانک کس طرح ہوتا۔

علم نبوت کی تین قسمیں

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تین قسموں کے علوم عطا فرمائے ہیں۔ ایک وہ علوم جنھیں اپنی امت کے تمام خواص و عوام کو بتا دینا آپ پر فرض تھا۔ جیسے تمام احکام شریعت دوسرے وہ علوم جن کے بارے میں آپ کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ آپ جس کو چاہیں بتائیں اور جس سے چاہیں چھپائیں جیسے بہت سے رموز و اسرار اور غیب کی خاص خاص خبریں کہ آپ نے

اپنے خاص خاص صحابہ کو بتایا اور عام لوگوں سے چھپایا۔ تیسرے وہ علوم جن کا تمام امت سے چھپانا آپ پر فرض تھا جیسے قیامت کا سنہ اور حروف مقطعات اور آیات متشابہات وغیرہ۔
(تفسیر روح البیان ج ۳ ص ۱۸۰)

قیامت کی نشانیاں

قیامت کے آنے سے پہلے بہت سی قیامت کی نشانیاں ظاہر ہوں گی جن کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے اور آپ نے اپنی امت کو وہ نشانیاں بتادی ہیں جو بلاشبہ غیب کی خبریں ہیں۔ ان نشانیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ان کی دو قسمیں ہیں ایک علاماتِ صغریٰ " (چھوٹی نشانیاں) یہ وہ نشانیاں ہیں جو قیامت کے آنے سے بہت پہلے ہی ظاہر ہونے لگیں گی۔

دوسری علامات کبریٰ (بڑی نشانیاں) جن کا ظہور بالکل ہی قربِ قیامت میں ہوگا ہم قیامت کی ان چھوٹی بڑی نشانیوں میں سے چند نشانیوں کا تذکرہ تحریر کرتے ہیں۔ اور مناسب سمجھتے ہیں کہ جن جن حدیثوں میں ان نشانیوں کا ذکر ہے ان حدیثوں کو بھی ان ہی الفاظ کے ساتھ نقل کردیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے ادا ہوئے ہیں تاکہ کتاب پڑھنے والوں کو ان احادیث شریفہ کی تلاوت کا بھی شرف و ثواب مل جائے اور مجھ گنہگار کو امتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام تک ان حدیثوں کے پہنچا دینے کی سعادت اور اجرِ عظیم حاصل ہوجائے جو میرے لئے سامانِ آخرت اور ذریعۂ مغفرت بنے!

ننگے چرواہے محلوں میں

حدیث (۱)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ : قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَتِھَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ ۔ (مشکوٰۃ کتاب الایمان ج ۱ ص ۱۱)

ترجمہ :- حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ (حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا) کہ (یا رسول اللہ) آپ مجھے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں خبر دیجئے تو آپ نے فرمایا یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے پاؤں والے، ننگے بدن والے محتاجوں، بکریوں کے چرواہوں کو تم محلوں میں فخر کرتے ہوئے دیکھو گے۔

تشریح :- یہ ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے جس کے راوی امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث بخاری و مسلم و ترمذی میں بھی ہے

اس حدیث میں قیامت کی دو نشانیوں کا بیان ہے۔

اول :- یہ کہ لونڈی کے پیٹ سے اس کے آقا پیدا ہوں گے" یعنی نافرمان اولاد پیدا ہو گی جو اپنی ماؤں کے ساتھ اتنا خراب سلوک کریں گے جیسا کہ مالک اور آقا اپنی باندیوں اور لونڈیوں کے ساتھ بُرا سلوک کرتے ہیں۔

اس حدیث کی دوسری تشریحات بھی ہیں لیکن ہم نے جو مطلب تحریر کیا ہے وہ بالکل عام فہم اور بہت زیادہ واضح ہے۔

دوم :- یہ کہ بکریوں کے چرواہے جو ننگے پاؤں، ننگے بدن محتاجی اور مفلسی کی حالت میں دربدر پھرتے رہتے تھے وہ قرب قیامت کے وقت اونچے اونچے محلوں اور شاندار

بلڈنگوں میں فخر و غرور کے ساتھ عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں گے!

تبصرہ:۔ قیامت کی مذکورہ بالا دونوں نشانیاں علی الاعلان تمام دنیا میں ظاہر ہو چکی ہیں. کون نہیں جانتا کہ نافرمان اولاد کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ آج سیکڑوں بلکہ ہزاروں لاکھوں ماں باپ اپنی اولاد کی نافرمانیوں اور ان کی بدسلوکیوں سے بیزار اور نالاں ہیں بلکہ بہت سے ماں باپ اولاد کی بدسلوکیوں سے جل بھن کر اولاد کے لئے بددعائیں کرتے رہتے ہیں!

اسی طرح وہ ذلیل و پست اقوام جن کی غریبی اور مفلسی کا یہ حال تھا کہ انھیں ایک لنگوٹی کے سوا کبھی زندگی بھر نہ جوتی میسر ہوئی نہ ٹوپی۔ جو فقر و فاقہ اور افلاس و غربت سے لاچار ہو کر بکریاں چرا چرا کر اپنا پیٹ پالتے تھے. آج انھی قوموں کے افراد میں سیکڑوں بلکہ ہزاروں گنوار قسم کے لوگ اعلیٰ سے اعلیٰ عہدوں پر براجمان ہو کر شاندار بنگلوں میں فرعون بنے ہوئے گھمنڈ و غرور کے ساتھ عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اَللّٰہُ اکبر! حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے تیرہ سو اٹھانوے برس پہلے* اپنی امت کو قیامت کی جن دو نشانیوں کی خبر دی تھی وہ سو فیصدی درست اور صحیح ثابت ہوئیں۔ حالانکہ دو چار سو برس پہلے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ دنیا کی نگاہیں کبھی ایسے مناظر بھی دیکھیں گی کہ جنگلوں اور میدانی چراگاہوں میں بکریاں چرانے والے جنھیں پھوس کی چھپر اور بدن ڈھانپنے کے لئے کپڑا بھی نصیب نہیں ہوتا تھا وہ تزک برق لباس و پوشاک پہن کر اونچے اونچے محلوں میں آرام و راحت کے ساتھ مغرورانہ زندگی گزاریں گے اور سلاطین و امراء کی اولاد جو شاہی محلوں میں مخملی فرش کو اپنی جوتیوں سے روندتے تھے وہ آج دربدر کی ٹھوکریں کھاتے اور جوتیاں چٹخاتے پھریں گے واہ رے۔ انقلاب! ؎

پردہ داری می کند بر طاق کسریٰ عنکبوت
بوم نوبت می زند بر گنبدِ "افراسیاب"

سُبحانَ اللہ! کیوں نہ ہو کہ یہ اس غیب داں نبی برحق کی دی ہوئی خبریں ہیں جن کے سینۂ نبوت کو خداوند علّام الغیوب نے علوم غیبیہ کا خزانہ بنا دیا ہے اور جن کے فرمان کا ایک ایک حرف ایسا حق اور برحق ہے کہ جو نہ کبھی ٹل سکتا ہے۔ نہ بدل سکتا ہے۔ ؎

---

* کتاب کے سن اشاعت کے مطابق

یہ آسمان و زمیں ٹل سکیں یہ ممکن ہے
رسول پاک کا فرمان ٹل نہیں سکتا

مرد کم، عورتیں زیادہ

حدیث (۲)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ۔ (مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ ج ۲ صفحہ ۴۶۹)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ یقیناً قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہیں کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت کی کثرت ہو جائے گی اور زنا کاری بڑھ جائے گی اور بکثرت شراب پی جائے گی اور مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی۔ اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا انتظام کرنے والا اکیلا ایک مرد ہو گا۔

تشریح:۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم میں بھی ہے اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی چھ ۶ نشانیوں کا ذکر فرمایا ہے (۱) علم اٹھا لیا جائے گا۔ (۲) جہالت کی کثرت ہو جائے گی۔ (۳) زنا کاری بہت زیادہ ہونے لگے گی (۴) شراب نوشی کثرت سے ہو گی (۵) مردوں کی تعداد گھٹ کر بہت کم رہ جائے گی۔ (۶) عورتوں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی نگہداشت اور ان کا انتظام کرنے والا اکیلا ایک مرد ہو گا۔

"علم اٹھالیا جائے گا" اس حدیث میں علم سے مراد "علم دین" ہے کہ وہ قرب قیامت میں اٹھا لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی علم دین کا جاننے والا باقی نہ رہے گا۔ حضرت علامہ مُلّا علی قاری شارح مشکوٰۃ علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ دنیا سے علم دین کا اٹھ جانا دو طرح سے ہوگا ایک صورت تو یہ ہوگی کہ علمائے دین ایک کے بعد دوسرے دنیا سے اٹھتے چلے جائیں گے اور ان کی جگہ پُر کرنے والے علمائے دین پیدا نہ ہوں گے بلکہ روز بروز کم علم والے علماء ہوتے جائیں گے اسی طرح رفتہ رفتہ وہ دور آجائے گا کہ روئے زمین عالموں سے خالی ہو جائے گی اور علم دین کا جاننے والا کوئی باقی نہ رہ جائے گا۔

دوسری صورت یہ ہوگی کہ علماء دین ظالم بادشاہوں کے دباؤ یا اُن کی چاپلوسی میں گرفتار ہو کر مسلم عوام میں دین کا چرچا کرنا چھوڑ دیں گے اس طرح مسلم عوام علم دین سے بالکل ہی جاہل رہ جائیں گے اور جب رفتہ رفتہ ان سب عالموں کی وفات ہو جائے گی تو دنیا سے علم دین کا بھی جنازہ نکل جائے گا اور ہر طرف جہالت ہی جہالت کا دور دورہ ہو جائے گا یہاں تک کہ کوئی شخص ارکانِ اسلام کا جاننے والا بلکہ قرآن کا پڑھنے والا بھی نہ رہ جائے گا بلکہ ایک حدیث میں تو یہاں تک آیا ہے کہ "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُقَالُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ" یعنی جس وقت قیامت قائم ہوگی اس وقت کی جہالت کا یہ عالم ہوگا کہ تمام روئے زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا بھی باقی نہ رہے گا۔

(مرقاۃ المفاتیح ج ۵ ص ۱۷۱)

تبصرہ: علم کا اُٹھ جانا اور جہالت کی کثرت قیامت کی ان دونوں نشانیوں کا ظہور شروع ہو چکا ہے کیونکہ روز بروز مسلم عوام میں علم دین کا ذوق و شوق گھٹتا بلکہ فنا ہوتا چلا جا رہا ہے اور جو عالم دنیا سے جاتا ہے وہ اپنا جانشین چھوڑ کر نہیں جاتا ہے علماء سلف کے دور میں آج سے ایک ہزار پہلے مسلم عوام میں علم دین حاصل کرنے کا کتنا بڑا جذبہ اور ان کے دلوں کو علم دین سے کس قدر والہانہ تعلق اور لگاؤ تھا اس کا اندازہ کرنے کے لئے بغداد شریف وغیرہ کے اسلامی مدارس کی تاریخ پر ایک نظر ڈالئے۔

ابو حفص زیات کا بیان ہے کہ جب مشہور امام حدیث ابوبکر جعفر بن محمد ترکی فریابی ترکستان سے بغداد تشریف لائے تو شہر کے عوام و خواص نے جوش و مسرت میں طبل و طنبورہ بجا بجا کر ان کا نہایت

ہی پر شکوہ استقبال کیا اور شان دار جلوس نکالا اور جب وہ یہ "شارع المنار" کے میدان میں درس حدیث دینے کے لئے بیٹھے تو ان کی درس گاہ میں روزانہ تیس ہزار آدمیوں کا مجمع ہوتا تھا اور چونکہ اس زمانے میں لاؤڈ اسپیکر ایجاد نہیں ہوا تھا اس لئے شیخ الحدیث کی آواز تمام سامعین تک پہنچانے کے لئے یہ انتظام ہوتا تھا کہ تین سو علماء مجمع میں کھڑے رہتے تھے جو شیخ الحدیث کی آواز سن سن کر سامعین کو سنایا کرتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ صد ۳۳۷)

اس طرح مشہور محدث ابو مسلم کجی کی درس گاہ حدیث میں جو بغداد کے "رحبہ غسان" کے وسیع میدان میں تھی۔ حاضرین کی کثرت کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ خلیفہ بغداد نے آدمیوں کی تعداد کا اندازہ لگانے کے لئے اس میدان کی پیمائش کرائی اور طالب علموں کی دواتیں گنی گئیں تو چالیس ہزار سے زیادہ دواتیں پائی گئیں اور جو حاضرین لکھتے نہیں تھے بلکہ صرف حدیثیں سن رہے تھے وہ اس گنتی سے الگ ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ صہ ۱۷۷)

(اس قسم کے پچاسوں واقعات ہماری کتاب "روحانی حکایات" اور "اولیاء رجال الحدیث" میں پڑھئے)

اب آپ علم دین کے اس کمال و زوال کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہوئے عبرت حاصل کیجئے کہ آج بڑے بڑے لیڈروں کے جلسوں میں تو ایک ایک لاکھ کے اجتماع کی خبریں چھپتی ہیں مگر وعظ کے جلسوں اور علم دین کی درسگاہوں میں بجز چند غرباء اور چند مفلس طلبہ کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔ اب اگر چند برسوں تک مسلمانوں کی غفلت کا یہی عالم رہا تو ظاہر ہے کہ علم دین جاننے والے روزانہ کم ہوتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ ایک دن علم دین کا دنیا سے جنازہ نکل جائے گا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد کہ "علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت کی کثرت ہو جائے گی" آفتاب کی طرح سب کی نگاہوں کے سامنے آجائے گا۔

۔ زنا کی زیادتی" اس کا سبب حیاء کی کمی اور بے حیائی کا غلبہ ہے جب مردوں اور عورتوں میں حیاء کی کمی ہو گی تو لازمی طور پر زناکاری بڑھ جائے گی اور دوسرے گناہوں کے دروازے بھی کھل جائیں گے کیونکہ مومن کی حیاء درحقیقت نفس کے شریر گھوڑے کے لئے بہترین لگام، اور شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے ایک مضبوط ڈھال اور مومن کو ہزاروں گناہوں سے بچانے

کے لئے ایک آہنی دیوار ہے چنانچہ جب سے مسلمانوں میں حیا، کی کمی ہوگئی عورتوں کا پردہ ختم ہونے لگا۔ پارکوں اور تفریح گاہوں میں عورتوں مردوں کا اختلاط شروع ہوگیا۔ سینما گھروں اور کلبوں میں لڑکوں لڑکیوں کا میل ملاپ ہونے لگا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج کل ہر طرف زناکاری کی گرم بازاری ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو قوم زناکار ہوگی وہ عذاب جہنم سے پہلے دنیا ہی میں قحط اور بھکمری کا شکار ہوگی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صد ۳۱۳)

شراب نوشی کی کثرت:۔ آج کل مسلمانوں میں یہ مرض بھی عام وباؤں کی طرح پھیل گیا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ یہ "اُمُّ الخبائث" (گناہوں کی ماں) ہے کہ اس سے سیکڑوں گناہوں کا جنم ہوتا ہے چنانچہ آج غیر مسلم اقوام کے لیڈروں اور دانشوروں نے بھی اسلام کے اس حکیمانہ فیصلہ کو اعتراف حقیقت کے طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ "شُرْبُ الْخَمْرِ مُورِثٌ لِلْفَسَادِ فِي الْبِلَادِ وَفِي الْعِبَادِ" یعنی شراب نوشی ممالک و بلاد اور خدا کے بندوں میں فساد برپا کرنے والی چیز ہے یہی وجہ ہے کہ آج دنیا بھر میں شراب بندی کا چرچا ہو رہا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام فرمادی ہے (۱) مستقل شرابی (۲) ماں باپ کا نافرمان (۳) دیوث (اپنی بیوی کی زناکاری سے راضی رہنے والا) (مشکوٰۃ ج۲ صد ۳۱۸)

مرد کم عورتیں زیادہ:۔ قیامت کی یہ نشانی بھی ظاہر ہو رہی ہے کہ دنیا بھر میں رفتہ رفتہ مردوں کی تعداد گھٹ رہی ہے اور عورتوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ چنانچہ آج ہزاروں لڑکیاں ایسی ہیں جن کے لئے شوہر نہیں مل رہے ہیں۔ اسی طرح رفتہ رفتہ یہ حال ہو جائے گا کہ ایک ایک مرد اپنے عزیز و اقارب یعنی۔ دادی، نانی، خالہ، بہنیں، بھتیجیاں، بھانجیاں وغیرہ پچاس پچاس عورتوں کی پرورش، نگہداشت اور ان کے سامانِ زندگی کا انتظام کرے گا۔!

امام نہیں ملے گا

حدیث (۳)

عَنْ سُلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُصَلِّيْ بِهِمْ۔ (ابو داؤد، ج ۱ ص ۹۳ مجتبائی)

ترجمہ:۔ سُلامہ بنت حران رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مسجد والے ایک دوسرے کو (امامت کے لئے) دھکا دیں گے۔ لوگ کسی کو امام نہیں پائیں گے جو انھیں نماز پڑھائے۔

تشریح:۔ قیامت قریب ہو جانے کے وقت جو علم دین دنیا سے اٹھالیا جائے گا تو اس کا یہ انجام ہو گا کہ جہالت کی وجہ سے پوری مسجد کے نمازیوں میں کوئی اس قابل نہیں ہو گا جو امام بن کر نماز پڑھائے اور لوگ ایک دوسرے کو امامت کے لئے آگے بڑھائیں گے مگر وہ اپنی لاعلمی اور نااہلی کی وجہ سے آگے نہیں بڑھے گا۔

تبصرہ:۔ قیامت کی اس نشانی کے ظہور کے آثار نظر آنے لگے ہیں چنانچہ کچہریوں اسٹیشنوں، بازاروں وغیرہ کی مسجدوں میں یہ مناظر دیکھے جا سکتے ہیں کہ اگر امام صاحب کبھی غائب ہو جاتے ہیں تو نمازیوں میں اس قسم کا شور و غل شروع ہو جاتا ہے کہ میر صاحب! آپ نماز پڑھائیے تو وہ کہتے ہیں کہ شیخ جی! آپ امام بن جائیے۔ ایک دوسرے کو دھکا دے کر آگے بڑھاتے ہیں اور وہ جلدی سے پیچھے آکر دوسرے کو آگے بڑھاتا ہے گویا نماز سے پہلے فری اسٹائل کشتی کی مشق ہونے لگتی ہے۔ کاش مسلمان اس سے عبرت حاصل کرتے اور اپنے بچوں کو اتنی دینی تعلیم تو ضرور ہی دلاتے کہ وہ نماز پڑھنے اور پڑھانے کے قابل ہو جاتے۔

فتنوں کے طوفان

حدیث (۴)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْھَا مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا اَوْ یُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَّیُصْبِحُ کَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَکَسِّرُوْا فِیْھَا قِسِیَّکُمْ وَقَطِّعُوْا فِیْھَا اَوْتَارَکُمْ وَاضْرِبُوْا سُیُوْفَکُمْ بِالْحِجَارَۃِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْکُمْ فَلْیَکُنْ کَخَیْرِ بَنِیْ اٰدَمَ۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۶۴)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً قیامت سے پہلے اندھیری راتوں کے ٹکڑوں کے مثل بہت سے فتنے ہوں گے اس میں آدمی صبح کو مومن رہے گا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن رہے گا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ ان فتنوں کے درمیان بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہوئے آدمی سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ لہٰذا تم لوگ ان فتنوں کے وقت اپنی کمانوں کو توڑ ڈالنا اور اپنی کمانوں کی تانتوں کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کو پتھروں سے کچل دینا اور اگر کوئی تم کو قتل کرنے کے لئے تمہارے گھر میں داخل ہو جائے تو تم آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں میں سے جو بہتر تھا اس کے مثل ہو جانا۔

تشریح: یہ حدیث ابوداؤد میں بھی ہے اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو غیب کی یہ خبر دی ہے کہ قیامت سے پہلے ایک دو نہیں بلکہ بہت سے ایسے فتنے اٹھیں گے کہ جس طرح اندھیری راتوں میں راستہ نہیں ملتا۔ اسی طرح ان فتنوں سے بچنے کا

مومن کو کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ اور جس طرح اندھیری راتیں خوفناک اور ڈراؤنی ہوا کرتی ہیں اسی طرح وہ فتنے نہایت ہی دہشت انگیز اور بھیانک ہوں گے۔ ان فتنوں میں گمراہیوں کے پھیلنے کا یہ عالم ہوگا کہ آدمی صبح کو مومن رہے گا مگر کسی ظالم کے دباؤ سے یا اپنی کسی نفسانی خواہش سے یا کسی گمراہ بد دین کے بہکانے سے شام کو کافر ہو جائے گا اسی طرح آدمی شام کو مومن رہے گا اور صبح کو فتنوں میں پڑ کر کافر ہو جائے گا۔ یہ فتنے ایسے خطرناک ہوں گے کہ ان فتنوں کے دور میں مومن کے لئے گوشہ نشینی اور اپنے گھر میں چھپ کر بیٹھ رہنا بہتر ہوگا کیونکہ جو جتنا ہی ادھر ادھر پھرے گا وہ اسی قدر زیادہ فتنوں کے طوفان میں پڑے گا۔ یہاں تک کہ جو شخص بیٹھا ہوگا وہ چلنے والے سے کم فتنوں میں مبتلا ہوگا۔ اور جو چلتا ہوگا وہ دوڑنے والے سے کم فتنوں کا شکار ہوگا۔

ان فتنوں میں مسلمان آپس ہی میں جنگ و جدال کریں گے اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹیں گے ان فتنوں کے اوقات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو یہ نصیحت فرماتے ہیں کہ جب مسلمان آپس ہی میں جنگ کرنے لگیں تو تم لوگ ایسے وقت میں اپنی کمانوں کو توڑ ڈالنا اور اپنی کمانوں کی تانتوں کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کی دھاروں کو پتھروں سے کچل کچل کر تلواروں کو کند اور گٹھل کر ڈالنا۔ تاکہ تم لوگ اس حرام جنگ میں نہ مبتلا ہو جاؤ اور تمہارا ہاتھ مومنین کے خونوں سے رنگین نہ ہونے پائے اور اگر کوئی مسلمان تمہارے گھر میں گھس کر تم کو بلا قصور قتل کرنے لگے تو تم اس وقت میں ایسا ہی کرنا جیسا حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں "ہابیل اور قابیل" میں سے ہابیل نے کیا تھا جو قابیل سے بہتر تھا۔

قرآن مجید میں ہے کہ جب "قابیل" اپنی نفسانی خواہش کے جذبہ سے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے کے لئے آگے بڑھا تو ہابیل نے یہ کہا کہ اگر تم ہاتھ بڑھا کر مجھ پر حملہ کرو گے۔ تو میں تم پر ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ چنانچہ ظالم قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو نہایت ہی بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا اور وہ شہید ہو گئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کا یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی مسلمان ان فتنوں کے دوران تم کو بلا قصور قتل کرنے لگے تو تم شہید ہو جانا مگر ہرگز ہرگز کسی مسلمان کا خون نہ بہانا۔

تنبیہ:۔ اس حدیث کے بارے میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ وتابعین اور عام علماء اسلام نے یہ فرمایا ہے کہ یہ حکم کہ مسلمانوں کی جنگ میں خود قتل ہو جائے مگر خود کسی مسلمان کو قتل نہ کرے یہ اس شخص کے بارے میں ہے جس کو یہ معلوم نہ ہو سکا ہو کہ مسلمانوں کی دونوں جنگ کرنے والی جماعتوں میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر ہے؟ لیکن جس شخص پر یہ واضح ہو جائے کہ مسلمانوں کی لڑنے والی دونوں جماعتوں میں سے فلاں جماعت حق پر ہے اور فلاں جماعت باطل پر ہے تو اس شخص پر واجب ہے کہ وہ اہل حق کی مدد کرے اور اہل باطل سے جنگ کرے کیونکہ قرآن مجید کا حکم ہے کہ تم باغیوں سے بہر حال جنگ کرو خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر۔ (شرح مسلم للنووی ج۲ صہ۳۸۹)

تبصرہ:۔ تواریخ اسلام کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ اس قسم کے فتنے گزشتہ زمانوں میں بھی پھیل چکے ہیں اور آئندہ بھی اس قسم کے فتنے قیامت سے پہلے اٹھتے ہی رہیں گے اور یہ فتنہ تو آج بھی سمندر کی طرح اٹھتا اور بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے کہ گمراہوں اور بددینوں کی گمراہ کن تقریروں اور تحریروں سے یا نفسانی خواہشوں کے جذبات سے بکثرت ہزاروں، مسلمان گمراہ ہو کر ملحد و بے دین اور کفار مرتدین ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ لہٰذا قیامت کی یہ نشانی ظاہر ہو چکی ہے۔!

امانت کی بربادی

حدیث ⑤

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ اِذَا جَآءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ط (مشکوٰۃ ج۲ صہ۴۶۹)

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اس درمیان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرمارہے تھے کہ اچانک ایک دیہاتی آیا اور یہ کہا کہ قیامت کب آئے گی؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب امانت برباد کی جانے لگے تو تم قیامت کا انتظار کرو۔ اس نے کہا کہ امانت کی بربادی کس طرح ہوگی آپ نے فرمایا کہ جب ہر کام اس کے نااہل کی طرف سونپا جانے لگے تو تم قیامت کا انتظار کرو۔

تشریح :۔ یہ حدیث بخاری شریف ج ۲ ص ۹۶۱ میں بھی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حدیث میں اعرابی کو قیامت کی یہ نشانی بتائی کہ جب نااہلوں کو کام سپرد کئے جانے لگیں تو سمجھ لو کہ اب قیامت جلد ہی آنے والی ہے۔ لہٰذا تم اس وقت قیامت کا انتظار کرو۔

تبصرہ :۔ قیامت کی یہ نشانی بھی ظاہر ہونے لگی ہے۔ چنانچہ دیکھ لیجئے کہ حکومت و سلطنت اس دور میں ایسے لوگوں کے سپرد کی جانے لگی ہے جو کسی طرح بھی اس کے اہل نہیں ہیں۔ اسی طرح گاؤں کی سرداری اور پردھانی بھی نااہلوں کو دی جارہی ہے حد ہوگئی کہ مسجدوں کی تولیت اور انتظام ان بے نمازی سیٹھوں اور مالداروں کے سپرد کیا جارہا ہے۔ جو عید و بقر عید یا زیادہ سے زیادہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے مسجدوں میں آتے ہیں یوں ہی دینی درسگاہوں اور قومی اداروں میں ایسے ایسے لوگوں کو مینجر و ناظم اعلیٰ اور سیکریٹری کا عہدہ سپرد کر دیا گیا ہے جو علم دین اور قوم مسلم کے مسائل اور ضروریات دین سے بالکل ہی ناواقف ہیں بلکہ بعض تو علم دین اور قوم کے دشمن ہیں۔ اسی طور پر مدارس عربیہ میں ایسے ایسے لوگ مفتی اور شیخ الحدیث کی مسندوں پر بٹھا گئے ہیں جو درحقیقت ان عہدوں کے اہل نہیں ہیں۔ غرض ہر کام اس زمانے میں نااہلوں اور نالائقوں کے سپرد کیا جارہا ہے۔ لیکن ابھی خیریت یہ ہے کہ کچھ لوگ ان عہدوں کے اہل بھی موجود ہیں مگر جب وہ وقت آجائے گا کہ ہر چھوٹا بڑا کام نااہلوں ہی کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا تو پھر سمجھ لو کہ سگنل ڈاؤن ہوچکا ہے اور قیامت کی گاڑی اب آنے والی ہی ہے۔

ظاہر ہے کہ نااہلوں کے ہاتھوں میں دنیا کے تمام کاموں کا پہنچ جانا اس کا انجام دنیا کی بربادی کے سوا اور کیا ہوگا؟ کون نہیں جانتا کہ اچھی سے اچھی چیز اگر نااہل کے ہاتھ میں پہنچ جائے تو وہ بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے اُسترہ کتنی اچھی چیز ہے کہ اس سے انسان کے سر اور چہرہ

کی اصلاح اور خوبصورتی پیدا کی جاتی ہے مگر اُسترہ اسی وقت تک اچھی چیز ہے جب تک نائی کے ہاتھ میں ہے اور اگر خدا نخواستہ یہی اُسترہ بندر کے ہاتھ میں پہنچ جائے تو پھر ظاہر ہے کہ اس سے حجامت نہیں بنے گی بلکہ کسی کی ناک کٹے گی۔ اور کسی کی گردن۔ بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ نہ استرہ ہی رہے نہ بندر۔ دونوں کا ہی ستیاناس ہو جائے۔

مسجدوں پر فخر

حدیث ⑥

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَتَبَاھَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۳۰ بحوالہ مسند امام احمد)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔

تشریح:۔ یعنی جب قیامت آئے گی تو مسلمان ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بڑی بڑی شاندار مسجدیں بنائیں گے اور پھر ان مسجدوں پر ایک دوسرے کے مقابلہ میں فخر ظاہر کریں گے اور یوں کہیں گے کہ میری مسجد تمہاری مسجد سے زیادہ اونچی اور زیادہ شان دار ہے۔ میرے باپ دادا کی بنائی ہوئی مسجد تمہارے باپ دادا کی بنائی ہوئی مسجد سے زیادہ اچھی زیادہ خوبصورت ہے۔ میرے گاؤں کی مسجد تمہارے گاؤں کی مسجد سے بہت زیادہ لمبی چوڑی ہے وغیرہ وغیرہ۔

مسجدوں کو اس نیت سے اونچی، پختہ اور شان دار بنانا کہ یہ اسلام کا نشان ہے اور اس سے کفار کی نظروں میں اسلام کی عظمت و ہیبت پیدا ہوگی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خوش ہوں گے یہ بہت بڑے ثواب کا کام ہے لیکن اگر کوئی

شخص دوسروں پر فخر و تکبر ظاہر کرنے اور اپنی بڑائی کی نیت سے شاندار مسجد تعمیر کرے تو ہرگز ہرگز اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا بلکہ وہ گناہ گار ہوگا اور یہی وہ صورت ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ قرب قیامت کی نشانی ہے قیامت کی اس نشانی کا ظہور ہونے لگا ہے۔ کیونکہ بعض مسجدیں اسی فخر اور دوسروں پر اپنی بڑائی ظاہر کرنے ہی کی نیت سے بنائی جانے لگی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

امیر المومنین کا قتل

حدیث ⑦

عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۹)

ترجمہ:۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ اپنے امام (امیر المومنین) کو قتل کرو گے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تلواروں سے جنگ کرو گے اور تمہارے بدترین لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہوں گے!

تشریح!۔ یہ حدیث ترمذی ج ۲ ص ۲۹ باب امر بالمعروف میں بھی ہے اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی اس نشانی کے ظہور کی خبر دی ہے کہ مسلمان خود اپنی تلواروں سے اپنے امیر المومنین کو قتل کریں گے اور مسلمان آپس ہی میں تلواروں سے جنگ کریں گے اور دنیا کی دولت اور سلطنت و حکومت بدترین انسانوں کے ہاتھوں میں آجائے گی۔

تبصرہ:۔ قیامت کی یہ نشانیاں ظاہر ہو چکیں اور قیامت سے پہلے آئندہ بھی ان نشانیوں کا مزید ظہور ہوگا تاریخ اسلام گواہ ہے کہ سب سے پہلے مصر کے چند منحوس اور باغی

مسلمانوں نے ۳۵ھ میں امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر ڈالا پھر ۴۰ھ میں بد نصیب عبد الرحمٰن بن ملجم مرادی کی تلوار سے امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ پھر یزید پلید کے دور حکومت میں ۱۰ محرم ۶۱ھ کو مسلمانوں ہی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا کے میدان میں شہید کیا پھر اس کے بعد عباسیوں کے دور حکومت میں تو خلفا اور امیر المومنین کے قتل کا تانتا بندھ گیا اور مسلمانوں کی خانہ جنگی کا یہ عالم ہوا کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جو لڑائیوں کا سلسلہ شروع ہوا تو بڑھتے بڑھتے یہ نوبت پہنچ گئی کہ خاندان بنو امیہ کے کچھ بدترین انسانوں کے ہاتھوں میں سلطنت کی باگ ڈور آگئی اور بار بار کی خونریز لڑائیوں اور خانہ جنگیوں میں مکہ، مدینہ اور شام و عراق کے بے شمار مسلمان مسلمانوں ہی کی تلواروں سے قتل ہوئے جو تاریخ اسلام کے وہ اوراقِ غم ہیں کہ جن کے تصور ہی سے ایک درد مند اور حساس مسلمان لرزہ براندام ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ۶۳ھ میں یزید پلید نے مسلم بن عقبہ کو بیس ہزار لشکر کا سپہ سالار بنا کر مدینہ منورہ پر چڑھائی کا حکم دیا اور اس لشکرِ اشرار نے رسول کے دربار اور مدینہ منورہ کے کوچہ و بازار میں وہ طوفان برپا کیا کہ جس کو دیکھ کر کفار بھی نادم و شرمسار ہو جائیں ان خونخواروں نے مسلمان ہوتے ہوئے سات سو صحابہ اکرام کو انتہائی بیدردی کے ساتھ شہید کیا۔ اور دوسرے عام مسلمانوں کو ملا کر دس ہزار مسلمانوں کو ذبح کر ڈالا۔ پھر یہی ظالموں کا لشکر مکہ مکرمہ پر حملہ آور ہوا اور ان بد باطنوں نے حرم الٰہی میں جہاں ایک پرند کا خون بہانا بھی جائز نہیں ہے مسلمانوں کو قتل کیا اور خانہ کعبہ پر نجاست ڈالی پھر کعبہ معظمہ میں آگ لگا دی جس سے کعبہ معظمہ کی چھت اور غلاف جل گیا یہاں تک کہ خانہ کعبہ کے تمام تبرکات کو جلا ڈالا۔ انھیں تبرکات میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ میں قربانی کئے ہوئے دُنبہ کے وہ سینگ بھی جل گئے جو سیکڑوں برس سے کعبہ مکرمہ میں بطور تبرک رکھے ہوئے تھے۔

پھر ۷۳ھ میں بنو امیہ کے بادشاہ عبد الملک بن مروان نے حجاج بن یوسف ثقفی ظالم کے ساتھ ایک عظیم لشکر مکہ مکرمہ بھیجا اور اس لشکر نے حرم الٰہی میں ہزاروں مسلمانوں کو ذبح کر ڈالا۔ اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جو خلیفۃ المسلمین تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر بن العوام جنتی صحابی کے فرزند اور امیر المومنین حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسہ تھے حجاج بن یوسف ظالم کی فوجوں نے اس مقدس اور بزرگ صحابی کو شہید کر کے ان کی لاش مبارک کو سولی پر چڑھا دیا۔

الغرض اسی طرح لگاتار خانہ جنگیوں کا سلسلہ جاری رہا اور ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمان مسلمانوں ہی کے ہاتھوں سے قتل ہوتے رہے جن کی تفصیل تحریر کرنے کے لئے ایک بہت بڑے دفتر کی ضرورت ہے۔ ہماری اس کتاب کا تنگ دامن ان واقعات کو سمیٹنے سے قاصر ہے۔

کمینوں کی خوشحالی

حدیث (۸)

عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَکُوْنَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْیَا لُکَعَ ابْنَ لُکَعٍ۔ (ترمذی جلد دوم ص۴۴ باب اشراط الساعۃ)

ترجمہ:۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ کمینے کا بیٹا کمینہ سب سے زیادہ دنیا میں خوش حال ہوگا۔

تشریح:۔ اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی ایک خاص علامت اور مخصوص نشانی کا ذکر فرمایا ہے کہ قرب قیامت میں وہ لوگ جو باپ دادا وغیرہ کے زمانے سے نسلاً بعد نسل کمینے، احمق اور لچے لفنگے ہوں گے وہ دنیا میں مال و دولت اور اثر و رسوخ نیز دنیاوی ساز و سامان کے لحاظ سے بہت ہی خوش حال ہوں گے اور جو جتنا ہی بڑا کمینہ اور لچا ہوگا اسی قدر زیادہ وہ خوش حال ہوگا۔

تبصرہ:۔ اس زمانے میں قیامت کی یہ نشانی اس طرح ظاہر ہو چکی ہے کہ ہر چھوٹا بڑا اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ پشتہا پشت کے شریف زادگان علماء صلحاء، اتقیاء نیز اسلامی

آج غربت و افلاس کا شکار اور دنیا میں ہر طرف ذلیل و خوار نظر آرہے ہیں اور کئی کئی پشتوں کے چور، ڈاکو، لچے، لفنگے اور بدمعاش عیش و عشرت کی جنت میں چین کر رہے ہیں اور مزے اڑا رہے ہیں جن کو دیکھ کر بے اختیار زبان پر یہ شعر آجاتا ہے کہ ؎

حور کی گود میں لنگور خدا کی قدرت
زاغ کی چونچ میں انگور خدا کی قدرت

اس وقت مجھے غصہ آرہا ہے اور جی چاہتا ہے کہ ایسے چند کمینوں کے چہروں سے نقاب اٹھا کر ناظرین سے ان کا تعارف کرادوں مگر ڈر لگتا ہے کہ ؎

میں جو اسرارِ حقیقت کبھی ظاہر کردوں
ابھی بیدم رسن و دار کا ساماں ہو جائے

علماء قتل کئے جائیں گے

حدیث (۹)

عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُقْتَلُ فِیْہِ الْعُلَمَآءُ کَمَا یُقْتَلُ الْکِلَابُ فَیَا لَیْتَ الْعُلَمَآءَ فِیْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ تَحَامَقُوْا۔

(حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۲۹ بحوالہ دیلمی)

ترجمہ:۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں علماء کتوں کی طرح قتل کئے جائیں گے تو کاش علماء اس زمانہ میں بیوقوف بن جاتے (تاکہ قتل سے بچ جاتے)

تبصرہ:۔ قیامت کی یہ علامت پوری ہو چکی۔ اس لئے کہ کئی دور ایسے گزر گئے کہ حق گو علماء کو ظالم حکومتوں نے بلاقصور کتوں کی طرح قتل کرایا۔ بالخصوص بنی امیہ کے دور حکومت میں حجاج بن یوسف ثقفی نے ہزاروں علماء کرام کو قتل کیا اور حکومت عباسیہ کے زمانے میں مامون رشید

اور اس کے بھائی معتصم باللہ کی سلطنت میں ہزاروں علماء کی گردنیں ماری گئیں۔ اسی طرح اس صدی میں بھی کمیونسٹ حکومت نے روس میں اور ملحدوں کی حکومتوں نے مصر و عراق میں ہزاروں علماء کرام کو پھانسیاں دے دیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ تمنا ظاہر فرمائی کہ کاش اس زمانے کے علماء کرام ایسے وقت میں جاہل و احمق اور پاگل بن جاتے تاکہ ظالم حکومتیں انھیں جاہل اور پاگل سمجھ کر قتل نہ کرتیں اور اس طرح امت رسول کے علماء کی قیمتی جانیں بچ جاتیں۔ چنانچہ تاریخوں سے پتا چلتا ہے کہ بعض عالموں نے ایسے وقتوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بتائے ہوئے نسخہ پر عمل کر کے اپنی جان بچائی ہے۔

دین سے نکل جانے والی قوم

حدیث (۱۰)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔ [1]

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی جو نو عمر اور بے عقل ہو گی یہ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کی حلقوم کے نیچے (دل تک) نہیں پہنچے گا۔ یہ لوگ بہترین مخلوق (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتیں کہیں گے لیکن یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے (بدن کو چھید کر) نکل جاتا ہے۔

---

[1] ترمذی ج ۲ ص ۴۲ باب فی صفة المارقة

تشریح: یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی کئی جگہ مذکور ہے۔ اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بتائی ہے کہ قرب قیامت کے وقت کچھ نئی نئی عمروں والے کم عقل لوگ ٹولیاں بنا بنا کر نکلیں گے یہ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلقوموں سے آگے بڑھ کر ان کے دلوں تک نہیں پہنچے گا۔ یعنی قرآن مجید کی ہدایت کے اثرات ان کے دلوں میں نہیں ہوں گے۔ یہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں لوگوں کو سناتے پھریں گے لیکن اس کے باوجود یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے کہ جس طرح کسی پرندہ یا کسی چرندہ جانور کا تیر سے شکار کیا جاتا ہے تو تیر شکار کے جانور کو چھیدتا ہوا باہر نکل جاتا ہے اور شکار کے خون یا گوشت کا کوئی اثر اور نشان تیر پر لگا ہوا نظر نہیں آتا۔ اسی طرح یہ لوگ اسلام میں داخل ہو کر اس طرح اسلام سے نکل جائیں گے کہ اسلام کا کوئی اثر و نشان ان لوگوں میں باقی نہیں رہے گا اور یہ لوگ بالکل ہی اسلام سے خارج اور مرتد و بے دین ہو جائیں گے۔

تبصرہ: قیامت کی یہ نشانی بھی ظاہر ہو چکی۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قوم کا نام بھی بتا دیا ہے کہ یہ خارجیوں کا فرقہ ہے یہ لوگ حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی لڑائیوں کے وقت میں ظاہر ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس فرقہ والوں سے "نہروان" میں جہاد فرمایا اور ان لوگوں کا قتل عام کیا پھر بھی کچھ لوگ باقی بچ گئے اور ان لوگوں نے مقام "حرورا" میں جو عراق میں واقع ہے اپنا ایک مضبوط اڈہ بنا لیا۔ اسی لئے یہ لوگ فرقہ حروریہ کہلانے لگے پھر اس فرقہ کی بہت سی شاخیں ہو گئیں جن میں فرقہ معتزلہ کو بہت زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کا اقتدار شاہی درباروں میں بھی بہت بڑھ گیا اور ان لوگوں نے علماء اہلسنت کو بڑی بڑی ایذائیں دے کر خوب اپنے باطل مذہب کا پرچار کیا اور اسلام کو بے حد نقصان پہنچایا

حجرِ اسود اُکھاڑا جائے گا

حدیث (۱۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُرْفَعَ الرُّکْنُ

رَوَاهُ السِّجْزِیُّ (حجۃ اللہ العالمین ج۲ ص ۸۲۹)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ رکن (حجر اسود) کو (اس کی جگہ سے) اٹھالیا جائے گا۔

اس حدیث کو سجزی محدث نے روایت کیا ہے!

تبصرہ:۔ قیامت کی یہ نشانی ظاہر ہو چکی۔ کیونکہ خلافت عباسیہ کے دور میں ایک ملحد اور باغی "ابو طاہر قرمطی" نے مکہ معظمہ پر چڑھائی کر کے اس مقدس شہر پر قبضہ کر لیا اور خاص ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ کو مسجد حرام کے اندر ہزاروں حاجیوں کو قتل کر ڈالا اور حجر اسود پر اپنا گرز مار کر اس مقدس پتھر کو توڑ ڈالا پھر اس کو اکھاڑ کر وہ اپنے دار السلطنت "ہجر" میں لے گیا اور بیس برس تک حجر اسود کعبہ معظمہ سے جدا ہو کر "ہجر" میں پڑا رہا۔ پھر عباسی خلیفہ "مطیع" کے زمانے میں جب ابو طاہر قرمطی کے متبعین مغلوب ہو گئے تو حجر اسود شریف ہجر سے لا کر پھر کعبہ معظمہ کے ایک کونے میں بدستور سابق دیوار میں جوڑ دیا گیا۔

روایت ہے کہ جب "ابو طاہر قرمطی" اس مقدس پتھر کو اونٹ پر لاد کر ہجر لے جانے لگا تو جس اونٹ پر اس کو لادا جاتا وہ اونٹ مر جاتا تھا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ سے ہجر تک کا راستہ طے کرنے میں چالیس اونٹ مر گئے اور جب اس مقدس پتھر کو ہجر سے مکہ معظمہ بیس سال کے بعد لایا گیا تو ایک لاغر اونٹنی پر اس کو لادا گیا اور وہی ایک اونٹنی اس کو مکہ معظمہ لے کر چلی آئی اور اس کی برکت سے مکہ مکرمہ پہنچ کر یہ اونٹنی خوب فربہ ہو گئی۔

ابو طاہر قرمطی اپنے وقت کا فرعون تھا محمد بن ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ جس سال قرامطہ کا مکہ مکرمہ پر غلبہ ہو گیا میں مکہ مکرمہ میں موجود تھا میں نے یہ دیکھا کہ ان لوگوں میں کا ایک آدمی کعبہ پر چڑھ گیا اور کعبہ کا پرنالہ جو چاندی کا بنا ہوا ہے اس کو اکھاڑنے لگا میں یہ منظر دیکھ کر تڑپ گیا اور مجھ سے صبر نہ ہو سکا تو میں نے یہ کہا کہ اے میرے پروردگار! تو کیا ہی حلیم ہے۔ میرے منہ سے یہ لفظ نکلا ہی تھا کہ وہ شخص سر کے بل زمین پر گر پڑا۔ اور مر گیا۔

اور محمد بن ربیع کہتے ہیں کہ ابو طاہر قرمطی مسجد حرام کے منبر پر چڑھ کر یہ کہنے لگا کہ میں خدا کی قسم! مخلوق کو پیدا بھی کرتا ہوں اور ان کو فنا بھی کرتا ہوں اس کے بعد ہی ابو طاہر کو ایسی خطرناک چیچک نکلی کہ اس کا سارا بدن سڑ گل کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ج۲ صہ ۸۲۹)

تارے سروں پر گریں گے

حدیث (۱۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُرْضَخَ رُؤُوْسُ اَقْوَامٍ بِكَوَاكِبَ مِنَ السَّمَآءِ بِاسْتِحْلَالِهِمْ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ۔

(حجۃ اللہ ج۲ صہ ۸۲۹، بحوالہ دیلمی)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہو گی یہاں تک کہ کچھ قوموں کے سر آسمان کے تاروں سے کچل دیئے جائیں گے اس لئے کہ وہ قوم لوط کے عمل (لواطت) کو حلال سمجھنے لگیں گے۔

تبصرہ:۔ قیامت کی اس نشانی کا ظہور بھی ہو چکا ہے چنانچہ ۳۲۳ھ میں جب کہ عباسی خلیفہ راضی باللہ کا دور حکومت تھا۔ رات بھر تارے ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گرتے

رہے اور اس کے بعد بھی کئی بار آسمان سے شہاب ثاقب گرتے رہے اور انسانوں کے سر کچل کچل کر ان کو ہلاک کرتے رہے۔ (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۲۹)

لواطت:۔ گناہ کبیرہ ہے اور یہ وہ ملعون کام ہے کہ قوم لوط اسی گناہ کبیرہ کی وجہ سے اس طرح ہلاک کر دی گئی کہ ان کی پوری بستی پر پہلے پتھروں کی بارش ہوئی پھر وہ بستی الٹ پلٹ کر دی گئی۔ (قرآن مجید)

اس حدیث میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خبر دی ہے کہ جو لوگ اس فعل حرام کو حلال سمجھنے لگیں گے ان کے سر ٹوٹنے والے تاروں سے کچل ڈالے جائیں گے اور وہ ہلاک کر دیئے جائیں گے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لواطت کرنے والوں پر خدا کی لعنت ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں لواطت کرنے والوں کو یہ سزا دی کہ فاعل و مفعول دونوں کو آگ میں جلا ڈالا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں لواطت کرنے والے فاعل و مفعول دونوں کو زمین پر بٹھا کر ان کے اوپر ایک دیوار گرا دی اور یہ دونوں دب کر مر گئے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۳)

بے حیائی کی انتہا

حدیث (۱۳)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَتَسَافَدَ النَّاسُ تَسَافُدَ الْبَھَائِمِ فِی الطُّرُقِ ؕ (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۳۸۱ بحوالہ دیلمی)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ لوگ جانوروں کی طرح راستہ میں جفتی کریں گے۔

تبصرہ:۔ قیامت کی اس نشانی کے آثار بھی ظاہر ہونے لگے ہیں کیونکہ علانیہ زناکاری کی وارداتیں جا بجا ہونے لگی ہیں۔ یہاں تک کہ سڑکوں پر اور میلوں میں اس قسم کے واقعات ہونے لگے ہیں۔ ظاہر ہے کہ حیب الانسانوں میں روز بروز بے حیائی بڑھتی جا رہی ہے اور شرم وحیا کا جنازہ نکلتا جا رہا ہے تو اس کا انجام یہی ہوگا کہ انسان ایک دن اس قدر بے حیا اور بے شرم ہو جائے گا کہ وہ گھوڑوں، گدھوں، کتوں کی طرح عام راستوں میں اپنی شہوت پوری کرنے لگے گا!

ترکوں سے جنگ

حدیث (۱۴)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰی تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْیُنِ حُمُرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۵)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت نہیں قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ تم (مسلمان) ایک ایسی قوم سے جنگ کروگے جن کے جوتے بال کے ہوں گے اور یہاں تک کہ تم لوگ ترکوں سے جنگ کروگے جن کی آنکھیں چھوٹی جن کے چہرے سرخ، جن کی ناکیں پست ہوں گی گویا ان کے چہرے تہ بہ تہ کھال چڑھائی ہوئی ڈھال ہوں گے۔

تشریح:۔ اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی یہ نشانی بتائی کہ قیامت سے پہلے مسلمانوں کی ترک کافروں سے جنگ ہوگی۔ اور اس قوم کا حلیہ بتاتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ بال کے جوتے پہنے ہوئے ہوں گے۔

اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ لوگ جانوروں کے بالوں کو بٹ کر دھاگہ بنائیں گے اور ان دھاگوں سے موزے کی طرح جوتا بنا کر پہنیں گے اور اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ایسے چمڑوں کا جوتا پہنے ہوں گے جس پر بال ہوں گے۔ ان لوگوں کی آنکھیں عربوں کی آنکھوں کی بہ نسبت چھوٹی ہوں گی۔ اور ان لوگوں کی ناک چھوٹی اور پست ہو گی اور ان کے چہرے سرخ رنگ کے ہوں گے جو گولائی لئے ہوئے ہوں گے اور ان لوگوں کے چہروں پر اس قدر گوشت بھرا ہو گا جیسے تہ بہ تہ چمڑا چڑھائی ہوئی گول مٹول موٹی موٹی ڈھال۔

تبصرہ:۔ یہ حدیث شریف مختلف الفاظ کے ساتھ بخاری شریف کے چند ابواب میں مذکور ہے اور مسلم ج۲ ص۳۹۵ ۔ باب اشراط الساعۃ میں بھی ہے۔

اس حدیث کے بارے میں شیخ محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی (متوفی ۶۷۶ھ) کا بیان ہے کہ قیامت کی یہ نشانی معرض وجود میں آچکی کیونکہ ترکوں سے بارہا مسلم افواج کی جنگ ہو چکی بلکہ اس وقت ہو رہی ہے اور یہ حدیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ آپ نے ترکوں کا حلیہ بیان فرماتے ہوئے ان لوگوں سے مسلمانوں کی جنگ اور لڑائیوں کی خبر دی جو بلاشبہ غیب کی خبریں ہیں (شرح مسلم للنووی ج۲ ص۳۹۵)

ایک کذاب ایک مہلک

حدیث (۱۵)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابٌ وَّمُبِیْرٌ۔

(ترمذی ج۲ ص۴۵)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک مہلک (بہت

زیادہ خونریزی کرنے والا پیدا ہوگا ۔)

تشریح :۔ اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ قیامت سے پہلے عرب کے ایک قبیلہ میں جس کا نام ثقیف ہے ایک کذاب (بہت ہی جھوٹا) اور ایک مہلک (بہت زیادہ قتل کرنے والا) پیدا ہوگا یہ غیب جاننے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو برسوں پہلے غیب کی خبر دی ہے ۔

تبصرہ :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خبر غیب وجود میں آچکی ۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ محدثین و مورخین کا یہ قول ہے کہ قبیلۂ ثقیف کا کذاب تو "مختار بن عبید" ہے اور قبیلۂ ثقیف کا مہلک حجاج بن یوسف ہے ۔ (ترمذی ج ۲ صہ ۴۵)

مختار بن عبید ثقفی" اس کے باپ بہت ہی بلند پایہ صحابی تھے مگر یہ صحابی نہیں ہے ۔ اس کی پیدائش ۱ھ میں ہوئی مگر اس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب نہیں ہوا اس میں شک نہیں کہ یہ بہت بڑا عالم و فاضل تھا اور اہلِ بیت کا محب بھی تھا لیکن کچھ دنوں کے بعد اس پر حکومت کی حرص و ہوس کا بھوت سوار ہوگیا اور یہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا باغی بن گیا اور چند دنوں کے لئے اس کو کوفہ میں تسلط و اقتدار بھی مل گیا اور اس نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے خوب خوب بدلہ بھی لیا مگر پھر اس کے عقائد میں اس قدر خرابی پیدا ہوگئی کہ نبوت کا دعویٰ کرنے لگا اور یہ کہنے لگا کہ مجھ پر وحی اترتی ہے یہاں تک کہ حضرت مصعب بن زبیر کے دورِ امارت میں یہ کوفہ کے اندر قتل کر دیا گیا ۔ (حاشیہ ترمذی ج ۲ صہ ۴۵)

حجاج بن یوسف ثقفی ، سلطنت بنو امیہ کا وہ ظالم و خوں خوار گورنر ہے جس نے بغیر جنگ کے جن لوگوں کو پکڑ پکڑ کر اور گرفتار کر کے قتل کیا ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے اور ان مقتولوں میں اکثر وہ لوگ ہیں جو اعلیٰ درجہ کے عابد و زاہد علماء اور صحابہ و تابعین تھے اور جنگوں میں جو لوگ اس کے حکم سے قتل کئے گئے ان کی تعداد تو شمار سے باہر ہے ۔

(ترمذی ج ۲ صہ ۴۵)

روایت ہے کہ حجاج بن یوسف کی موت کے بعد ایک آدمی نے اپنی بیوی سے یہ کہہ

دیا کہ "اگر حجاج بن یوسف جہنمی نہ ہو تو تجھ کو طلاق" اس کے بعد اس آدمی نے اپنے زمانے کے علماء سے دریافت کیا کہ میری بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں؟ تو علماء نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر اس آدمی نے ایک اللہ کے ولی سے یہ مسئلہ پوچھا جو صاحب کشف و کرامت تھے تو انھوں نے فرمایا کہ تیری بیوی پر طلاق نہیں پڑی کیونکہ حجاج بن یوسف جہنمی ہے

(تقریر ترمذی ص۱۵)

تلواریں جہاد سے مُعطّل

حدیث (۱۶)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ سُوْءُ الْجِوَارِ وَقَطِیْعَةُ الْاَرْحَامِ وَ اَنْ یُعَطَّلَ السَّیْفُ مِنَ الْجِهَادِ وَاَنْ تُخْتَلَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ۔

(حجۃ اللہ ج۲ ص۸۳۱ بحوالہ ابن مردویہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہیں (۱) پڑوسیوں کے ساتھ بُرا سلوک کرنا (۲) رشتہ داریوں کو کاٹ دینا (۳) تلوار کا جہاد سے معطل ہو جانا (۴) دین کے ذریعے دنیا کمانا۔

تبصرہ:۔ قیامت کی مذکورہ بالا چاروں نشانیاں تمام دنیا میں علی الاعلان ظاہر ہو چکی ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ آج دنیا کا ہر پڑوسی اپنے پڑوسیوں کی بدسلوکیوں سے نالاں اور بیزار ہے۔ اسی طرح ذرا ذرا سی باتوں پر آج بھائی اپنی بہن سے یہ کہہ کر رشتہ کاٹ ڈالتا ہے کہ جا۔ آج سے تو میری بہن نہیں اور میں تیرا بھائی نہیں۔ ہائے افسوس! اللہ تعالیٰ نے تو بھائی بہن کا رشتہ جوڑا تھا تاکہ ایک دوسرے سے محبت والفت کا برتاؤ کر کے ایک دوسرے کا سہارا بنیں مگر اللہ کے بندے اس قدرتی رشتہ کو کاٹ کر ایک دوسرے کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ اس طرح جہاد تمام دنیا میں بند ہو چکا ہے۔ اور تلواریں جہاد سے معطل پڑی ہوئیں خدا کی راہ میں نیاموں سے نکلنے کے لئے بیقراری کے

ساتھ تڑپ رہی ہیں اسی طرح بدعمل علماء اور مصنوعی مشائخ دین کے نام پر جس طرح عوام کا استحصال کر رہے ہیں۔ اور روپیہ کمانے کی مشین بنے ہوئے ہیں مجھے افسوس ہے کہ اس کی تصویر کشی کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

دجلہ کے پُل پر جنگِ عظیم

حدیث (١٧)

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ بِغَائِطٍ یُسَمُّوْنَہُ الْبَصْرَۃَ عِنْدَ نَہْرٍ یُقَالُ لَہٗ دَجْلَۃُ یَکُوْنُ عَلَیْہِ جِسْرٌ یَکْثُرُ اَہْلُہَا وَیَکُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِذَا کَانَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَآءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَآءَ عِرَاضُ الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ حَتّٰی یَنْزِلُوْا عَلٰی شَطِّ النَّہْرِ فَیَتَفَرَّقُ اَہْلُہَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ فِیْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّیَّۃِ وَہَلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِہِمْ وَہَلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَجْعَلُوْنَ ذَرَارِیَہُمْ خَلْفَ ظُہُوْرِہِمْ وَیُقَاتِلُوْنَہُمْ وَہُمُ الشُّہَدَآءُ۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۸ باب الملاحم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ ایک پست زمین میں اتر پڑیں گے جس کا نام بصرہ ہے اس نہر کے پاس جس کو دجلہ کہا جاتا ہے اس نہر پر ایک پُل ہوگا اور اس شہر کی آبادی بہت زیادہ ہوگی اور یہ مسلمانوں کے شہروں میں سے ایک شہر ہوگا۔ جب آخری زمانہ آئے گا تو "قنطورا" کی اولاد (تاتاری قوم) چوڑے چوڑے چہروں والے، چھوٹی چھوٹی آنکھوں والے حملے کے لئے آ کر اس نہر کے کنارے پڑاؤ کریں گے۔ اس وقت بصرہ والوں کے تین گروہ ہو جائیں گے ایک گروہ تو بیلوں کی دم پکڑے ہوئے۔ بیابانوں میں پناہ لے گا

اور یہ سب ہلاک ہو جائیں گے اور ایک گروہ اپنی ذات کے لئے امان لے گا یہ سب بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ اور ایک گروہ اپنے بال بچوں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے کرکے ان لوگوں سے جنگ کرے گا اور یہ لوگ "شہدار" ہوں گے۔

تشریح:۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے بھی نقل فرمایا ہے اس حدیث میں "قنطورا" کی اولاد سے مراد ترکی اور تاتاری قومیں ہیں۔ قنطورا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی باندی کا نام ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جو لڑکے قنطورا کے شکم سے پیدا ہوئے تھے ان کی اولاد میں ترکی اور تاتاری اقوام ہیں۔ (مرقاۃ ج ۵ ص ۱۵۶)

اس حدیث میں بصرہ سے مراد شہر بغداد ہے۔ چونکہ زمانہ رسالت میں بغداد شہر آباد نہیں ہوا تھا اور بصرہ بغداد ہی کے قرب و جوار میں ہے اس لئے بغداد کی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بصرہ کا نام لیا۔ اس جنگ کا مختصر تذکرہ یہ ہے کہ صفر ۶۵۶ھ میں جب چنگیز خان کا پوتا ہلاکو خان تاتاریوں کا ایک عظیم لشکر لے کر بغداد پر حملہ آور ہوا تو اس وقت بغداد کے مسلمانوں کی تین جماعتیں ہو گئیں کچھ مسلمان تو اپنے اپنے مال و اسباب کو بیلوں پر لاد کر اپنی جان بچانے کے لئے جنگلوں اور بیابانوں میں پناہ لینے کے لئے نکل بھاگے مگر یہ لوگ بچ نہ سکے بلکہ تاتاریوں کی خونخوار فوجوں نے ان سب کو چن چن کر قتل کر ڈالا۔ اور ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا اور کچھ مسلمان یعنی خود خلیفہ بغداد مستعصم باللہ اور اس کے ارکانِ سلطنت اور بغداد کے اُمراء و شرفاء و علماء نے تاتاریوں سے جان کی امان لے کر قلعہ کا پھاٹک کھول دیا اور باہر نکل آئے مگر قوم تاتار کے بدعہد کفار نے بدعہدی کی اور ان سب مسلمانوں کو قتل کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور خلیفہ بغداد کو بھی نہایت ہی بے رحمی اور بے دردی کے ساتھ طرح طرح کی ایذا دے کر مار ڈالا

اور کچھ شیر دل اور جاں باز مسلمان اس عظیم فتنہ کے سیلاب میں بھی ثابت قدم رہے نہ ان لوگوں نے فرار کیا نہ قوم کفار سے امان کے طلب گار ہوئے بلکہ ان کفار کے مقابلہ میں تلوار لے کر ڈٹ گئے اور اپنے بال بچوں کو اپنے پیچھے کر کے ان کافروں سے جنگ

کرنے لگے اور خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے سب کے سب شہادت کے شرف سے سرفراز ہو گئے۔ اور شہر بغداد تباہ و برباد ہو گیا۔ (رحمۃ اللہ علی العالمین منہ وغیرہ)

تبصرہ:۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکڑوں برس پہلے جو غیب کی خبر دی تھی وہ حرف بحرف صادق ہوئی اور قیامت کی یہ نشانی ظاہر ہو چکی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حجاز کی آگ

حدیث (۱۸)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۶۹)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ حجاز کی زمین سے ایک آگ نکلے گی جو مقام بصریٰ میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔

تشریح:۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی زمینوں کو حجاز کہتے ہیں اور بصریٰ ملک شام کا ایک شہر ہے جو شہر دمشق سے چند منزل کی دوری پر ہے۔

تبصرہ:۔ اس آگ کا تذکرہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں بھی ہے قیامت کی یہ نشانی ظاہر ہو چکی ۶۵۴ھ میں یہ آگ قبیلہ قریظہ کے قریب سے ناگہاں خود بخود نمودار ہوئی اور اس کی روشنی میں لوگوں نے رات کے وقت بصریٰ میں اونٹوں کی گردنوں کو دیکھ لیا۔ پچاس دنوں تک یہ آگ روشن رہی۔ پھر خود بخود بجھ گئی۔

(تاریخ الخلفاء ص ۳۴۲ وغیرہ)

ریگستانِ عرب میں باغ

حدیث (۱۹)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکْثُرَ الْمَالُ وَیَفِیْضَ حَتّٰی یُخْرِجَ الرَّجُلُ زَکٰوةَ مَالِهٖ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا وَفِیْ رِوَایَةٍ تَبْلُغُ الْمَسَاکِنُ اِهَابَ اَوْ یَهَابَ۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۹ باب اشراط الساعۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ مال کی کثرت ہو جائے گی اور اس حد تک دولت بہنے لگے گی کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا تو کسی آدمی کو ایسا نہیں پائے گا جو اس کی زکوٰۃ کو قبول کرے اور عرب کی (ریگستانی) زمین میں باغات اور نہریں ہو جائیں گی اور ایک روایت میں ہے کہ (مدینہ) کی آبادی "اہاب تک یا یہاب" تک پہنچ جائے گی۔

تشریح:۔ یہ حدیث مسلم میں بھی ہے اور اس حدیث میں اِہاب اور یہاب، یہ دونوں مدینہ طیبہ کے قرب وجوار میں دو گاؤں کے نام ہیں۔

اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ قربِ قیامت میں مال و دولت کی کثرت و فراوانی اس قدر بڑھ جائے گی کہ ہر آدمی دولت مند ہو جائے گا اور کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں ملے گا اور عرب کی ریگستانی اور بنجر زمین جو پانی کے قطرہ قطرہ کے لئے اور گھاس اور سبزہ کے لئے ترستی ہے اس زمین میں قسم قسم کے باغات اور ہری بھری چراگاہیں اور پانی کی نہریں جاری ہو جائیں گی اور مدینہ طیبہ کی آبادی اس قدر بڑھ جائے گی کہ اس شہر کے مکانات اہاب یا یہاب گاؤں تک پہنچ جائیں گے۔

تبصرہ:۔ قیامت کی ان نشانیوں کا ظہور شروع ہو چکا ہے کیونکہ عرب بلکہ ساری دنیا میں دولت کی کثرت و فراوانی ہوتی جا رہی ہے اور عرب کی بنجر زمینوں میں باغ لگائے جا رہے ہیں۔ اور نہروں کے پلان بنائے جا رہے ہیں اور مدینہ طیبہ کی آبادی روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

مدینہ کی ویرانی

حدیث (۳۰)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ خَرَابُ یَثْرِبَ وَخَرَابُ یَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَۃِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَۃِ فَتْحُ الْقُسْطُنْطُنِیَّۃِ وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطُنِیَّۃِ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ۔ (ابوداود ج۲ ص۲۴۲ مطبع مجتبائی)

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت المقدس کا (بربادی کے بعد) آباد ہونا مدینہ کی ویرانی ہے اور مدینہ کی ویرانی جنگ عظیم کا نکلنا ہے اور جنگ عظیم کا نکلنا قسطنطنیہ کا فتح ہونا ہے اور فتح قسطنطنیہ دجال کا نکلنا ہے۔

تشریح:۔ حدیث کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ان تمام واقعات کا ظہور یکے بعد دیگرے آگے پیچھے ہوگا اور قیامت سے پہلے ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی آبادی ویران ہو جائے گی چنانچہ اس بارے میں طبرانی کی ایک حدیث ہے کہ مدینہ کی آبادی بڑھ کر سلع پہاڑ تک پہنچ جائے گی۔ پھر مدینہ منورہ پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ مسافروں کی جماعت اس شہر کے اطراف سے گزرے گی تو یہ کہے گی کہ کبھی اس جگہ کوئی آبادی تھی کیونکہ عرصہ دراز تک ویران ہوتے ہوتے اس کے نشانات و آثار مٹ چکے ہوں گے۔ (حجۃ اللہ ج۲ ص۲۳۸)

تبصرہ:۔ ابھی تک یہ نشانی عالم وجود میں نہیں آئی۔

سونے کا پہاڑ

حدیث (۲۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَحْسُرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ یَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَیْهِ فَیُقْتَلُ مِنْ کُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ وَ یَقُوْلُ کُلُّ رَجُلٍ لَعَلِّیْ اَکُوْنُ اَنَا الَّذِیْ یَنْجُوْ۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صد ۴۹۱ اشراط الساعۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ نہر فرات سونے کے پہاڑ ظاہر کر دے گی اور لوگ اس کو لینے کے لئے ایک دوسرے سے یہاں تک جنگ کریں گے کہ ہر سو میں سے ننانوے قتل ہو جائیں گے اور ان میں کا ہر شخص یہ کہتا ہوگا کہ شاید میں قتل سے بچ جاؤں گا۔

تشریح:۔ یہ حدیث مسلم شریف میں بھی ہے اور ایک دوسری حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ عنقریب نہر فرات سونے کے خزانوں کو ظاہر کر دے گی۔ اور جو لوگ اس وقت وہاں موجود ہوں گے وہ اس کو نہ لے سکیں گے اسی طرح ایک حدیث میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ قرب قیامت میں زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو قے کر دے گی جو سونے چاندی کے ستونوں کی شکل میں پڑے ہوں گے۔ ایک قاتل جب ان کو دیکھے گا تو کہے گا کہ ہائے افسوس اسی کے لئے میں نے لوگوں کا خون بہایا تھا اور جب رشتہ داری کاٹنے والا اس کے بعد آئے گا تو کہے گا کہ افسوس! اسی کے لئے میں نے اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لیا تھا اور چور جب وہاں سے گزرے گا تو افسوس کرتا ہوا کہے گا کہ ہائے اسی کے بارے میں میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا پھر یہ سب ان خزانوں کو چھوڑ کر وہاں سے چل دیں گے

اور کوئی بھی اس میں سے کچھ نہیں لے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۹)

نہر فرات سے سونے کا پہاڑ اس طرح نمودار ہو گا کہ اس نہر کا پانی خود بخود خشک ہو جائے گا اور زمین پھٹ جائے گی۔ اور سونے چاندی وغیرہ کی کانیں نظر آنے لگیں گی۔ اسی طرح جا بجا زمین میں بڑے بڑے شگاف ہو جائیں گے اور زمین میں گڑے ہوئے دفینے اور خزانے زمین کے اوپر آ جائیں گے۔

تبصرہ:۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ابھی تک اس نشانی کا ظہور نہیں ہوا ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم

قیصر و کسریٰ کے خزانے

حدیث (۲۲)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ کُنُوْزُهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۴)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہو گا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا اور مجھے اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے کہ یقیناً ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کئے جائیں گے۔

تبصرہ:۔ قیامت کی یہ نشانیاں ظاہر ہو چکیں۔ کیوں کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایران کا بادشاہ کسریٰ اور روم کا بادشاہ قیصر دونوں ہلاک ہو گئے اور ان دونوں کی سلطنتیں ختم ہو گئیں اور ان دونوں کے خزانے اونٹوں

پہلا دکر مدینہ منورہ لائے گئے اور امیر المومنین نے ان خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا اور پھر ان دونوں کے بعد نہ کوئی کسریٰ ہوا نہ قیصر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ٹڈیوں کی ہلاکت

حدیث (۲۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے برسوں میں جس سال ان کی وفات ہوئی۔ ٹڈیاں ناپید ہو گئیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی وجہ سے غمگین ہو گئے اور انھوں نے ایک سوار یمن کی طرف ایک سوار عراق کی جانب اور ایک سوار شام کی طرف بھیجا اور ٹڈیوں کے بارے میں لوگوں سے پوچھ گچھ کرنے لگے پھر یمن کی طرف جانے والا سوار ایک مٹھی ٹڈیاں لے کر آیا اور ان کو آپ کے سامنے بکھیر دیا جب آپ نے ان ٹڈیوں کو دیکھا تو نعرۂ تکبیر بلند کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار جاندار مخلوق کو پیدا فرمایا ہے جن میں سے چھ ہزار سمندر میں اور چار ہزار خشکی میں ہیں اور سب سے پہلے ان جاندار مخلوقات میں سے ٹڈیاں ہلاک ہوں گی پھر ان کے بعد دوسری جاندار مخلوقات کی ہلاکت لگاتار اس طرح ہونے لگے گی جس طرح موتیوں کی لڑی کا دھاگہ کٹ جائے تو موتی لگاتار گرنے لگتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۷۲ اشراط الساعۃ)

تبصرہ:۔ ابھی تک ٹڈیوں کا وجود دنیا سے ختم نہیں ہوا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ ابھی تک قیامت کی اس نشانی کا وجود نہیں ہوا ہے۔ ہاں اتنی بات ضرور ہو گئی ہے کہ اب ٹڈیوں کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے۔ حکومتیں ان کے انڈوں اور بچوں کے ہلاک کرنے

میں بڑی جد وجہد کر رہی ہیں۔ جس کا انجام اس کے سوا اور کیا ہوگا۔ کہ ایک نہ ایک دن ٹڈیوں کی نسل دنیا سے فنا ہو جائے گی۔ اور قیامت کی ایک نشانی معرضِ وجود میں آجائے گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم

حروفِ قرآن کا مِٹنا

حدیث (۲۴)

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْرٰی عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ لَیْلٌ فَیُصْبِحُ النَّاسُ وَلَیْسَ مِنْہُ اٰیَۃٌ وَّلَا حَرْفٌ فِیْ جَوْفٍ اِلَّا نُسِخَتْ۔ (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۴۷ بحوالہ ابن ماجہ ص ۳۰۳)

ترجمہ:۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پر ایک ایسی رات گزرے گی کہ لوگ صبح کریں گے تو ہر جگہ سے قرآن کی آیت اور حرف مٹا دئیے گئے ہوں گے!

تشریح:۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت سے پہلے ایک ایسی رات آئے گی کہ اچانک قرآن پاک کی تمام آیتیں اور حروف قرآن مجید کی جلدوں سے بھی اور حافظوں کے سینوں سے بھی مٹ جائیں گے۔ چنانچہ ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ قرآن مجید جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ کر چلا جائے گا اور عرش کے گرد شہد کی مکھی کی طرح آواز کرے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ تو قرآن کہے گا کہ میں تیرے پاس سے نکلا تھا اور اب تیرے ہی پاس لوٹ کر چلا آیا ہوں۔ کیونکہ لوگ میری تلاوت تو کرتے ہیں۔ مگر میرے احکام پر عمل نہیں کرتے۔

(حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۴۷)

تبصرہ:۔ ابھی تک قیامت کی اس نشانی کا ظہور نہیں ہوا ہے۔ یہ بالکل ہی

قربِ قیامت میں ہوگا۔

خونریزی کی کثرت

حدیث (۲۵)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْقَتْلُ اَلْقَتْلُ ۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۰ کتاب الفتن)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی کہ یہاں تک کہ ھَرَج بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔ تو لوگوں نے کہا کہ ہرج کیا چیز ہے؟ یا رسول اللہ! تو آپ نے فرمایا کہ قتل قتل۔

تبصرہ:۔ قتل اور خوں ریزی کی کثرت تمام دنیا میں بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور روزانہ اس کی تعداد میں اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے۔ لہٰذا قیامت کی یہ نشانی ظہور پذیر ہو چکی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسجدوں میں دُنیا کی باتیں

حدیث (۲۶)

عَنِ الْحَسَنِ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَکُوْنُ حَدِیْثُهُمْ فِیْ مَسَاجِدِهِمْ فِیْ اَمْرِ دُنْیَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَیْسَ لِلّٰہِ فِیْهِمْ حَاجَةٌ۔

(حجۃ اللہ ج۲ صہ ۸۳۲ بحوالہ بیہقی)

ترجمہ:۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کی مسجدوں میں ان کی دنیاوی باتیں ہوں گی۔ لہٰذا تم لوگ ایسے لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی پروا نہیں ہے۔

تبصرہ:۔ قیامت کی یہ نشانی پوری ہو چکی ہے کیونکہ تمام دنیا کے مسلمان اس بلا میں گرفتار ہیں کہ چند منٹوں کے لئے لوگ مسجدوں میں نماز کے لئے آتے ہیں تو خواہ مخواہ دنیا کی باتیں اور دھندے روزگار کی باتوں کا تذکرہ کرنے لگتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ حکم فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھیں۔ بلکہ ان لوگوں سے دور رہیں۔

تیس ۳۰ مدّعیانِ نبوّت

حدیث (۲۷)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے جن میں کا ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیّین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور ہمیشہ میری امت میں سے ایک جماعت حق پر رہے گی جو غالب رہے گی اُن کے مخالفین ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ یہاں تک اللہ کا حکم (قیامت) آجائے اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۶۵)

تبصرہ:۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے تیس ۳۰ آدمی نبوّت

کا دعویٰ کریں گے لیکن امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ ستائیس ۲۷ آدمی بنوت کا دعویٰ کریں گے اور طبرانی کی روایت میں یہ ہے کہ ستر ۷۰ کذاب ہوں گے۔

(رحمۃ اللہ علی العالمین صہ ۸۲۴)

ان روایتوں میں تطبیق کی ایک صورت تو یہ ہے کہ ستر ۷۰ کی تعداد میں ستائیس ۲۷ اور تیس دونوں داخل ہیں اس لئے کسی روایت میں ستائیس کا ذکر آ گیا۔ اور کسی میں تیس ۳۰ کا اور کسی روایت میں پورے ستر ۷۰ کی تعداد مذکور ہو گئی۔ دوسری صورت تطبیق کی یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کل کذابوں کی تعداد تو ستر ۷۰ ہو گی جن میں سے ستائیس ۲۷ یا تیس ۳۰ تو بنوت کا دعویٰ کریں گے باقی امام یا مہدی وغیرہ ہونے کا دعویٰ کریں گے اور تطبیق کی ایک تیسری صورت یہ بھی ہے کہ ان گنتیوں کو تعداد و تحدید کے لئے نہ مانا جائے بلکہ ان گنتیوں کو تکثیر اور بیان کثرت کے لئے مانا جائے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان گنتیوں سے یہ مراد ہے کہ بہت سے لوگ بنوت کا دعویٰ کریں گے جیسے اُردو کے محاورہ میں بولا جاتا ہے "میں نے پچاس مرتبہ تم کو سمجھایا" تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ میں نے گن کر پورے پچاس مرتبہ سمجھایا بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں نے بہت زیادہ مرتبہ تم کو سمجھایا تو اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ستائیس آدمی یا تیس آدمی یا ستر ۷۰ آدمی بنوت کا دعویٰ کریں گے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ بنوت کا دعویٰ کرنے والے کذاب بہت زیادہ ہوں گے چنانچہ زمانۂ اقدس کے وقت سے آج تک بنوت کا دعویٰ کرنے والے کذابوں کا شمار کیا جائے تو ان بدنصیبوں اور بیدینوں کی تعداد تیس ۳۰ سے کہیں زیادہ ہو چکی ہے۔ بہر حال قیامت کی اس نشانی کا ظہور ہو چکا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

❀❀

کعبہ کو ڈھانے والا

حدیث (۲۸)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ ذُوالسُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبْشَۃِ۔ (مسلم ج۲ ص ۳۹۴ کتاب الفتن)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو تپلی تپلی پنڈلیوں والا حبشہ کا ایک آدمی کعبہ کو برباد کرے گا۔

تبصرہ:۔ علامت قیامت کی اس پیش گوئی کا مصداق اب تک ظہور میں نہیں آیا ہے۔ اور اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ انتہائی ہولناک واقعہ کب اور کس زمانہ میں وقوع پذیر ہوگا۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں یہ سانحہ درپیش ہوگا اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس لوگ فریاد لے کر آئیں گے تو آپ آٹھ یا نو آدمیوں کی ایک جماعت کو تفتیش کے لئے مکہ شریف روانہ فرمائیں گے اور کعبہ کے برباد ہونے سے پہلے یاجوج و ماجوج کی ہلاکت کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے لوگ حج و عمرہ ادا کر چکے ہوں گے۔

واللہ تعالیٰ اعلم (حجۃ اللہ علی العالمین ج۲ ص۸۳۴)

آدمی قبر کے اوپر لوٹے گا

حدیث (۲۹)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ

بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۹ اشراط الساعۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ دُنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر پر یہ کہتے ہوئے لوٹتا ہوگا کہ کاش میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا اور اس کے پاس مصیبت کے سوا دین نہیں ہوگا۔

تشریح:۔ یہ حدیث مسلم میں بھی ہے اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب قیامت قریب ہو جائے گی تو قسم قسم کے فتنوں کی وجہ سے ایسے ایسے مصائب اور تکالیف کے طوفان مومن پر آئیں گے کہ دین پر قائم رہنا اتنا ہی مشکل ہو جائے گا جتنا کہ آگ کا انگارہ ہاتھ میں اٹھائے رہنا اس قسم کی بلاؤں میں بہت سے مومنین کا دین برباد ہو جائے گا اور آدمی رنج و قلق سے بلبلا کر قبرستان جائے گا۔ اور کسی قبر پر سر ٹپک ٹپک کر لوٹے گا اور یہ کہے گا کہ کاش میں اس بُرے وقت سے پہلے ہی مر گیا ہوتا اور اس قبر والے کی بجائے میں اس قبر میں دفن ہو گیا ہوتا تو میں ان مصیبتوں اور بلاؤں سے بچ گیا ہوتا۔ اور میرا دین و ایمان بھی سلامت رہ گیا ہوتا۔

تبصرہ:۔ ابھی یہ وقت تو نہیں آیا ہے کہ آدمی موت کو اپنی زندگی پر ترجیح دے کر قبروں پر لوٹتا پھرے مگر یہ منزل تو آ گئی ہے کہ دیندار مسلمان زمانۂ حال کے الحاد و بے دینی اور دین و مذہب کی تحقیر و تذلیل اور عوام کے اسلام دشمن معاشرہ سے بیزار ہو کر قبر والوں پر رشک کرنے لگا ہے۔ اور بعض دیندار مسلمانوں کو یہ کہتے سُنا گیا ہے کہ جو لوگ ایمان کے ساتھ اس دنیا سے چلے گئے وہ ہم سے اچھے رہے کیونکہ وہ لوگ اس دور کی ملحدانہ روش اور دین و مذہب کی توہین و تذلیل کے جان سوز مناظر دیکھنے سے بچ گئے گویا یہ کہا جا سکتا ہے کہ قیامت کی اس نشانی کے ظہور کا وقت قریب آن پہنچا ہے اور اس کے آثار

نظر آنے لگے ہیں اور اگر دین و مذہب سے عام بیزاری اور مسلم معاشرہ کی ایمان سوز خرابیوں کا یہی حال رہا تو رفتہ رفتہ چند برسوں میں قیامت کی یہ نشانی بھی اس طرح نظر آنے لگے گی جس طرح کھلے آسمان میں رات کے وقت چاند تارے نظر آیا کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

لٹھ باز بادشاہ

حدیث (۳۰)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۶۶ باب الملاحم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ "قحطان" سے ایک آدمی ایسا نکلے گا جو تمام انسانوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔

تشریح:۔ "قحطان" یا تو یمنی اقوام کے مورثِ اعلیٰ کا نام ہے یا یمنی قبائل میں سے ایک قبیلہ کا نام ہے۔ بہرحال اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ خاندان قحطان کا ایک بادشاہ ہوگا جو اپنی لاٹھی کے زور سے لوگوں پر اس طرح حکومت کرے گا جس طرح کوئی آدمی اپنی لاٹھی سے جانوروں کو ہانک کر جہاں اور جدھر چاہتا ہے ہانک کر لے جایا کرتا ہے اور کوئی جانور سرتابی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح یہ ظالم بادشاہ امیر و غریب اور شریف و رذیل سب کو اپنی ایک ہی لاٹھی سے ہانکے گا۔ اور اس لاٹھی کے ڈر سے کوئی شخص چون وچرا کرنے کی مجال نہ رکھے گا۔ جب تک یہ بادشاہ نہ ہوگا قیامت نہیں آئے گی۔

بعض محدثین نے فرمایا کہ یہ بادشاہ کسی عرب کا آزاد کردہ غلام ہوگا اور اس کا نام "جہجاہ" ہوگا۔ (مرقاۃ ج ۵ صہ ۱۵۷)

تبصرہ:۔ تاریخ عرب کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ بہت سے اس قسم کے ظالم بادشاہ عرب میں پیدا ہو چکے لیکن "جہجاہ" نام والا جہاں تک مجھ کو علم کی معلومات کا تعلق ہے عرب میں اب تک کوئی بادشاہ نہیں ہوا ہے اس لئے میرے علم میں قیامت کی یہ نشانی ابھی عالم وجود میں نہیں آئی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتح بیت المقدس

حدیث (۳۱)

حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنگ تبوک میں آیا۔ اس وقت آپ ایک چمڑے کے خیمہ میں تھے تو آپ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے تم چھ (نشانیوں) کو گن لو (۱) میری وفات (۲) پھر بیت المقدس کی فتح (۳) پھر ایک وبا (طاعون) تم کو پکڑے گی جو بکریوں کی گلٹی کی بیماری کی طرح ہو گی (۴) پھر مال کی اس قدر زیادتی ہو گی کہ کسی آدمی کو ایک سو دینار دیئے جائیں گے پھر بھی وہ (اس کو کم سمجھ کر) ناراض ہی رہے گا۔ (۵) پھر ایک ایسا فتنہ ہو گا جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہو جائے گا۔ (۶) پھر تمہارے اور رومیوں کے درمیان ایک صلح ہو گی۔ مگر رومی کفار بد عہدی کریں گے اور اتنا بڑا لشکر لے کر تم پر حملہ آور ہوں گے کہ اس لشکر میں اسیّ جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار فوجیں ہوں گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۶ باب الملاحم)

تبصرہ:۔ قیامت کی یہ نشانیاں تقریباً سبھی ظاہر ہو چکی ہیں۔

پہلی نشانی:۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عالم دنیا سے عالم آخرت کا سفر فرمانا یہ ۱۱ھ میں ہو چکا۔

دوسری نشانی:۔ بیت المقدس کا فتح ہونا۔ یہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

کے دورِ خلافت میں واقع ہوا۔

تیسری نشانی:۔ طاعون کی وبا۔ یہ علامت بھی حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ایام میں ظہور پذیر ہوئی زمانۂ اسلام میں یہ سب سے پہلا طاعون ہے اس وبا میں تین دن کے اندر ستر ہزار آدمی مر گئے۔ چونکہ اس وقت اسلامی لشکروں کا پڑاؤ بیت المقدس کے قریب ایک گاؤں عمواس میں تھا اس لئے تاریخوں میں اس وبا کا نام طاعون عمواس پڑ گیا۔

طاعون:۔ ایک وبائی بیماری ہے جس کو انگریزی میں "پلیگ" کہتے ہیں اس بیماری میں شدید بخار آتا ہے اور گردن یا بغلوں یا رانوں کی جڑوں میں کبوتر کے انڈے کے برابر گلٹیاں نکلتی ہیں جس میں ناقابل برداشت درد کے ساتھ سخت جلن ہوتی ہے اس مرض میں بہت جلد آدمی مر جاتا ہے اور بہت کم لوگ اس بیماری سے شفایاب ہوتے ہیں۔ پہلے ملک میں تقریباً ہر سال یہ وبا آتی تھی مگر چالیس برس سے یہ وبا نہیں آئی ہے۔

چوتھی نشانی:۔ یعنی مال و دولت کی کثرت و فراوانی۔ اس نشانی کا ظہور تاریخ اسلام میں سب سے پہلے حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا اور اس کے بعد برابر ہی مالداری کی کثرت میں زیادتی ہی ہوتی گئی اور ہوتی جا رہی ہے یہاں تک کہ علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہمارے زمانے میں تو اس قدر مال و دولت کی کثرت ہو گئی ہے کہ ایک ہزار دینار کو بھی لوگ قلیل و حقیر ہی رقم شمار کرتے ہیں اور اس کی کوئی قدر نہیں کرتے۔

(مرقاۃ ج ۵ ص ۱۵۸)

پانچویں نشانی:۔ عرب کا فتنہ۔ اس سے مراد امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور اس کے بعد کی لڑائیاں ہیں جن کے اثرات سے عرب کا ہر ہر گھر متاثر ہوا۔ اور اس خانہ جنگی میں مسلمانوں کا بے شمار جانی و مالی نقصان ہوا، اور چند دنوں کے لئے اسلامی فتوحات کا دروازہ بند ہو گیا۔ (مرقاۃ ج ۵ ص ۱۵۸)

چھٹی نشانی:۔ رومیوں سے صلح اور پھر ان لوگوں کی بدعہدی اس نشانی کا ظہور خلافت راشدہ کے بعد خصوصاً خلافتِ عباسیہ کے دور میں بار بار ہوا۔ اور بارہا رومیوں نے بڑے

بڑے عظیم لشکروں کے ساتھ مسلم حکومتوں پر یلغار کی اور آئندہ بھی اس قسم کے حملے مسلمانوں پر ہوتے ہی رہیں گے۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور حضرت امام مہدی کے ظہور کے بعد کفار ہمیشہ کے لئے مغلوب ہو جائیں گے اور ہر طرف اسلام کا بول بالا رہے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

عرب میں دوبارہ بُت پرستی

حدیث (۳۲)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰی ذِی الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِیَةُ دَوْسٍ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَهَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ

(بخاری جلد ۲ صہ ۱۰۵۴ باب تغیر الزمان)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سُرین (طواف کرتے ہوئے) ذو الخلصہ پر ہلیں گے۔ اور ذو الخلصہ قبیلہ دوس کا ایک بُت تھا جس کو وہ لوگ زمانہ جاہلیت میں پوجتے تھے۔

تبصرہ:۔ اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ قرب قیامت میں عرب کے ایک قبیلہ دوس کے لوگ بتوں کا طواف اور ان کی پرستش کرنے لگیں گے۔

ابھی تک یہ نشانی ظاہر نہیں ہوئی ہے اور عرب میں کہیں بھی اب تک بت پرستی نہیں ہو رہی ہے۔

چار فتوحات

حدیث (۳۳)

حضرت نافع بن عُتبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسلمان جزیرۃ العرب سے جنگ کروگے تو اللہ تعالیٰ تم کو فتح عطا فرمائے گا۔ پھر تم لوگ فارس سے جنگ کروگے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی مفتوح فرمادے گا پھر تم لوگ روم سے لڑوگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتحیاب بنادے گا۔ پھر دجال سے تم لوگوں کی جنگ ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کے مقابلہ میں بھی تم کو فتح دے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۶۶ باب الملاحم)

تبصرہ:۔ قیامت سے پہلے ہونے والی مذکورہ بالا چاروں لڑائیوں میں سے صرف آخری جنگ ابھی نہیں ہوئی۔ باقی تینوں لڑائیاں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہو چکیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ بشارت ظاہر ہو چکا کہ ان لڑائیوں میں مسلمانوں کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

جوتے کا فتیہ بولے گا

حدیث (۳۴)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ درندے جانور انسانوں سے گفتگو کریں گے۔

اور آدمی سے اس کا کوڑا باتیں کرے گا اور اس کے جوتے کا تسمہ کلام کرے گا اور آدمی کو اس کی ران ان معاملات کی خبر دے گی۔ جن کو اس کی بیوی نے اس کے پیچھے کیا ہوگا۔

(مشکوٰۃ ج۲ ص۱۷۴ اشراط الساعۃ)

تبصرہ:۔ قرب قیامت کی یہ ہولناک نشانیاں ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں لیکن ہر مومن کو اس پر ایمان اور یقین رکھنا ضروری ہے کہ فرمانِ رسالت کے بموجب یہ نشانیاں عنقریب ظاہر ہو کر رہیں گی جیسا کہ دوسری نشانیاں جن کو کوئی پہلے سوچ بھی نہیں سکتا تھا وہ علی الاعلان کچھ ظہور میں آ چکیں کچھ ظاہر ہو رہی ہیں۔

بصرہ کے بندر ہونے والے

حدیث (۳۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس! لوگ بہت سے شہروں کو بسائیں گے اور ان شہروں میں سے ایک شہر کو بصرہ کہا جائے گا۔ اگر تو اس شہر کے پاس سے گزرے یا اس میں داخل ہو تو اس شہر کی نمکین زمین اور ندی کے ساحل اور کھجوروں کے باغات اور بازاروں سے اور اس شہر کے امراء کے دروازوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا اور بصرہ کی اُن زمینوں کو لازم پکڑنا جو "ضواحی" کہلاتی ہیں کیونکہ بصرہ میں زمین کا دھنس جانا اور پتھراؤ اور زلزلہ ہوگا اور ایک قوم رات کو سوئے گی اور صبح کو اٹھے گی تو بندر اور سوئر ہو جائے گی۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۶۸)

تشریح:۔ بصرہ عراق کا بہت ہی مشہور اور تاریخی شہر ہے "ضواحی" وہ ریتیلی زمین جو سورج کی روشنی میں چمکتی اور دور سے صاف نظر آتی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس امت میں بھی کچھ لوگوں کی صورتیں مسخ ہوں گی اور یہ جو

مشہور ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے لوگ مسخ نہیں کیے جائیں گے اس سے مراد یہ ہے کہ اس امت میں مسخ عام نہیں ہوگا کہ بنی اسرائیل کی طرح پوری پوری بستیاں مسخ کر دی جائیں۔ مگر مسخ خاص یعنی خاص خاص چند افراد کا مسخ تو اس امت میں بھی ہوگا۔ جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ فرقہ قدریہ میں سے کچھ لوگ مسخ کیے جائیں گے ممکن ہے کہ بصرہ میں کچھ لوگ فرقہ قدریہ کے آباد ہو گئے ہوں جن کو قہر خداوندی مسخ کر کے بندر اور سور بنا دے گا۔ (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۳۰۸)

مسخ کے تین واقعات

مصر کے فاطمی دور حکومت میں ہر سال عاشوراء (دسویں محرم) کے دن رافضیوں کا ایک گروہ مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قبۂ مبارک کے اندر جمع ہو کر حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیا کرتا تھا ناگہاں ایک سائل اس قبہ میں داخل ہوا۔ اور یہ کہا کہ کون ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت میں مجھے کھانا کھلا دے ؟ ایک بوڑھے خبیث رافضی نے اس سائل کو اپنے گھر لے جا کر سائل کی زبان کاٹ ڈالی اور اس کے ہاتھ پر رکھ کر کہا کہ لے، یہ ہے ابوبکر کی محبت کا بدلہ، سائل اپنی زبان کو ہاتھ میں لیے ہوئے مسجد نبوی کے دروازے پر بیٹھ کر رونے لگا اور روتے روتے سو گیا۔ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی زیارت سے مشرف ہوا پھر یہ دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس شخص کی زبان اس کے منہ میں رکھ دو۔ چنانچہ انھوں نے رکھ دی۔ اس کے بعد سائل بیدار ہوا تو اس کی زبان اس کے منہ میں بدستور سابق تھی اور کوئی تکلیف بھی نہیں تھی پھر سائل نے سال بھر کے بعد عاشوراء کے دن اسی قبہ میں جا کر کھانے کا سوال کیا تو ایک نوجوان اس کو اپنے گھر لے گیا اور سائل کو کھلا پلا کر اس کا بہت زیادہ اعزاز کیا سائل نے تعجب کے ساتھ پوچھا کہ گزشتہ سال جب میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام لے کر کھانے کا سوال کیا تھا تو میری زبان

کاٹی گئی تھی اور امسال میرا اس قدر اعزاز کیا جارہا ہے آخر اس کا سبب کیا ہے؟ جوان نے کہا کہ اے شخص جس نے تیری زبان کاٹی تھی وہ میرا باپ تھا تیری زبان کاٹتے ہی اللہ تعالیٰ نے اس کو مسخ کر کے بندر بنا دیا۔ چنانچہ دروازے کا پردہ ہٹا کر اس جوان نے سائل کو دکھا دیا کہ دیکھ یہی میرا باپ ہے جس نے تیری زبان کاٹی تھی۔ سائل نے دیکھا کہ گھر میں ایک بندر بندھا ہوا بیٹھا ہے اس کے بعد جوان نے سائل سے کہا کہ تم نے جو دیکھا اس کو لوگوں سے چھپانا اور یہ کہا کہ اس کا انجام دیکھ کر ہم لوگوں نے رافضی مذہب سے توبہ کر لی ہے اس واقعہ کو علامہ سمہودی نے اپنی کتاب زواجر میں اور علامہ ابن حجر نے اپنی کتاب الصواعق المحرقہ میں ذکر کیا ہے اور ان دونوں کے علاوہ علامہ قسطلانی وغیرہ نے بھی اس واقعہ کو تحریر کیا ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص۸۲۷ جلد ثانی)

۲۔ اسی طرح زواجر میں لکھا ہے کہ حلب میں ایک آدمی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیا کرتا تھا جب یہ مر گیا تو شہر کے چند نوجوانوں نے اس کی قبر کھود کر دیکھا تو قبر میں ایک سور پڑا ہوا تھا نوجوانوں نے اس کو گھسیٹ کر قبر سے نکالا اور اس کو آگ میں جلا ڈالا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص۸۲۷ جلد ثانی)

۳۔ حلب میں ایک مسلمان نماز پڑھ رہا تھا ایک آدمی اس سے کھلواڑ کرنے لگا۔ مگر اس مسلمان نے نماز نہیں توڑی اور نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ نماز پوری کر لی اور جیسے ہی اس نے سلام پھیرا فوراً ہی کھلواڑ کرنے والے کا چہرہ خنزیر (سور) کی شکل کا ہو گیا اور وہ جنگل کی طرف بھاگتا ہوا چلا گیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ج۲ ص۸۲۷)

تبصرہ:۔ قیامت کی اس نشانی کا بصرہ میں ابھی تک ظہور نہیں ہوا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

پتھروں کی بارش

حدیث (۳۶)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَقَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُهْلَكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ ۔ (ترمذی جلد۲ ص۴۱)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کے پچھلے لوگوں میں زمین کا دھنس جانا اور مسخ ہو جانا اور پتھراؤ ہوگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم لوگ ہلاک کر دیئے جائیں گے حالانکہ ہم لوگوں میں بہت سے صالحین بھی ہوں گے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں جب علانیہ بدکاری ہونے لگے گی۔

تشریح:۔ مسخ کی طرح اس امت میں گناہوں اور بداعمالیوں کی نحوستوں سے خسف (زمین میں دھنسنا) اور قذف (پتھر برسنا) بھی ہوگا۔

چند خسف

۱۔ ۳۰۸ھ میں مغرب اقصیٰ کے تیرہ گاؤں زمین میں دھنس گئے۔

۲۔ ۵۴۶ھ میں مطیع کے دورِ خلافت میں اتنا بڑا زلزلہ آیا کہ شہر طالقان زمین میں دھنس گیا۔ اور ہزاروں شہریوں کی تعداد میں سے کل بمشکل تیس آدمی زندہ بچ سکے اور اس زلزلہ میں ایران کی ایک سو پچاس بستیاں زمین میں دھنس گئیں اور اس کا اثر حلوان تک پہنچا کہ آدھے شہر سے زیادہ حصہ زمین کے نیچے چلا گیا اور زمین اس طرح پھٹ گئی کہ قبروں سے مردے باہر نکل گئے اور پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور ایران میں ایک پہاڑ پھٹ کر ٹکڑے

ٹکڑے ہو گیا اور ایک گاؤں آدھے دن زمین و آسمان کے درمیان معلق رہا۔ پھر پورے شہر والوں سمیت زمین میں دھنس کر غائب ہو گیا۔ جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطی نے علامہ ابن جوزی سے نقل کیا ہے۔

۳۔ اسی طرح ۵۹۷ھ میں بصرہ کا ایک گاؤں زمین کے اندر غائب ہو گیا

۴۔ اسی طرح ۵۳۳ھ میں بجیرہ شہر زمین کے اندر چلا گیا اور شہر کی جگہ سیاہ پانی کا تالاب بن گیا۔

۵۔ اسی طرح آذربائیجان کے اطراف میں چھ گاؤں زمین کے اندر دھنس گئے علامہ برزنجی کا بیان ہے کہ یہ واقعہ ہمارے زمانہ میں ہوا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین جلد ۲ صہ ۸۲۵، ۸۲۶)

چند قذف

علامہ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ ۲۸۵ھ میں بصرہ کے قریب ایک گاؤں میں کالے اور سفید رنگ کے پتھروں کی بارش ہوئی۔

۲۔ ۲۴۲ھ میں سُویدا گاؤں میں اتنے بڑے بڑے پتھر برسے کہ لوگوں نے ایک پتھر کا وزن کیا تو وہ دس رطل (پانچ سیر) وزن کا تھا۔

۳۔ علامہ برزنجی کا بیان ہے کہ تخمیناً ۱۰۶۰ھ میں کردستان کے اندر بیزان اور کمزان دونوں شہروں کے درمیان انڈے کے برابر کالے پتھروں کی بارش ہوئی اور اس پتھراؤ کی آواز ایک دن کی مسافت کی دوری پر رہنے والوں نے سُنی (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۲۸)

پورا لشکر زمین کے اندر

حدیث (۳۷)

حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت حفصہ

رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک لشکر جنگ کے لئے بیت اللہ (کعبہ معظمہ) کا قصد کرے گا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر مقام بیداء کی زمین میں پہنچے گا تو اس لشکر کا درمیانی حصہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا پھر اگلا حصہ پچھلے حصہ کو پکارے گا تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور بجز ایک شخص کے جو لشکر سے الگ چلتا ہوگا کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔ اور یہی شخص ان لوگوں کے بارے میں خبر دے گا یہ سن کر ایک شخص نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو نے حضرت حفصہ پر جھوٹ نہیں بولا ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں بولی ہیں

(مسلم ج ۲ ص ۳۸۰ کتاب الفتن)

قیامت کی یہ نشانی ابھی تک وجود میں نہیں آئی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسجد العشار کے شہداء

حدیث (۳۸)

صالح بن درہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حج کے لئے جا رہے تھے تو ناگہاں ایک آدمی (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کھڑے تھے انھوں نے ہم سے فرمایا تھا کہ تمھارے پہلو میں ایک گاؤں ہے جس کو اُبلہ کہتے ہیں ہم لوگوں نے کہا جی ہاں تو انھوں نے فرمایا کہ تم میں سے کون اس بات کی ذمہ داری لیتا ہے کہ وہ مسجد العشار میں دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے۔ اور یہ کہہ دے کہ اس کا ثواب ابوہریرہ کے لئے ہے میں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مسجد العشار

سے ایسے شہیدوں کو اٹھائے گا کہ ان کے سوا کوئی بھی (قیامت کے دن)
شہداء بدر کی صف میں نہیں کھڑا ہوگا۔
(مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۴۶۸ باب الملاحم)

تبصرہ:۔ اس حدیث سے چند مسائل ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ مقدس مقامات میں عبادت کرنے کا ثواب بہت زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

۲۔ عبادات مالیہ کی طرح نماز روزہ وغیرہ بدنی عباد توں کا ثواب بھی بذریعہ فاتحہ زندوں اور مُردوں کو پہنچانا صحابہ کرام کا طریقہ ہے۔

۳۔ کسی شخص سے اپنے لئے فاتحہ اور ایصالِ ثواب کی فرمائش جائز اور درست ہے۔
مسجد العشار کے یہ شہداء کرام قیامت سے پہلے کب شہادت سے سرفراز ہوں گے یا شہید ہو چکے۔ کچھ معلوم نہیں ہوسکا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

یہودیوں کا قتل عام

حدیث (۳۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تک قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں گے اور ان یہودیوں کو مسلمان قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ کوئی یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر اور درخت پکارے گا کہ اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے تو آجا! اور اس کو قتل کر ڈال نہ بجز ایک "غرقد" کے درخت کے کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۶۶)

تشریح:۔ اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اس قتل عام میں یہودیوں کو کہیں پناہ

بھی نہیں ملے گی۔ ہاں صرف ایک درخت جس کا نام "غرقد" ہے اُس کی آڑ میں یہودیوں کو پناہ مل سکے گی۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ غرقد ایک خاردار جنگلی درخت ہے اور اس درخت کو یہودیوں سے کیا مناسبت اور کون سا خاص تعلق ہے اس کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۵۷)

تبصرہ:۔ قیامت کی یہ نشانی ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ بعض روایتوں سے یہ پتا چلتا ہے کہ دجال کے نکلنے کے بعد جو یہودی دجال کی فوجوں میں شامل ہو کر مسلمانوں سے جنگ کریں گے ان یہودیوں کا یہ حال ہوگا کہ مسلمان ان کا قتل عام کریں گے اور یہودیوں کو درخت غرقد کی آڑ کے سوا کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ (مرقاۃ ج ۵ ص ۱۵۷)

ایک برس ایک مہینہ کے برابر

حدیث (۴۰)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَکُوْنَ السَّنَۃُ کَالشَّھْرِ وَالشَّھْرُ کَالْجُمُعَۃِ وَتَکُوْنَ الْجُمُعَۃُ کَالْیَوْمِ وَیَکُوْنَ الْیَوْمُ کَالسَّاعَۃِ وَتَکُوْنَ السَّاعَۃُ کَالضَّرَمَۃِ بِالنَّارِ۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۷۰ باب اشراط الساعۃ)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہو جائیگا (یعنی) ایک سال مثل ایک مہینہ کے گزر جائے گا۔ اور ایک مہینہ مثل ایک ہفتہ کے اور ایک ہفتہ مثل ایک دن کے اور ایک دن مثل ایک گھنٹہ کے اور ایک گھنٹہ مثل آگ کی ایک چمک کے ہو جائے گا۔

تشریح:۔ یہ حدیث ترمذی میں بھی ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب قیامت قریب آجائے گی تو سال، مہینہ اور دن جلدی جلدی گزرنے لگے گا اس کی یا تو یہ صورت ہوگی کہ زمانہ میں اس قدر بے برکتی ہو جائے گی کہ جلدی جلدی زمانہ گزر جائے گا اور لوگوں کو خبر بھی نہ ہوگی کہ کتنے دن گزر گئے یا یہ صورت ہوگی کہ اس زمانے میں لوگ اس قدر قسم قسم کے شدائد و مصائب اور فتنوں کے ہنگاموں میں مشغول اور پریشان و بدحواس ہو جائیں گے کہ انھیں یہ احساس ہی نہیں ہوگا کہ کب سال گزر گیا۔ اور میری عمر کتنی گزر گئی اور کس کام میں گزر گئی اور کون سا مہینہ آیا اور کون سا مہینہ گیا کیونکہ ہر شخص کا یہ تجربہ ہے کہ سخت پریشان کن مصروفیات کی حالت میں بہت جلد وقت گزر جاتا ہے۔

تبصرہ:۔ قیامت کی اس نشانی کا ظہور بھی شروع ہو گیا۔ چنانچہ ہر شخص اس کو محسوس کرنے لگا ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے چٹ پٹ سال گزر جاتا ہے اور اب سال بھر میں بھی اتنا کام نہیں ہو پاتا جتنا پہلے چھ مہینے میں ہو جایا کرتا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

پہاڑوں کا ٹل جانا

حدیث (۱۴)

عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَزُوْلَ الْجِبَالُ عَنْ اَمَاکِنِھَا۔ (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۲۵ بحوالہ طبرانی)

ترجمہ:۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ پہاڑ اپنی جگہوں سے ٹل جائیں گے۔

تبصرہ:۔ قیامت کی یہ نشانی ظاہر ہو چکی ہے کیونکہ زلزلوں میں پہاڑوں کا اپنی جگہوں سے ٹل جانا بارہا واقع ہو چکا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل دو واقعات تاریخوں میں مذکور ہیں جو بہت ہی مستند اور مشہور ہیں جن کو علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے۔

۱۔ ۲۴۲ھ میں متوکل عباسی کے دورِ حکومت میں یمن کا ایک پہاڑ جس پر کچھ لوگوں کی کھیتیاں تھیں وہ اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسرے لوگوں کے کھیتوں میں چلا گیا۔

(حجۃ اللہ ج۲ صہ ۸۲۵)

۲۔ اسی طرح سن ۳۰۰ھ میں شہر دینور کا ایک پہاڑ زمین کے اندر دھنس کر بالکل ہی غائب ہو گیا اور وہاں سے اس قدر زیادہ پانی نکل پڑا کہ بہت سی بستیاں غرق ہو گئیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ج۲ صہ ۸۲۵)

سُرخ آندھی

حدیث (۴۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مالِ غنیمت کو لوگ اپنی دولت اور امانت کو مالِ غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان بنا لیں گے اور علم کو دین کے سوا کسی دوسرے مقصد سے پڑھیں گے اور آدمی اپنی بیوی کا فرماں بردار اور اپنی ماں کا نافرمان ہوگا اپنے دوست کو قریب کرے گا اور اپنے باپ کو دور کر دے گا اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں گی اور قبیلہ کا سردار ان میں کا فاسق آدمی ہوگا اور قوم کا رہنما ان میں کا سب سے زیادہ کمینہ شخص ہوگا اور آدمی کی تعظیم اس کے شر کے خوف سے کی جائے گی اور گانے والیوں اور باجوں کا ہر طرف چرچا ہوگا اور قسم قسم کی شرابوں کو لوگ پینے لگیں گے اور اس امت کے پچھلے لوگ امت کے اگلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں گے۔ اس وقت تم لوگ سُرخ آندھی اور زلزلہ اور زمین کے دھنس جانے اور صورتوں کے بگڑ جانے اور پتھروں کی بارش کا انتظار کرو اور اس وقت (قیامت کی) نشانیاں ایک کے

بعد دوسری لگاتار اس طرح ظاہر ہونے لگیں گی۔ جیسے موتی کی لڑی کا دھاگہ کاٹ دیا گیا ہو تو موتیوں کے دانے ایک کے بعد دوسرے لگاتار گرنے لگ جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۷۰ باب اشراط الساعۃ)

تبصرہ:۔ قیامت کی مذکورہ بالا تمام نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں۔ سُرخ آندھیاں زلزلے، زمین میں دھنسنا، صورت کا بگڑ جانا، پتھروں کی بارش، یہ سب نشانیاں بارہا ظاہر ہو چکی ہیں اور جس قدر قیامت قریب ہوتی جائے گی۔ یہ نشانیاں اور ان کے سوا دوسری علامات اور نشانیاں لگاتار ظاہر ہوتی رہیں گی۔

چند رنگ کی آندھیاں

۱۔ ۲۳۲ھ میں متوکل عباسی کے ابتدائی دورِ حکومت میں عراق کی سرزمین میں ایک ایسی گرم و سُرخ آندھی آئی کہ کوفہ و بصرہ اور بغداد کی تمام کھیتیاں جل کر راکھ ہو گئیں اور ہزاروں مسافر مر گئے یہ آندھی ہمدان تک پہنچی اور وہاں کی کھیتیوں کو بھی جلا ڈالا۔ قافلوں کا چلنا، لوگوں کا بازاروں میں نکلنا بند ہو گیا۔ انسانوں کے سوا بے شمار حیوانات ہلاک و برباد ہو گئے اور یہ آندھی مسلسل پچاس دنوں تک چلتی رہی۔

۲۔ ۲۰۸ھ میں معتضد عباسی کی حکومت میں ایک سیاہ رنگ کی آندھی آئی جس کے بعد ایک شدید زلزلہ آیا جس سے بعض شہر برباد ہو گئے۔

۳۔ ۲۳۵ھ میں ایک زرد رنگ کی آندھی آئی پھر وہ ہرے رنگ کی ہو گئی پھر بالکل کالی ہو گئی۔ (رحمۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۲۲۸)

نعرۂ تکبیر سے قلعہ فتح

حدیث (۴۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم

لوگوں نے سنا ہے کہ کوئی ایسا شہر ہے جس کا ایک کنارہ خشکی میں ہے اور ایک کنارہ دریا میں ہے لوگوں نے کہا کہ جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں سے ستر ہزار مسلمان اس شہر میں جہاد کریں گے جب یہ لوگ اس شہر کے پاس پہنچ کر پڑاؤ ڈالیں گے تو نہ ہتھیا سے جنگ کریں گے نہ کوئی تیر چلائیں گے صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ کہیں گے اور اس شہر کے قلعہ کا ایک کنارہ گر پڑے گا پھر دوسری مرتبہ جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ کہیں گے تو دوسرا کنارہ گر پڑے گا پھر تیسری مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ کہیں گے تو قلعہ کا پھاٹک کھل جائے گا اور یہ لوگ شہر میں داخل ہو کر مالِ غنیمت پائیں گے۔ اور اس دوران میں کہ یہ لوگ مالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اچانک کوئی چیخ کر یہ کہے گا کہ "یقین مانو دجال نکل پڑا" یہ لوگ فوراً ہی ساری چیزوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں گے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۶۷)

تبصرہ:۔ یہ پیشین گوئی ابھی پوری نہیں ہوئی غالباً امام مہدی کے ظہور کے بعد شام کے مسلمان یہ جہاد کریں گے اور یہ ان لوگوں کی کرامت ہوگی۔ کہ نعرۂ تکبیر سے پورا قلعہ مسمار اور مفتوح ہو جائے گا اور یہ لوگ ایسے بہادر اور شیر دل مسلمان ہوں گے کہ دجال کے خروج کی خبر سن کر اس سے جنگ کرنے کے لئے اپنی بستیوں کی طرف لوٹ پڑیں گے نہ فرار کریں گے نہ مرعوب ہوں گے۔

سو میں سے ننانوے ۹۹ مقتول

حدیث (۴۴)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک

کہ نہ میراث تقسیم کی جائے گی ۔ نہ مالِ غنیمت ملنے کی خوشی منائی جائے گی ۔
پھر آپ نے فرمایا کہ اسلام کے بہت بڑے دشمن (کفار روم) اہل شام سے جنگ کرنے کے لئے جمع ہوں گے اور مسلمان بھی ان لوگوں سے لڑنے کے لئے لشکر جمع کریں گے پھر اہل اسلام ایک ایسی فوج کو منتخب کریں گے جو مرتے دم تک جنگ کرتی رہے گی ۔ اور اسی وقت لوٹے جب غالب ہو جائے ورنہ مر مٹے ۔ چنانچہ یہ لوگ دشمنوں سے جنگ کرتے رہیں گے ۔ یہاں تک کہ رات دونوں فوجوں کے درمیان حائل ہو جائے گی ۔ اس وقت دونوں لشکر بغیر غالب آئے واپس چلے جائیں گے اور مسلمانوں کی منتخب فوج (تقریباً) فنا ہو چکی ہو گی ۔ پھر مسلمان ایک دوسری فوج چنیں گے جو مرتے دم تک لڑتی رہے اور اسی وقت وہ لوٹے جب غالب ہو جائے ورنہ قتل ہو جائے چنانچہ یہ دوسری فوج بھی لڑتی رہے گی ۔ یہاں تک کہ رات حائل ہو جائے گی اور دونوں فوجیں بغیر غلبہ پائے واپس چلی جائیں گی ۔ اور مسلمانوں کی یہ چنی ہوئی فوج (تقریباً) کٹ چکی ہو گی پھر مسلمان ایک تیسری فوج کا انتخاب کریں گے جو موت تک جنگ کرتی رہے اور اسی وقت لوٹے جب غالب ہو جائے ورنہ مر مٹے ۔ چنانچہ یہ فوج بھی رات تک لڑتی رہے گی پھر دونوں فوجیں بغیر غالب ہوئے لوٹ جائیں گی اور مسلمانوں کی یہ فوج بھی (تقریباً) ختم ہو چکی ہو گی یہاں تک کہ جب چوتھا دن آئے گا تو جتنے مسلمان باقی بچے ہوں گے وہ سب ایک ساتھ اٹھ کھڑے ہوں گے اس وقت اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے دے گا اور یہ ایسی شدید جنگ ہو گی کہ اس کی مثال کبھی دیکھنے میں نہ آئی ہو گی ۔ یہاں تک کہ اگر کوئی پرندہ میدان جنگ پر سے گزرے گا تو وہ بھی آگے نہ بڑھ سکے گا اور مر کر گر پڑے گا ۔ اس وقت جب مقتولین کی گنتی کی جائے گی تو سو آدمی جو ایک مورثِ اعلیٰ کی اولاد میں سے ہوں گے ان میں سے ایک آدمی زندہ باقی رہ گیا ہو گا ۔ تو اس صورت میں بھلا مالِ غنیمت

ملنے کی کیا خوشی ہوگی؟ اور کہاں سے میراث تقسیم ہوگی؟ ابھی یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک یہ لوگ اس سے بھی بڑی جنگ کی خبر سنیں گے اور کوئی چیخ کر یہ اعلان کرے گا کہ دجال مسلمانوں کی غیر موجودگی میں ان کے بال بچوں پر حملہ آور ہوگیا ہے چنانچہ (یہ سُن کر) یہ لوگ اپنے سارے مال و اسباب کو چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو جائیں گے اور دس سواروں کو دشمن کی پوزیشن معلوم کرنے کے لئے بھیجیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان سواروں اور ان کے باپوں کے نام معلوم ہیں اور میں ان لوگوں کے گھوڑوں کے رنگ کو بھی جانتا پہچانتا ہوں یہ لوگ اس دن زمین کی پشت پر تمام دنیا کے سواروں سے زیادہ بہترین اور افضل سوار ہوں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۶ مسلم)

تبصرہ:۔ رومی کافروں اور شامی مسلمانوں کی یہ جنگ تا ہنوز نہیں ہوئی ہے بلکہ یہ جنگ بالکل ہی قربِ قیامت میں ہوگی۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ نبوت اس جنگ کی تمام پوزیشنوں کو سیکڑوں برس پہلے دیکھ رہی تھی یہاں تک کہ سواروں کے گھوڑوں کا رنگ روپ بھی آپ کی نظروں کے سامنے تھا۔ سبحان اللہ! آپ کی چشمِ نبوتِ اور آپ کے علوم غیب کی وسعت و کثرت کا کیا کہنا؟ کاش حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب سے انکار کرنے والوں کے لئے یہ حدیثیں ہدایت کا سامان بن جائیں اور وہ اپنی گمراہیوں کی جہنم سے نکل کر صراطِ مستقیم کی جنت میں پہنچ جاتے مگر اس کا کیا علاج؟ کہ ؎

تہیدستانِ قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را

فتح قسطنطنیہ

حدیث (۴۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ رومیوں کا لشکر مقام اعماق یا مقام وابق میں پڑاؤ کرے گا تو ان لوگوں کے مقابلہ کے لئے شہر (حلب یا دمشق) سے ایک لشکر نکلے گا جو اس دن اہل زمین کے سب سے بہترین لوگ ہوں گے۔ جب یہ لوگ صف بندی کریں گے تو رومی کہیں گے کہ (اے مسلمانو) تم ہمارے اور ان مسلمانوں کے درمیان راستہ خالی کر دو جن لوگوں نے (جہاد کر کے) ہمارے آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے ہم ان سے جنگ کریں گے تو مسلمان کہیں گے کہ نہیں خدا کی قسم ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان راستہ خالی نہیں کریں گے۔ پھر یہ لوگ رومیوں سے جنگ کریں گے تو ایک تہائی مسلمان شکست کھا کر بھاگ جائیں گے جن کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی مسلمان قتل ہو جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام شہیدوں سے زیادہ افضل ہوں گے اور ایک تہائی مسلمان فتحیاب ہوں گے یہ لوگ کبھی فتنوں میں مبتلا نہیں کئے جائیں گے اور یہی لوگ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے پھر اس دوران میں کہ یہ لوگ اموالِ غنیمت کو تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنی تلواریں زیتون کے درختوں پر لٹکائے ہوئے ہوں گے بالکل ہی ناگہاں شیطان چیخ کر اعلان کرے گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں پر حملہ آور ہو گیا ہے یہ سن کر لوگ اس جگہ سے نکل پڑیں گے۔ حالانکہ یہ خبر بالکل ہی غلط ہوگی لیکن جب یہ لوگ شام (بیت المقدس) میں پہنچیں گے تو اس وقت دجال نکلے گا۔

یہ لوگ جب دجال سے جنگ کرنے کے لیے صف آرائی کر رہے ہوں گے تو اس وقت نماز کی اقامت کہی جائے گی اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اور ان لوگوں کی امامت فرمائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے اور اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو چھوڑ دیتے تو پگھل کر ہلاک ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل فرمائے گا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نیزہ پہ لگا ہوا دجال کا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۶۶ باب الملاحم)

تشریح:۔ اس حدیث میں مسلمان جس شہر سے نکل کر رومیوں سے جنگ کریں گے اس کے بارے میں اختلاف ہے کہ حدیث کے لفظ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ سے کون سا شہر مراد ہے تو ابن الملک کا قول ہے کہ اس سے مراد حلب ہے اور بعض شارحین حدیث نے فرمایا کہ اس سے مراد دمشق ہے اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد مدینہ طیبہ ہے لیکن ازہار میں اس قول کو ضعیف بتایا ہے کیونکہ دوسری روایتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رومیوں سے لڑنے کے لئے نکلنے والا لشکر حضرت امام مہدی کا لشکر ہوگا اور اُن دنوں مدینہ منورہ کی آبادی ویران ہو چکی ہوگی۔ (مرقاۃ ج ۵ صہ ۱۵۹)

قسطنطینہ:۔ سلطنت روم کے شہروں میں سب سے بڑا اور نہایت مضبوط اور اہم قلعہ ہے۔

تبصرہ:۔ رومیوں کا یہ شہر قسطنطینہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں پہلی مرتبہ فتح ہو چکا تھا اب دوسری مرتبہ بالکل قیامت قریب آجاتے کے وقت امام مہدی کا لشکر اس شہر کو فتح کرے گا۔ اس حدیث میں اسی دوسری فتح کا تذکرہ ہے۔

ہاتھ میں انگارہ

حدیث (۴۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ۔

(ترمذی ج ۲ ص ۵۰)

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ دین پر ثابت رہنے والا (مومن) مٹھی میں انگارہ لینے والے کے مثل ہوگا۔

تشریح:۔ یعنی قربِ قیامت میں فسق وفجور کی کثرت اور فتنوں کے طوفان اور ظالم حکومتوں اور بددینوں کے ظلم وعُدوان کے سبب سے مومن اس قدر مصائب میں گرفتار ہو جائے گا کہ اس کے لیے اپنے دین پر قائم رہنا اتنا ہی مشکل ہو جائے گا جتنا کہ مٹھی میں آگ کا انگارہ لینا مشکل ہوتا ہے۔

تبصرہ:۔ اس نشانی کا ابھی مکمل طور پر ظہور نہیں ہوا ہے مگر اس کے آثار شروع ہو گئے ہیں۔ خداوندکریم مومنین کے دین وایمان کی حفاظت فرمائے (آمین)

امام مہدی کا ظہور

حدیث (۴۷)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ

الدُّنْيَا حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۷۰ باب اشراط الساعۃ)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی میرے اہل بیت میں سے عرب کا بادشاہ ہوگا اور وہ میرا ہمنام ہوگا۔

تشریح:۔ یہ حدیث ترمذی و ابوداؤد میں بھی ہے اور حضرت امام مہدی کے بارے میں اس کے علاوہ بکثرت روایات وارد ہوئی ہیں آپ کا ظہور قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے پہلی نشانی ہے۔ حضرت امام مہدی کا نام محمد، کنیت ابوعبداللہ اور لقب جابر ہوگا۔ اور یہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔

(حجۃ اللہ ج ۲ صہ ۲۳۶)

اس میں اختلاف ہے کہ آپ حسنی سید ہوں گے یا حسینی۔ اس بارے میں زیادہ ظاہر قول یہ ہے کہ آپ باپ کی طرف سے حسنی اور ماں کی طرف سے حسینی ہوں گے۔

(مرقاۃ ج ۵ ، ص ۱۷۹)

چنانچہ اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیث دلیل ہے کہ آپ حسنی سید ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا کہ یقیناً میرا بیٹا یہ سردار ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام سید (سردار) رکھا ہے اور عنقریب اس کی پشت سے ایک مرد پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر رکھا مشابہت رکھے گا لیکن جسمانی بناوٹ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشابہ نہیں ہوگا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ قصہ ذکر فرمایا کہ وہ (امام مہدی) زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۷۱ باب اشراط الساعۃ)

حدیث مذکورہ بالا سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ شیعوں کا یہ قول کہ امام محمد عسکری قائم منتظر ہی مہدی موعود ہیں۔ بالکل ہی غلط ہے کیونکہ امام محمد عسکری کے بارے میں شیعہ و سنی تمام

مورخین کا اتفاق ہے کہ یہ حضرت امام حسین کی اولاد میں سے ہیں اور حسینی سید ہیں۔

(مرقاۃ ج ۵ ص ۱۷۹)

امام مہدی کی بیعت: روایات حدیث میں آیا ہے کہ جب تمام دنیا میں کفر پھیلنے لگے گا تو اس وقت تمام اولیاء اللہ بالخصوص ابدال حضرات سب جگہوں سے سمٹ کر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو ہجرت کر جائیں گے۔ کیونکہ صرف انہی دو مقامات پر اسلام رہے گا باقی ساری دنیا کفرستان بن جائے گی۔ رمضان شریف کا مہینہ ہوگا تمام ابدال اور اولیاء خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے اور اسی مجمع میں حضرت امام مہدی بھی ہوں گے اولیاء کرام ان کو پہچان کر ان سے بیعت کی درخواست کریں گے اور وہ انکار کریں گے۔ اچانک ایک غیبی آواز سب لوگ سنیں گے کہ "یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔ لہٰذا اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو"۔ اس غیبی صدا کو سن کر سب لوگ آپ کے دست مبارک پر بیعت کریں گے اس طرح آپ بادشاہ بن جائیں گے اور آپ سب مسلمانوں کو اپنے ہمراہ لے کر ملک شام کو تشریف لے جائیں گے۔ اور کفار سے جہاد فرمائیں گے اور اپنے عدل و انصاف سے ساری دنیا کو بھر دیں گے۔ اور روئے زمین پر ہر طرف خیر و برکت کا ظہور اور خوش حالی کا دور دورہ ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

حدیث (۴۸)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا مُقْسِطًا فَیَکْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَۃَ وَیَفِیْضَ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۶)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ یقیناً زمانہ قریب آگیا ہے کہ تمہارے اندر حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نزول فرمائیں گے جو عدل کے ساتھ حکومت فرمانے والے ہوں گے وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو اٹھادیں گے اور (ان کے دور) میں اس قدر مال کثیر ہو جائے گا کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا۔

تشریح: اس حدیث میں قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کی خبر ہے۔

روایت ہے کہ دمشق کی جامع مسجد میں حضرت امام مہدی ہوں گے اور نماز فجر کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی کہ ناگہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی مسجد کے مشرقی منارہ پر آسمان سے نزول فرمائیں گے اور امام مہدی کے ساتھ دجال کی جنگ میں شریک ہو کر دجال کو قتل فرمائیں گے۔ عیسائی جن صلیبوں کی پرستش کرتے ہیں آپ ان صلیبوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر توڑ ڈالیں گے۔ اور خنزیروں کو قتل کر ڈالیں گے۔ اور کفار سے جزیہ ختم کر کے صاف اعلان فرما دیں گے کہ کفار یا تو اسلام قبول کریں یا جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ اس کا یہ اثر ہوگا کہ سب کفار مسلمان ہو جائیں گے اور تمام جہان میں دین صرف ایک دین اسلام ہوگا۔ چالیس برس تک آپ اس دنیا میں رہیں گے۔ نکاح کریں گے صاحب اولاد بھی ہوں گے اور وفات کے بعد آپ مدینہ منورہ میں روضۃ النور کے اندر دفن ہوں گے۔

دجال کا نکلنا

حدیث (۴۹)

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور ہم لوگ آپس میں کچھ تذکرہ کر رہے تھے تو ارشاد فرمایا کہ تم لوگ کس چیز کا تذکرہ کر رہے تھے ہم لوگوں نے کہا کہ ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے آپ نے فرمایا کہ قیامت ہرگز ہرگز قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ دس نشانیاں دیکھ لوگے پھر آپ نے دس نشانیوں کا ذکر فرمایا کہ :۔

۱۔ دھواں (۲) دجال (۳) دابہ (۴) سورج کا پچھم سے طلوع کرنا (۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول (۶) یاجوج ماجوج کا نکلنا (۷) مشرق میں زمین کا دھنسنا (۸) مغرب میں زمین کا دھنسنا (۹) جزیرۃ العرب میں زمین کا دھنسنا (۱۰) اور آخر میں ایک آگ جو یمن سے نکلے گی لوگوں کو محشر کی طرف ہانک دے گی۔

(مسلم ج ۲ ص ۳۹۳ کتاب الفتن)

تشریح :۔ اس حدیث میں جو دس نشانیاں مذکور ہیں ان کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

۱۔ دھواں

قرب قیامت میں ایک ایسا دھواں اٹھے گا جس سے زمین و آسمان میں ہر طرف اندھیرا ہو جائے گا۔

۲۔ دجال

یہ خبیث خدائی کا دعویٰ کرے گا اس کی پیشانی پر ک۔ف۔ر یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا جس کو ہر مسلمان پڑھ لے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا۔ یہ چالیس دن میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا۔ کیونکہ وہ اتنی تیزی کے ساتھ سفر کرے گا جیسے ہوا میں اڑتا ہوا بادل! اس کا فتنہ بہت ہی بڑا اور نہایت ہی شدید ہوگا۔ ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہمراہ ہوگی جن کا نام وہ جنت اور دوزخ رکھے گا مگر جو دیکھنے میں آگ ہوگی وہ حقیقۃً آرام کی جگہ ہوگی اور جو دیکھنے میں باغ ہوگا وہ حقیقت میں آگ ہوگی۔

وہ مُردوں کو زندہ کرے گا۔ آسمان سے پانی برسائے گا۔ زمین سے سبزہ اگائے گا اور طرح طرح سے لوگوں کو گمراہ کرتا پھرے گا جب وہ ساری دنیا میں پھر پھرا کر ملک شام کی زمین میں پہنچے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر آسمان سے اتریں گے وہ آپ کی خوشبو سے پانی میں نمک کی طرح پگھلنے لگے گا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کی پیٹھ میں نیزہ مار کر اس کو قتل فرمائیں گے۔

۳۔ دَابَّۃُ الارض

یہ ایک جانور ہو گا جس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہو گی۔ عصا سے ہر مومن کی پیشانی پر ایک نورانی نشان بنا دے گا۔ اور انگوٹھی سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبہ لگا دے گا۔ اس وقت تمام مسلم و کافر علانیہ ظاہر ہوں گے یہ علامت کبھی بھی نہیں بدلے گی جو کافر ہے وہ ہرگز کبھی مسلمان نہ ہو گا اور جو مسلمان ہے وہ ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

۴۔ سورج کا پچھم سے طلوع کرنا

قیامت کی اس نشانی کا ظہور ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اس کے بعد نہ کسی گناہ گار مسلمان کی توبہ قبول ہو گی نہ کسی کافر کا ایمان لانا معتبر ہو گا۔

۵۔ حضرت عیسیٰؑ کا نزول:۔ اس کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

۶۔ یاجوج وماجوج

دجال کے قتل ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دے گا کہ وہ تمام مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کر کوہ طور پر چلے جائیں کیونکہ اب ایک ایسا گروہ نکلے گا جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں

کے کوہ طور پر چلے جانے کے بعد یاجوج ماجوج ظاہر ہوں گے یہ لوگ اس قدر کثیر تعداد میں ہوں گے کہ ان کا پہلا گروہ "بحیرۂ طبریہ" پر (جس کی لمبائی دس میل ہوگی) جب گزرے گا تو یہ اس کا سارا پانی پی کر اس تالاب کو اس طرح خشک کر ڈالیں گے کہ جب ان لوگوں کا دوسرا گروہ آئے گا تو کہے گا کہ کبھی یہاں پانی تھا پھر یہ تمام دنیا میں قتل و غارت اور فساد برپا کریں گے۔ اور ان لوگوں کی سرکشی اس قدر بڑھ جائے گی کہ یہ لوگ زمین والوں کو قتل کر کے کہیں گے کہ زمین والوں کو تو ہم قتل کر چکے۔ آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں یہ کہہ کر یہ لوگ آسمان کی طرف تیر چلانے لگیں گے۔ یہ لوگ اپنی انہی شیطانی حرکتوں میں مشغول ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ہمراہیوں کے ساتھ دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا فرمادے گا جس سے وہ سب کے سب مر کر ہلاک ہو جائیں گے۔ ان لوگوں کے مر جانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو ساتھ لے کر پہاڑ سے اتریں گے تو یہ دیکھیں گے یہ تمام زمین ان لوگوں کی لاشوں اور بدبو سے بھری پڑی ہے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ ایک قسم کی چڑیوں کو بھیجے گا کہ وہ ان کی لاشوں کو جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھینک دیں گی۔ اور ان لوگوں کے تیر و کمان اور دوسرے ہتھیاروں کو مسلمان سات برس تک جلاتے رہیں گے پھر اس کے بعد زوردار بارش ہوگی اور زمین اپنی برکتیں اُگل دے گی۔ اور آسمان اپنی برکتیں انڈیل دے گا یہاں تک کہ ایک انار کو ایک جماعت کھا کر آسودہ ہو جائے گی۔ اور دودھ میں اس قدر برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک جماعت کو کافی ہوگا۔ اور ایک گائے کا دودھ پورے قبیلہ کو اور ایک بکری کا دودھ خاندان بھر کو سیراب کر دے گا۔

قیامت کی ہوا

حدیث (۵۰)

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَذْھَبُ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ حَتّٰی تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ اِلٰی قَوْلِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اَنَّ ذٰلِکَ تَامٌّ قَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتُوُفِّیَ کُلُّ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَّا خَیْرَ فِیْہِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَائِھِمْ۔ (مسلم ج۲ صد ۳۹۴)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رات اور دن ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ لات وعزیٰ کی عبادت کی جائے گی تو میں نے کہا کہ یارسول اللہ! میں تو یہ گمان کرتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی کہ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ الخ تو یہ دین تام (ہمیشہ رہنے والا ہے) تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بے شک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ دین ایسا ہی رہے گا لیکن پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا۔ تو جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہوگا اس کی وفات ہو جائے گی۔ پھر وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی بھلائی نہیں رہے گی تو وہ لوگ اپنے باپ داداؤں کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔

(مسلم ج۲ صد ۳۹۴)

تشریح :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد جب قیامت قائم ہونے میں صرف چالیس برس رہ جائیں گے تو ایک نہایت ہی پاکیزہ اور خوشبودار ہوا چلے گی۔ جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی جس کا اثر یہ ہوگا کہ اس ہوا کے لگتے ہی مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی اور ساری دنیا میں کافر ہی کافر رہ جائیں گے۔ جو اپنے باپ دادا کی طرح لات و عزیٰ وغیرہ بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے اور انھی کافروں پر قیامت قائم ہوگی۔ حدیث مذکورہ بالا میں اسی ہوا کا ذکر ہے جس کو ہم نے "قیامت کی ہوا" سے بیان کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ
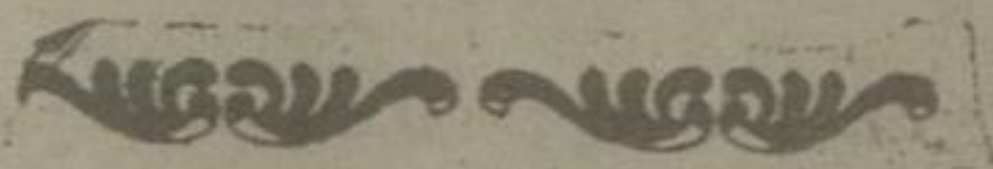
عجائب القرآن

حضرت علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی مجدّدی
رحمہُ اللہ تعالیٰ

فرید بکسٹال
۴۰ اردو بازار
فون ۳۱۲۱۷۳
لاہور

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا

جنت میں جنتیوں کو سونے کے کنگن اور موتیوں کے زیور پہنائے جائیں گے

جنتی زیور

اسلامی مسائل و خصائل کا خزانہ

تالیف

حضرت شیخ الحدیث

علامہ عبد المصطفٰے اعظمی مجددی مدظلہ

ناشر

رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور

طلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمة

علم سیکھنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے

قانونِ شریعت

کامل

جسمیں حج ونکاح۔ طلاق۔ خرید وفروخت۔ حظر واباحۃ تک کے
مسائل بیان کیے گئے ہیں

مؤلفہ

فقیہ اجل متکلم اجل حضرت مولانا شمس الدین احمد صاحب

جعفری رضوی جونپوری دام فیضہ القوی سابق شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ انڈیا

فرید بک سٹال۔ اردو بازار۔ لاہور

جواہرُ الحدیث

حضرت علامہ عبدالمصطفٰے اعظمی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ

فرید بُک سٹال ۴۰ اردو بازار لاہور
فون ۳۱۲۱۷۳

مَن یُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ ؕ

جو رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

نوادرُ الحدیث

چالیس حدیثوں کا ترجمہ اور شرح

المعروف

منتخب حدیثیں

مؤلفہ

حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا عبد المصطفٰے اعظمی صاحب مجددی مدظلہ

رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور (پاکستان)

کراماتِ صحابہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت علامہ عبدالمصطفےٰ اعظمی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ

فرید بک سٹال ۴۰ اردو بازار لاہور
فون ۳۱۲۱۷۳